قرآن و حدیث سے عقائد کی اصلاح :

Reformation of Beliefs by Qur'an & Hadeesh

نُوْر أَحَادِيْثِ وَ اَلْقُرْآنُ اَلْكَرِيْمُ

"NUR.E - AHADEESH - WA AL-QUR'AN AL-KAREEM"

" جلد - ۷ " اردو ترجمہ جمع و شائع کرنے والے: شیخ محمد شکیل احمد

Jild-7 Urdu Translation Collected & Published by :

Shaikh Mohammed Shakil Ahmed

Collected Topics : جمع شدہ موضوعات

Jild-1 - Mowt ke Baad Alam.e Barzakh ki Zindagi

Jild-2 - Qabr ko Dhankna (Cover karna) Aur Uspar Gumbad-Dargah Banana

Jild-3 - Ziyarate Qabr

Jild-4 - Isaale-Sawab

Jild-5 - Waseela

Jild-6 - Milad (Mawlid)

Jild-7 - Fiqh ki Takleed

All Original Proof of Collection from :

Tafseer.e Qur'an.e.Paak :-

"TAFSEER.E IBN-ABBAS" - "TAFSEER.E QURTUBI"

"TAFSEER.E JALALAYN" - "DURRE MANSHUR"

"TAFSEER.E MAZHARI" - "TIBYAN AL-QUR'AN"

Ahaseesh.e Sahiha wa Riwayat.e Aimma :-

"SAHIH AL-BUKHARI SHARIF " - "SAHIH MUSLIM SHARIF"

"FATAWE RIZWIYA" - "JAMI AL-AHADEESH"

"MIRAT AL-MANAJIH SHARH AL-MISHKAT"

"SAIYD AL-HAQ TAKHARIJE JA-AL HAQ"

"SEERAT.E RASUL.E ARABI" ﷺ

.SHAIKH.
.MOHAMMED.SHAKIL.
ON +91-9825036786 OR
factofislamsms.wordpress.com
Talib.e.ilm :
Madarsa.e.
Gulshan.e. Raza.
Navioli Street,
Surat,Gujarat,India.

یہ کتاب چھپوانے کے لئے اس نو پر فون کرے، یا ہماری ویب سائٹ سے پرنٹ حاصل کرے:

Ye Kitab chhapwane ke lie is no par phone kare,

ya hamari Website se Print hashil kare :

Mo.:+91-98250-36-786, Website: factofislamsms.wordpress.com

--- Shaikh Mohammed Shakil

قرآن و حدیث سے عقائد کی اصلاح :

Reformation of Beliefs by Qur'an & Hadeesh

نُوْرِ أَحَادِيْثِ وَ اَلْقُرْآنُ اَلْكَرِيْمُ

"NUR.E - AHADEESH - WA AL-QUR'AN AL-KAREEM"

"جلد - ۷" ، حصّہ - ۲ ، فقہ کی تقلید - شریعت کے حکم میں مجتہد امام کی قرآن وسنّت سے پیروی

اردو ترجمہ جمع و شائع کرنے والے: شیخ محمد شکیل احمد

Jild-7 Urdu Translation Collected & Published by :
Shaikh Mohammed Shakil Ahmed

Collected Topics : جمع شدہ موضوعات

Jild-1 - Mowt ke Baad Alam.e Barzakh ki Zindagi
Jild-2 - Qabr ko Dhankna (Cover karna) Aur Uspar Gumbad-Dargah Banana Jild-3 - Ziyarate Qabr
Jild-4 - Isaale-Sawab Jild-5 - Waseela
Jild-6 - Milad (Mawlid) Jild-7 - Fiqh ki Takleed

All Original Proof of Collection from :

Tafseer.e Qur'an.e.Paak :-

"TAFSEER.E IBN-ABBAS" - "TAFSEER.E QURTUBI"
"TAFSEER.E JALALAYN" - "DURRE MANSHUR"
"TAFSEER.E MAZHARI" - "TIBYAN AL-QUR'AN"

Ahaseesh.e Sahiha wa Riwayat.e Aimma :-

"SAHIH AL-BUKHARI SHARIF " - "SAHIH MUSLIM SHARIF"
"FATAWE RIZWIYA" - "JAMI AL-AHADEESH"
"MIRAT AL-MANAJIH SHARH AL-MISHKAT"
"SAIYD AL-HAQ TAKHARIJE JA-AL HAQ"
"SEERAT.E RASUL.E ARABI" ﷺ

.SHAIKH.
.MOHAMMED.SHAKIL.
ON +91-9825036786 OR
factofislamsms.wordpress.com
Talib.e.ilm :
Madarsa.e.
Gulshan.e. Raza.
Navioli Street,
Surat,Gujarat,India.

Reformation of Beliefs by Qur'an & Hadeesh : قرآن و حدیث سے عقائد کی اصلاح

نُوْر أحَادِيْثِ وَ اَلْقُرْآنُ اَلْكَرِيْمٌ

"NUR.E - AHADEESH - WA AL-QUR'AN AL-KAREEM"

" جلد - ۱ سے ۷ " اردو ترجمہ جمع و شائع کرنے والے : شیخ محمد شکیل احمد

Jild-1 to 7 Urdu Translation Collected & Published by : Shaikh Mohammed Shakil Ahmed

---

Authors & Writers who Collected & Published : جمع اور شائع کرنے والے مصنفین و ادیب

---

in tamam Musannifeen ki Kitabo ko humne Jama kiya he jinme Qur'an.e.Paak ki Tafaseer, Ahadeesh.e Sahiha aur Akwal.e Aimma ko jama kiya he :

67 Hijri- Awwal Mufassir.e Qur'an RASULALLAH (sallallahu alayh wasallam) ke Cousin (Chachajaat) Sahabi.e.Rasul Hazrat Abdullah ibn Abbas ibn Abdul-Muttalib (radiallaho.anho)
256 Hijri- Hazrat Imam Muhammad ibn Ismail al-Bukhari (rehmatullah.alayh)
261 Hijri- Hazrat Imam Muslim ibn Hajjaj al-Qushayri an-Naysaburi (rehmatullah.alayh)
672 Hijri- Hazrat Imam Muhammad ibn Ahmad al-Qurtubi (rehmatullah.alayh)
864 Hijri- Hazrat Imam Jalaluddin al-Mahalli (rehmatullah.alayh)
911 Hijri- Hazrat Imam Abdul-Rahman bin Abubakr Jalaluddin al-Suyuti (rehmatullah.alayh)
1225 Hijri- Mufassir.e.Qur'an Hazrat Muhammad Qazi Sanaullah Usmani (rehmatullah.alayh)
1340 Hijri- Mutarajim.e.Qur'an wa Qudse.Sharh wa Mujaddid.e wakt Hazrat Imam Ahmad Raza Khan Muhaddish Barelvi (rehmatullah.alayh)
1391 Hijri- Mufassir.e.Qur'an Hazrat Mufti Ahmad Yaar Khan Naeemi (rehmatullah.alayh)
1431 Hijri- Hazrat Allama Abul-Abbas Saidullah Khan Qadri (rehmatullah.alayh)
1437 Hijri- Mufassir.e.Qur'an Hazrat Allama Gulam-Rasool Saiydi Qudse.Sharh (rehmatullah.alayh)
1437 Hijri- Hazrat Allama Muhammad Nur Baksh Tawakkali (rehmatullah.alayh)

in tamam Musannifeen ne Hawale aur Dalai ke sath Aqaid.e.Haq ko in Kitabo me Jama kiya he :-

Tafseer.e Qur'an.e.Paak :-

"TAFSEER.E IBN-ABBAS" - "TAFSEER.E QURTUBI" - "TAFSEER.E JALALAYN" - "DURRE MANSHUR" "TAFSEER.E MAZHARI" - "TIBYAN AL-QUR'AN"

Ahaseesh.e Sahiha wa Riwayat.e Aimma :-

"SAHIH AL-BUKHARI SHARIF " - "SAHIH MUSLIM SHARIF" - "FATAWE RIZWIYA" - "JAMI AL-AHADEESH" - "MIRAT AL-MANAJIH SHARH AL-MISHKAT" - "SAIYD AL-HAQ TAKHARIJE JA-AL HAQ" - "SEERAT.E RASUL.E ARABI" (SALLALLAHU ALAYH WASALLAM)

Published on : 16 July, 2016. Saturday. 10 Shawwal, 1437

SHAIKH .MOHAMMED.SHAKIL.
ON +91-9825036786 OR
factofislamsms.wordpress.com
Talib.e.ilm :
Madarsa.e. Gulshan.e. Raza.
Navioli Street,
Surat, Gujarat, India.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ

اور ہم نے آپ پر یہ کتاب کو نازل کیا جو ہر چیز کا روشن بیان ہے

تبیان القرآن

علامہ غلام رسول سعیدی
شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی-۳۸

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ)
۳۸- اردو بازار لاہور

martat.com

SHAIKH
.MOHAMMED.SHAKIL.
ON +91-9825036786 OR
factofislamsms.wordpress.com
Talib.e.ilm :
Madarsa.e.
Gulshan.e. Raza.
Narioli Street,
Surat,Gujarat,India.

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ
اور ہم نے آپ پر اس کتاب کو نازل کیا جو ہر چیز کا روشن بیان ہے

تبیان القرآن

جلد دوم

آلِ عمران ○ النساء

علامہ غلام رسول سعیدی

شیخ الحدیث دار العلوم نعیمیہ کراچی-۳۸

ناشر
فرید بُک سٹال، ۳۸-اُردو بازار لاہور-۲

SHAIKH
.MOHAMMED.SHAKIL.
ON +91-9825036786 OR
factofislamsms.wordpress.com
Talib.e.ilm :
Madarsa.e.
Gulshan.e. Raza.
Navioli Street,
Surat, Gujarat, India.

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (الانفال : ۶۳)

اور (اللہ نے ہی) مسلمانوں کے دلوں میں الفت پیدا کی' اگر آپ زمین کا سب کچھ بھی خرچ کر دیتے تو ان کے دلوں میں الفت پیدا نہیں کر سکتے تھے لیکن اللہ نے ان کے دلوں میں الفت پیدا کی' بے شک وہ بہت غلبہ والا ہے' بڑی حکمت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ آیات اس لیے نازل فرمائی ہیں کہ مسلمان ان سے ہدایت حاصل کریں اور ان کی ہدایت دائمی اور ترقی پذیر رہے حتی کہ وہ پھر جاہلیت اولیٰ کی طرف نہ لوٹ جائیں اور اپنے اتحاد اور جمعیت کو ٹوٹنے سے بچائے رکھیں' کیونکہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ کوئی نعمت دے کر اس وقت تک اس نعمت کو سلب نہیں فرماتا جب تک کہ وہ لوگ اپنے عمل سے خود کو اس نعمت کا نااہل ثابت نہ کر دیں' اس نعمت کی قدر نہ کریں اور اس نعمت کے تقاضوں پر عمل نہ کریں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے : اور تم دوزخ کے گڑھے کے کنارے پر تھے تو اس نے تم کو اس سے نجات دی' اللہ اسی طرح تمہارے لیے اپنی آیتوں کو بیان فرماتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ (آل عمران : ۱۰۳)

اس سے پہلے اس آیت کے درمیانی حصہ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یاد دلایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو انتشار اور افتراق سے نکال کر اتحاد اور اتفاق کے راستہ پر ڈال دیا اور دشمنوں کو دوستوں سے بدل دیا اور اب اس آیت کے اس آخری حصہ میں اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنا اخروی احسان یاد دلایا ہے کہ مسلمان دوزخ کے گڑھے کے کنارے پر تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو اس گڑھے سے نکال کر جنت کے راستے پر لا کھڑا کیا۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ

اور تم میں ایسے لوگوں کی ایک جماعت ہونی چاہیے جو اچھائی کی طرف بلائیں اور نیک کاموں کا حکم دیں

وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا

اور بُرے کاموں سے منع کریں ، اور وہی لوگ فلاح کو پہنچنے والے ہیں ○ اور تم ان لوگوں

كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ

کی طرح نہ ہو جاؤ جو متفرق ہو گئے اور انھوں نے واضح دلائل آنے کے باوجود اختلاف کیا اور وہی لوگ

وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۵﴾ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ

ہیں جن کے لیے بڑا عذاب ہے ○ جس دن بعض چہرے سفید ہوں گے اور بعض

وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۣ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ

چہرے سیاہ ہوں گے سو جن لوگوں کے چہرے سیاہ ہوں گے (ان سے کہا جائے گا) کیا تم نے ایمان لانے کے

اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿١٠٦﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ

بعد کفر کیا؟ سو اب تم عذاب (کا مزہ) چکھو اس سبب سے کہ تم کفر کرتے تھے ○ اور جن لوگوں کے چہرے

ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ۭ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٧﴾

سفید ہوں گے سو وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ○

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا

یہ اللہ کی آیتیں ہیں جن کو ہم آپ پر حق کے ساتھ تلاوت فرماتے ہیں اور اللہ جہان والوں پر ظلم کا ارادہ

لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٨﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَ

نہیں کرتا ○ اور اللہ ہی کی ملکیت میں ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے

ع ۱۱ / ۸ / ۲ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿١٠٩﴾

اور اللہ ہی کی طرف تمام چیزیں لوٹائی جائیں گی ○

ربط آیات اور مناسبت

اس سے پہلی آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے کفار اہل کتاب کی دو وجہ سے مذمت فرمائی تھی ایک یہ کہ وہ خود کافر اور گمراہ ہیں اس لیے فرمایا اے اہل کتاب! تم اللہ کی آیتوں کے ساتھ کیوں کفر کرتے ہو (آل عمران : ۹۸) اور دوسری اس وجہ سے کہ وہ مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں لہٰذا فرمایا : اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے (آل عمران : ۱۰۲) اور چونکہ گمراہ کرنے کی وجہ سے اہل کتاب کی مذمت کی تھی اس لیے مسلمانوں کو حکم دیا اور تم میں ایسے لوگوں کی ایک جماعت ہونی چاہیے جو نیک کاموں کا حکم دیں اور برے کاموں سے روکیں۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے متعلق قرآن مجید کی مزید آیات

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران : ۱۱۰)

ان سب امتوں میں جو لوگوں کے لیے ظاہر کی گئی ہیں تم بہترین امت ہو تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔

يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ (لقمان : ۱۷)

اے میرے بیٹے نماز قائم رکھ، اور نیکی کا حکم دے اور برائی سے روک۔

SHAIKH .MOHAMMED.SHAKIL. ON +91-9825036786 OR factofislamsms.wordpress.com Talib.e.ilm : Madarsa.e. Gulshan.e. Raza. Navioli Street, Surat, Gujarat, India.

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ (الحجرات : ۹)

اور اگر ایمان والوں کی دو جماعتیں آپس میں جنگ کریں تو ان میں صلح کرادو پھر اگر ان میں سے ایک جماعت دوسری پر زیادتی کرے تو اس جماعت سے جنگ کرو جو زیادتی کرے حتی کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ (المائدہ : ۷۹-۷۸)

بنواسرائیل سے جنہوں نے کفر کیا وہ داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان پر لعنت کیے گئے' اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے نافرمانی کی' اور وہ حد سے تجاوز کرتے تھے' وہ ایک دوسرے کو ان برے کاموں سے نہیں روکتے تھے جو انہوں نے کیے تھے۔ یقیناً وہ بہت ہی برے کام کرتے تھے۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے متعلق احادیث اور آثار

امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ روایت کرتے ہیں حضرت ابوسعید بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس شخص نے برائی کو دیکھا وہ اپنے ہاتھ سے برائی کو مٹائے' اگر وہ اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان سے مٹائے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو دل سے اس کو برا جانے' اور یہ سب سے کمزور درجہ کا ایمان ہے۔
(صحیح مسلم ج ۱ ص ۵۱' مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)

حافظ زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی متوفی ۶۵۶ھ بیان کرتے ہیں :

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا سلطان یا ظالم امیر کے سامنے حق بات کہنا سب سے افضل جہاد ہے۔ (سنن ابوداؤد' جامع ترمذی' سنن ابن ماجہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا سید الشہداء حمزہ بن عبدالمطلب ہیں' اور وہ شخص جس نے ظالم حاکم کے سامنے کھڑے ہو کر نیکی کا حکم دیا اور برائی سے روکا اور اس ظالم حاکم نے اسے قتل کر دیا اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ حاکم نے کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : اللہ نے جس نبی کو بھی مجھ سے پہلے کسی امت میں مبعوث فرمایا اس نبی کے اس امت میں حواری ہوتے تھے' اور اس کے اصحاب ہوتے تھے جو اس کی سنت پر عمل کرتے تھے اور اس کے حکم پر عمل کرتے تھے' پھر ان کے بعد ایسے برے لوگ آئے جو ایسی باتیں کرتے تھے جس پر خود عمل نہیں کرتے تھے اور ایسے کام کرتے تھے جن کا انہیں حکم نہیں دیا گیا تھا' سو جو ان کے ساتھ ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن ہے' اور جو ان کے ساتھ زبان سے جہاد کرے وہ بھی مومن ہے' اس کے علاوہ ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہیں ہے۔ (صحیح مسلم)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا : اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے تم نیکی کا حکم دیتے رہو اور برائی سے روکتے رہو ورنہ عنقریب اللہ تم پر اپنا عذاب نازل فرمائے گا تم اس سے دعا کرو گے اور تمہاری دعا قبول نہیں ہو گی۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

SHAIKH .MOHAMMED.SHAKIL. ON +91-9825036786 OR factofislamsms.wordpress.com Talib.e.ilm : Madarsa.e. Gulshan.e. Raza. Navioli Street, Surat, Gujarat, India.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تم میں سے کوئی شخص اپنے آپ کو حقیر نہ جانے صحابہ نے عرض کیا : یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی شخص کیسے اپنے آپ کو حقیر جانے گا؟ آپ نے فرمایا : وہ یہ گمان کرے گا کہ اس کے اوپر کلام کی گنجائش ہے پھر وہ کلام نہیں کرے گا' اللہ عزوجل قیامت کے دن اس سے فرمائے گا تمہیں میرے متعلق کس چیز نے کلام سے روکا تھا؟ وہ کہے گا لوگوں کے خوف نے' اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں اس کا زیادہ حقدار تھا کہ تم مجھ سے خوف کھاتے' اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بنو اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہو گئے تو ان کے علماء نے ان کو منع کیا' وہ باز نہ آئے' وہ علماء ان کی مجالس میں بیٹھتے رہے' اور ان کے ساتھ مل کر کھاتے پیتے رہے' تو اللہ تعالیٰ نے ان میں سے بعض کے دل ان جیسے کر دیئے' اور حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی زبانوں سے ان پر لعنت کی' کیونکہ انہوں نے نافرمانی کی تھی اور وہ حد سے تجاوز کرتے تھے' پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے ہوئے تھے پھر آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا نہیں! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے حتی کہ وہ اپنے نفس کو اتباع حق پر لازم کر لیں' اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی قوم میں رہ کر گناہ کر رہا ہو اور وہ لوگ اس کو گناہ سے روکنے پر قادر ہوں اور نہ روکیں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو مرنے سے پہلے عذاب میں مبتلا کرے گا' اس حدیث کو امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا : اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو :

يَاَ يُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ج لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ (المائدہ : ۱۰۵)

اے ایمان والو! تم اپنی جانوں کی فکر کرو جب تم ہدایت پر ہو تو کسی کی گمراہی تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے : جب لوگ کسی شخص کو ظلم کرتے ہوئے دیکھیں اور اس کے ہاتھ کو نہ پکڑیں تو عنقریب اللہ ان سب پر عذاب نازل فرمائے گا۔ اس حدیث کو امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میری امت میں ان لوگوں کو دیکھو جو ظالم کو ظالم کہنے سے ڈریں تو تم ان سے الگ ہو جاؤ۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا اور کہا یہ صحیح الاسناد ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے اور نیکی کا حکم نہ دے اور برائی سے نہ روکے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(مسند احمد' جامع ترمذی' صحیح ابن حبان) (الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۲۴۳۔ ۲۲۳' ملتقطا" مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ' ۱۴۰۷ھ)

علامہ سید محمد مرتضیٰ حسینی زبیدی متوفی ۱۲۰۵ھ لکھتے ہیں :

امام بزار حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے اور امام طبرانی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تم ضرور نیکی کا حکم دیتے رہنا اور برائی سے منع کرتے رہنا ورنہ تم پر تم ہی میں سے برے لوگ مسلط کر دیئے جائیں گے پھر تمہارے نیک لوگ دعا کریں گے تو ان کی دعا قبول نہیں ہوگی' امام ترمذی کی روایت میں ہے : ورنہ اللہ

marfat.com
Marfat.com

SHAIKH
.MOHAMMED.SHAKIL.
ON +91-9825036786 OR
factofislamsms.wordpress.com
Talib.e.ilm :
Madarsa.e.
Gulshan.e. Raza.
Narioli Street,
Surat,Gujarat,India.

تعالیٰ تم پر عذاب نازل فرمائے گا پھر تم اللہ سے دعا کرو گے تو تمہاری دعا قبول نہیں ہوگی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

امام ابن ماجہ نے سند حسن کے ساتھ روایت کیا ہے:

اللہ تعالیٰ بندے سے سوال کرے گا: جب تو نے برائی کو دیکھا تو اس کو روکنے سے تجھ کو کس چیز نے منع کیا تھا؟ اور جب اللہ تعالیٰ بندے کو حجت کی تلقین کردے گا تو وہ کہے گا: مجھے تجھ سے امید تھی اور میں لوگوں سے ڈرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں زیادہ حقدار تھا کہ تو مجھ سے ڈرتا (اتحاف السادۃ المتقین ج ۷ ص ۱۲۔۶' ملخصاً "مطبوعہ مطبعہ میمنہ مصر' ۱۳۱۱ھ)

امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

حضرت بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا خاموش رہنے سے بہتر ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مقام پر کھڑا ہو کر حق بات کہہ سکتا ہے اس کو حق بات کہہ دینی چاہئے کیونکہ یہ (حق کہنا) اس کی موت کو مقدم کرسکتا ہے نہ اس کو اس کے لکھے ہوئے رزق سے محروم کرسکتا ہے۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ افضل جہاد ظالم سلطان کے سامنے حق بات کہنا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے نیکی کا حکم دیا نہ برائی سے روکا وہ ہلاک ہوگیا۔

حضرت ابن عباس نے سعید بن جبیر سے فرمایا اگر تم کو یہ خوف ہو کہ نیکی کا حکم دینے سے تمہارا امام تمہیں قتل کر دے گا تو پھر چھوڑ دو۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی طرف یہ وحی فرمائی کہ فلاں شہر کو شہر والوں سمیت الٹ دو' حضرت جبرائیل نے کہا اے میرے رب ان میں تیرا فلاں بندہ بھی ہے جس نے پلک جھپکنے کی مقدار بھی تیری نافرمانی نہیں کی' اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس شہر کو الٹ دو وہ بندہ میری وجہ سے ایک ساعت کے لیے بھی ناراض نہیں ہوا۔

مالک بن دینار کہتے ہیں کہ ہم نے دنیا کی محبت کی وجہ سے دنیاداروں سے صلح کرلی ہے ہم میں سے کوئی کسی کو نیکی کا حکم دیتا ہے اور نہ برائی سے روکتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہمیں اس حال پر نہیں چھوڑے گا' کاش مجھے علم ہوتا کہ کون سا عذاب نازل ہوگا۔ (شعب الایمان ج ۶ ص ۹۷۔۹۲' ملتقطاً "مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت' ۱۴۱۰ھ)

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تفصیل اور تحقیق

برائی سے روکنا اور نیکی کا حکم دینا فرض کفایہ ہے' جب بعض لوگ اس فرض کو ادا کرلیں تو باقیوں سے اس کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے اور جب تمام لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ترک کردیں تو سب گنہ گار ہوں گے' اور جس جگہ کوئی اور شخص برائی سے روکنے والا نہ ہو اور وہاں صرف ایک عالم ہو تو اس پر برائی سے روکنا فرض عین ہے۔ مثلاً کوئی شخص اپنی بیوی کو' اپنی اولاد کو یا اپنے نوکر کو کوئی برا کام کرتے ہوئے دیکھے یا کسی نیکی میں تقصیر کرتا ہوا پائے تو اس کے لیے نہی عن المنکر فرض ہے۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ شخص خود کامل ہو تمام احکام شرعیہ پر عامل اور تمام

marfat.com
Marfat.com

SHAIKH .MOHAMMED.SHAKIL. ON +91-9825036786 OR factofislamsms.wordpress.com Talib.e.ilm : Madarsa.e. Gulshan.e. Raza. Navioli Street, Surat, Gujarat, India.

محرمات شرعیہ سے مجتنب ہو اور نہ ہی یہ حکام کے ساتھ خاص ہے اور نہ ہی علماء کے ساتھ مخصوص ہے' اس کی تفصیل یہ ہے کہ جو احکام ظاہر اور مشہور ہیں مثلاً نماز' روزہ کی فرضیت' جھوٹ' قتل' زنا اور چوری وغیرہ کی حرمت ان کا علم ہر مسلمان کو ہے اور ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ مثلاً نماز نہ پڑھنے اور جھوٹ بولنے پر ٹوکے اور نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور جو احکام شرعیہ غامض اور دقیق ہیں یا جن کا تعلق اجتہاد سے ہے عام لوگوں کا ان میں دخل نہیں ہے اور نہ وہ اس میں انکار کر سکتے ہیں (مثلاً روزہ میں انجیکشن لگوانے سے روزہ ٹوٹتا ہے یا نہیں' ٹیلی فون پر نکاح ہوتا ہے یا نہیں' اعضاء اور قرنیہ کی پیوند کاری' انتقال خون وغیرہ) جو مسئلہ اجتہادی اور مختلف فیہ ہو' مثلاً کسی مجتہد کے نزدیک جائز اور کسی کے نزدیک ناجائز ہو اور عمل کرنے والا کسی مفتی کے فتویٰ کے مطابق عمل کر رہا ہو تو اس کو گناہ نہیں ہو گا خواہ وہ دوسرے مجتہد کے نزدیک ناجائز ہی کیوں نہ ہو' ایسی صورت میں بھی عالم کو چاہئے کہ اس کو ٹوکے تاکہ وہ ایسی صورت پر عمل کرے جس میں کسی مجتہد کا اختلاف نہ ہو (مثلاً بیمار روزہ دار' اگر روزہ میں انجیکشن لگواتا ہے تو اس روزہ کی قضا کر لے۔)

برائی سے روکنے کے لیے تادیب اور تعزیر کے مراتب

علامہ ابوبکر جصاص حنفی لکھتے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے :

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ (المائدہ : ۱۰۵)

اے ایمان والو! تم اپنی جانوں کی فکر کرو' جب تم ہدایت پر ہو تو کوئی گمراہ تم کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

حضرت ابوبکر نے ایک خطبہ میں اس آیت کو تلاوت کر کے فرمایا تم اس آیت کا غلط مطلب لیتے ہو' ہم نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب لوگ کسی ظلم کرنے والے کو دیکھیں اور اس کے ہاتھوں کو نہ پکڑیں تو قریب ہے اللہ تعالیٰ ان سب پر عذاب نازل فرمائے' ابو امیہ شعبانی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ابو ثعلبہ خشنی سے اس آیت کے متعلق پوچھا انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کے متعلق سوال کیا تھا' آپ نے فرمایا تم نیکی کا حکم دیتے رہو اور برائی سے روکتے رہو حتیٰ کہ جب تم یہ دیکھو کہ بخل کی اطاعت کی جا رہی ہے اور خواہش کی پیروی کی جا رہی ہے' دنیا کو ترجیح دی جا رہی ہے' اور ہر شخص اپنی رائے پر اترا رہا ہے' اس وقت تم صرف اپنی جان کی فکر کرو اور عوام کو چھوڑ دو' کیونکہ تمہارے بعد صبر کے ایام ہیں' ان ایام میں صبر کرنا انگارے پکڑنے کے مترادف ہے اس وقت میں ایک عمل کرنے والے کو پچاس عمل کرنے والوں کا اجر ملے گا۔

یہ حدیث اس چیز پر دلالت کرتی ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے دو حال ہیں ایک حال وہ ہے جس میں برائی کو بدلنا اور اس کو مٹانا ممکن ہے' اس حال میں جس شخص کے لیے برائی کو اپنے ہاتھوں سے مٹانا ممکن ہو اس پر اس برائی کو مٹانا فرض ہے' اور اس کی کئی صورتیں ہیں' ایک صورت یہ ہے کہ وہ برائی کو تلوار سے مٹائے مثلاً ایک شخص اس کو یا کسی اور شخص کو قتل کرنے کا قصد کرے' یا اس کا مال لوٹنے کا قصد کرے' یا اس کی بیوی سے زنا کرنے کا قصد کرے' اور اس کو یقین ہو کہ زبانی منع کرنے سے وہ باز نہیں آئے گا یا بغیر ہتھیار کے اس سے جنگ کی (مثلاً تھپڑ یا مکہ مارا) تب بھی باز نہ آئے تب اس پر لازم ہے کہ اس کو قتل کر دے کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے : "تم میں سے جو شخص برائی دیکھے اس کو اپنے ہاتھ سے مٹائے۔" اور جو شخص برائی کر رہا ہے اگر اس کو قتل کیے بغیر اس برائی کو مٹانا ممکن نہ ہو تو اس کو قتل کرنا اس پر فرض ہے' اور اگر اس کو ظن غالب ہو کہ بغیر ہتھیار کے بھی اس برائی کو مٹانا ممکن ہے (مثلاً تھپڑ اور مکے مارنے سے) تو پھر

marfat.com
Marfat.com

اس کو قتل کرنا جائز نہیں ہے' اور اگر اس کو یہ گمان ہو کہ اب اگر اس کو بغیر ہتھیار کے مارا یا زبان سے منع کیا تو یہ باز آ جائے گا لیکن بعد میں اتنی سزا سے باز نہیں آئے گا اور اس کو قتل کیے بغیر یہ برائی نہیں مٹ سکے گی تو پھر اس کو قتل کرنا لازم ہے۔ ایک آدمی کے لیے ملکی قانون کو ہاتھ میں لینا جائز نہیں ہے' البتہ اگر کوئی شخص کسی مسلمان کی جان یا مال یا عزت پر حملہ آور ہو تو وہ اپنی یا دوسرے مسلمان کی جان' مال اور عزت بچانے کے لیے مزاحمت کرے اور اگر اس مزاحمت کے دوران وہ حملہ آور اس کے ہاتھوں مارا جائے تو اس سے شرعاً کوئی مواخذہ نہیں ہے۔ (سعیدی غفرلہ)

ابن رستم نے امام محمد سے نقل کیا ہے کہ ایک آدمی نے کسی کا سامان چھین لیا تو تمہارے لیے اس کو قتل کرنا جائز ہے حتیٰ کہ تم اس کا سامان چھڑا لو' اور اس آدمی کو واپس کر دو' اسی طرح امام ابوحنیفہ نے فرمایا جو چور مکانوں میں نقب لگا رہا ہو' تمہارے لیے اس کو قتل کرنا جائز ہے اور جو آدمی تمہارا دانت توڑنا چاہتا ہو (مدافعت میں) تمہارا اس کو قتل کرنا جائز ہے بہ شرطیکہ تم ایسی جگہ پر ہو جہاں لوگ تمہاری مدد کو نہ پہنچیں' اور ہم نے جو یہ ذکر کیا ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ (الحجرات : ۹) جو جماعت زیادتی کرے اس سے اس وقت تک جنگ کرو حتیٰ کہ وہ اللہ کے امر کی طرف لوٹ آئے۔

اسی طرح حدیث میں ہے : "تم میں سے جو شخص کسی برائی کو دیکھے وہ اس کو اپنے ہاتھوں سے مٹائے۔" اس لیے جب کوئی شخص کسی برائی کو دیکھے تو اس کو ہاتھ سے مٹائے خواہ برائی کرنے والے کو قتل کرنا پڑے' اور اگر وہ زبان سے منع کرنے سے باز آ جائے تو اس کو زبان سے منع کرے' یہ حکم ہر اس برائی کے لیے ہے جو علی الاعلان کی جا رہی ہو اور اس پر اصرار کیا جا رہا ہو' مثلاً کوئی شخص بھتہ اور جبری ٹیکس وصول کرے' اور جب ہاتھ سے برائی کو مٹانا اور زبان سے منع کرنا دونوں میں اس کی جان کو خطرہ ہو تو اس کے لیے سکوت جائز ہے اور اس وقت اس پر لازم ہے کہ اس برائی سے اور ان برائی کرنے والوں سے الگ ہو جائے۔

قرآن مجید میں ہے :

عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ط تم اپنی جانوں کی فکر کرو جب تم ہدایت پر ہو تو کوئی گمراہ تم کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا : جب تک تمہاری بات کو قبول کیا جائے تم نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو' اور جب تمہاری بات کو قبول نہ کیا جائے تو پھر تم اپنی جان کی فکر کرو' اسی طرح حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیکی کا حکم دیتے رہو اور برائی سے روکتے رہو حتیٰ کہ جب تم یہ دیکھو کہ بخل کی اطاعت کی جا رہی ہے' خواہش کی پیروی کی جا رہی ہے دنیا کو ترجیح دی جا رہی ہے اور ہر شخص اپنی رائے پر اترا رہا ہے تو پھر تم اپنی جان کی فکر کرو اور لوگوں کی فکر کرنا چھوڑ دو' اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو قبول نہ کریں اور اپنی خواہشات اور آراء کی پیروی کریں تو پھر تمہارے لیے ان کو چھوڑنے کی گنجائش ہے اور تم اپنی فکر کرو اور لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو اور جب لوگوں کا یہ حال ہو تو پھر آپ نے برائی پر ٹوکنے کو ترک کرنا مباح کر دیا۔

marfat.com
Marfat.com

بے علم کے وعظ اور تبلیغ کرنا حرام ہے

وعظ، تقریر اور تبلیغ دین کے ذریعہ امربالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا علماء دین کا منصب ہے اور علم دین کی حسب ذیل شرائط ہیں :

(۱) عربی لغت، صرف اور نحو کا عالم ہو تاکہ عربی عبارت بغیر اعراب کے صحیح پڑھ سکے اور قرآن مجید اور احادیث کا صحیح ترجمہ کر سکے۔

(۲) قرآن مجید، احادیث، آثار صحابہ، نبی ﷺ اور خلفاء راشدین کی سیرت اور فقہ کا عالم ہو اور اس پر کامل عبور رکھتا ہو۔

(۳) مسلک حق اہل سنت و جماعت کے عقائد اور ان کے دلائل کا عالم ہو اور باطل فرقوں کے رد کی کامل مہارت رکھتا ہو۔

(۴) پیش آمدہ مسائل کا حل قرآن، سنت، علم کلام اور فقہ کی کتابوں میں دیکھ کر بغیر کسی کی مدد کے نکال سکتا ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعَالِمُوْنَ (العنکبوت : ۴۳)

یہ مثالیں ہیں جن کو ہم لوگوں کے لیے بیان فرماتے ہیں، ان کو صرف علماء ہی سمجھتے ہیں۔

قرآن مجید کی آیتوں کا ترجمہ کرنا، ان سے مسائل کا استنباط کرنا اور ان کی باریکیوں اور اسرار کو سمجھنا مذکور الصدر علوم کے بغیر ممکن نہیں ہے، اور اللہ تعالیٰ نے ان ہی لوگوں کو عالم فرمایا ہے۔

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ روایت کرتے ہیں :

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے بغیر علم کے قرآن مجید میں کوئی بات کہی وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔ (جامع ترمذی ص ۴۱۹، مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا :

عرض : کیا واعظ کا عالم ہونا ضروری ہے؟

ارشاد : غیر عالم کو وعظ کہنا حرام ہے۔

عرض : عالم کی کیا تعریف ہے؟

ارشاد : عالم کی تعریف یہ ہے کہ عقائد سے پورے طور پر آگاہ ہو اور مستقل ہو اور اپنی ضروریات کو کتاب سے نکال سکے بغیر کسی کی مدد کے۔ (الملفوظ ج ۱ ص ۸ مطبوعہ لاہور)

کتاب سے مراد تفسیر، حدیث اور فقہ کی عربی کتابیں ہیں کیونکہ اعلیٰ حضرت نے اردو کی کتابیں پڑھ کر وعظ کرنے سے منع فرمایا ہے جیسا کہ عنقریب فتاویٰ رضویہ سے بیان کیا جائے گا۔

نیز اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

صوفی بے علم مسخرہ شیطان است وہ جانتا ہی نہیں، شیطان اپنی باگ ڈور پر لگا لیتا ہے، حدیث میں ارشاد ہوا بغیر فقہ کے عابد بننے والا ایسا ہے جیسے چکی میں گدھا کہ محنت شاقہ کرے اور حاصل کچھ نہیں۔

(الملفوظ ج ۳ ص ۲۹، مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور)

نیز اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ بے علم واعظ کے متعلق لکھتے ہیں :

مسئلہ ۱۸ ذیقعدہ ۱۳۱۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اس زمانہ میں بہت لوگ اس قسم کے ہیں کہ تفسیر و حدیث بے خواندہ و بے اجازت اساتذہ' بر سر بازار و مسجد وغیرہ بطور وعظ و نصائح کے بیان کرتے ہیں حالانکہ معنی و مطلب میں کچھ مس نہیں فقط اردو کتابیں دیکھ کر کہتے ہیں یہ کہنا اور بیان کرنا ان لوگوں کا شرعاً" جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب

حرام ہے اور ایسا وعظ سننا بھی حرام رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں من قال فی القران بغیر علم فلیتبوا مقعده من النار۔ والعیاذ باللہ العزیز الغفار' والحدیث رواہ الترمذی و صححہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما واللہ تعالٰی اعلم (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۱۸۸' مطبوعہ مکتبہ رضویہ لاہور)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری متوفی ۱۳۴۰ھ سے سوال کیا گیا کہ اگر بے علم اپنے آپ کو مولوی کہلوائے (آج کل تو بے علم' ناخواندہ' اور بے سند یافتہ اپنے آپ کو علامہ کہلواتے ہیں!) اور منبر پر بیٹھ کر وعظ کرے اس کا کیا حکم ہے تو اس کے جواب میں لکھتے ہیں :

یونہی اپنے آپ کو بے ضرورت شرعی مولوی صاحب لکھنا بھی گناہ و مخالف حکم قرآن عظیم ہے قال اللہ تعالٰی ھو اعلم بکم اذ انشاکم من الارض واذ انتم اجنۃ فی بطون امھتکم فلا تزکوا انفسکم ھو اعلم بمن اتقی○ اللہ تمہیں خوب جانتا ہے جب اوس نے تمہیں زمین سے اوٹھان دی اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں چھپے تھے تو اپنی جانوں کو آپ اچھا نہ کہو خدا خوب جانتا ہے جو پرہیزگار ہے۔ اور فرماتا ہے الم تر الی الذین یزکون انفسھم بل اللہ یزکی من یشاء کیا تم نے نہ دیکھا ان لوگوں کو جو آپ اپنی جان کو ستھرا بتاتے ہیں بلکہ خدا ستھرا کرتا ہے جسے چاہے۔ حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں من قال انا عالم فھو جاھل جو اپنے آپ کو عالم کہے وہ جاہل ہے رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما .سند حسن' ہاں اگر کوئی شخص حقیقت میں عالم دین ہو اور لوگ اس کے فضل سے ناواقف اور یہ اس سچی نیت سے کہ وہ آگاہ ہو کر فیض لیں ہدایت پائیں اپنا عالم ہونا ظاہر کرے تو مضائقہ نہیں جیسے سیدنا یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا تھا انی حفیظ علیم○ پھر یہ بھی سچے عالموں کے لیے ہے۔ زید جاہل کا اپنے آپ کو مولوی صاحب کہنا دونا گناہ ہے کہ اس کے ساتھ جھوٹ اور جھوٹی تعریف کا پسند کرنا بھی شامل ہوا قال اللہ عز و جل لا تحسبن الذین یفرحون بما اتوا ویحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا فلا تحسبنھم بمفازۃ من العذاب ولھم عذاب الیم○ ہرگز نہ جانیو تو انہیں جو اتراتے ہیں اپنے کام پر اور دوست رکھتے ہیں اسے کہ تعریف کیے جائیں اس بات سے جو انہوں نے نہ کی تو ہرگز نہ جانیو انہیں عذاب سے پناہ کی جگہ میں اور ان کے لیے دکھ کی مار ہے معالم شریف میں عکرمہ تابعی شاگرد عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں منقول یفرحون باضلالھم الناس وبنسبۃ الناس ایاھم الی العلم ولیسوا باھل العلم خوش ہوتے ہیں' لوگوں کو بہکانے پر اور اس پر کہ لوگ انہیں مولوی کہیں حالانکہ مولوی نہیں۔ جاہل کی وعظ گوئی بھی گناہ ہے۔ وعظ میں قرآن مجید کی تفسیر ہو گی یا نبی ﷺ کی حدیث یا شریعت کا مسئلہ اور جاہل کو

marfat.com
Marfat.com

SHAIKH .MOHAMMED.SHAKIL. ON +91-9825036786 OR factofislamsms.wordpress.com Talib.e.ilm : Madarsa.e. Gulshan.e. Raza. Navioli Street, Surat, Gujarat, India.

ان میں کسی چیز کا بیان جائز نہیں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں من قال فی القران بغیر عم فلیتبوا مقعدہ من النار جو بے علم قرآن کی تفسیر بیان کرے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے رواہ الترمذی و صححہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما احادیث میں اسے صحیح و غلط و ثابت و موضوع کی تمیز نہ ہوگی اور رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں من یقل علی مالم اقل فلیتبوا مقعدہ من النار جو مجھ پر وہ بات کہے جو میں نے نہ فرمائی وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے رواہ البخاری فی صحیحہ عن سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ تعالٰی عنہ اور فرماتے ہیں ﷺ افتوا بغیر علم فضلوا واضلوا بے علم مسئلہ بیان کیا سو آپ بھی گمراہ ہوئے اور لوگوں کو بھی گمراہ کیا رواہ الائمۃ احمد والشیخان والترمذی وابن ماجہ عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہما دوسری حدیث میں آیا حضور اقدس ﷺ نے فرمایا من افتی بغیر علم لعنتہ ملئکۃ السماء والارض جو بے علم فتویٰ دے اسے آسمان و زمین کے فرشتے لعنت کریں رواہ ابن عساکر عن امیر المومنین علی کرم اللہ وجھہ یونہی جاہل کا پیر بننا لوگوں کو مرید کرنا چادر سے زیادہ پاؤں پھیلانا چھوٹا منہ بڑی بات ہے پیر ہادی ہوتا ہے اور جاہل کی نسبت ابھی حدیثوں سے گزرا کہ ہدایت نہیں کر سکتا نہ قرآن سے نہ حدیث سے نہ فقہ سے ع کہ بے علم نتواں خدارا شناخت

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۹۶-۹۵، مطبوعہ مکتبہ رضویہ کراچی)

نیز بے علم کے فتویٰ دینے اور علماء کی توہین کرنے والے کے متعلق لکھتے ہیں :

الجواب : سند حاصل کرنا تو کچھ ضرور نہیں ہاں باقاعدہ تعلیم پانا ضرور ہے۔ مدرسہ میں ہو یا کسی عالم کے مکان پر اور جس نے بے قاعدہ تعلیم پائی وہ جاہل محض سے بدتر نیم ملا خطرہ ایمان ہوگا ایسے شخص کو فتویٰ نویسی پر جرات حرام ہے حدیث میں ہے نبی ﷺ فرماتے ہیں من افتی بغیر علم لعنتہ ملئکۃ السماء والارض جو بے علم فتویٰ دے اس پر آسمان و زمین کے فرشتوں کی لعنت ہے اور اگر فتویٰ سے اگرچہ صحیح ہو وجہ اللہ مقصود نہیں بلکہ اپنا کوئی دنیاوی نفع منظور ہو تو یہ دوسرا سبب لعنت ہے کہ آیات اللہ کے عوض ثمن قلیل حاصل کرنے پر فرمایا گیا اولٰئک لا خلاق لھم فی الاخرۃ ولا یکلمھم اللہ ولا ینظر الیھم یوم القیمۃ ولا یزکیھم ولھم عذاب الیم○ ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور اللہ ان سے کلام نہ فرمائے گا اور نہ قیامت کے دن ان کی طرف نظر رحمت کرے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے' اور علمائے دین کی توہین کرنے والا منافق ہے۔ حدیث میں ہے نبی ﷺ فرماتے ہیں ثلثۃ لا یستخف بحقھم الا منافق بین النفاق ذوالعلم وذوالشیبۃ فی الاسلام وامام مقسط تین شخصوں کا حق ہلکا نہ جانے گا مگر جو منافق کھلا منافق ہو عالم اور وہ جسے اسلام میں بڑھاپا آیا اور سلطان اسلام عادل' تحصیل زر کے لیے علماء و مسلمین پر بیجا حملہ کرنے والا ظالم ہے اور ظلم قیامت کے دن ظلمات' قاضی مذکور جیسے امام کے پیچھے بلاوجہ شرعی نماز ترک کرنا تفریق جماعت یا ترک جماعت ہے اور دونوں حرام و ناجائز۔ واللہ تعالٰی اعلم

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۳۰۸ مطبوعہ مکتبہ رضویہ کراچی)

بے علم کے وعظ کے متعلق اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ لکھتے ہیں :

الجواب : (ا) اگر عالم ہے تو اس کا یہ منصب ہے اور جاہل کو وعظ کہنے کی اجازت نہیں وہ جتنا سنوارے گا اس سے زیادہ بگاڑے گا۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ بیعت کی شرائط کے متعلق فرماتے ہیں :

بیعت اس شخص سے کرنا چاہئے جس میں یہ چار باتیں ہوں ورنہ بیعت جائز نہ ہوگی۔ اول سنی صحیح العقیدہ ہو' کم از کم اتنا علم ضروری ہے کہ بلا کسی امداد کے اپنی ضروریات کے مسائل کتاب سے خود نکال سکے۔ ثالثاً اس کا سلسلہ حضور اقدس ﷺ تک متصل ہو کہیں منقطع نہ ہو' رابعاً فاسق معلن نہ ہو۔ (الملفوظ ص ۵۴۳ مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور)

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لیے خود نیک ہونا ضروری نہیں ہے

علامہ ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص حنفی متوفی ۳۷۰ھ فرماتے ہیں :

قرآن مجید اور نبی ﷺ کی احادیث سے ہم نے یہ واضح کر دیا ہے کہ امر بالمعروف اور نہی المنکر فرض کفایہ ہے اور جب بعض لوگ اس فرض کو ادا کرلیں تو پھر باقیوں سے ساقط ہو جاتا ہے' اور اس فرض کی ادائیگی میں نیک اور بد کا کوئی فرق نہیں ہے کیونکہ اگر کوئی شخص کسی ایک فرض کو ترک کر دے تو اس کی وجہ سے باقی فرائض اس سے ساقط نہیں ہوتے' کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص نماز نہ پڑھے تو اس سے روزہ اور دیگر عبادات کی فرضیت ساقط نہیں ہوتی۔ اس طرح جو شخص تمام نیکیاں نہ کرے اور کسی برائی سے نہ رکے تو اس سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی فرضیت ساقط نہیں ہوتی' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں صحابہ کی ایک جماعت حاضر ہوئی' انہوں نے عرض کیا : یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ اگر ہم تمام نیکیوں پر عمل کرلیں حتی کہ کوئی نیکی باقی نہ بچے مگر ہم نے اس پر عمل کرلیا ہو اور تمام برائیوں سے بچیں حتی کہ کوئی برائی نہ بچے مگر ہم اس سے رک چکے ہوں تو کیا اس وقت ہمارے لیے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ترک کرنے کی اجازت ہے؟ آپ نے فرمایا نیکیوں کا حکم دو' خواہ تم نے نیکیوں پر عمل نہ کیا ہو اور برائی سے روکو خواہ تم برائی سے نہ رکتے ہو۔ نبی ﷺ نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ادائیگی کو باقی تمام فرائض کی ادائیگی کے مساوی قرار دیا ہے' جس طرح بعض واجبات میں تقصیر کے باوجود دیگر فرائض کا ادا کرنا ساقط نہیں ہوتا' اسی طرح بعض واجبات میں تقصیر کے باوجود امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ساقط نہیں ہوتا۔

ہتھیاروں سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو فتنہ کہنے کا بطلان

علماء امت میں سے صرف ایک جاہل قوم نے یہ کہا کہ باغی جماعت سے قتال نہ کیا جائے اور ہتھیاروں کے ساتھ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کیا جائے انہوں نے کہا جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں ہتھیار اٹھانے کی ضرورت پڑے تو یہ فتنہ ہے' حالانکہ قرآن مجید میں ہے :

فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ — جو جماعت بغاوت کرے اس سے جنگ کرو حتی کہ وہ اللہ کے امر کی طرف لوٹ آئے۔

ان لوگوں نے یہ کہا کہ سلطان کے ظلم اور جور پر انکار نہ کیا جائے' البتہ سلطان کا غیر اگر برائی کرے' اس کو قول سے منع کیا جائے اور بغیر ہتھیار کے ہاتھ سے منع کیا جائے۔ یہ لوگ بدترین امت ہیں۔ امام ابوداؤد نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : سب سے افضل جہاد یہ ہے کہ ظالم سلطان یا ظالم امیر کے سامنے کلمہ حق کہا جائے۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا سید الشہداء حمزہ بن عبد المطلب ہیں اور وہ شخص جس نے ظالم حاکم کے سامنے کھڑے ہو کر اس کو نیکی کا حکم دیا اور برائی سے روکا

marfat.com
Marfat.com

اس کی پاداش میں اس کو قتل کردیا گیا۔ (احکام القرآن ج ۲ ص ۳۴-۳۰، ملحصا" مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور)

کسی شخص سے محبت کی وجہ سے امر بالمعروف کو ترک نہ کیا جائے

کسی شخص سے دوستی اور محبت کی وجہ سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ترک نہیں کرنا چاہئے، نہ کسی شخص کے نزدیک قدر و منزلت بڑھانے اور اس سے کوئی فائدہ طلب کرنے کے لیے مداہنت (بے جا نرمی اور دنیاوی مفاد کے لیے نہی عن المنکر کو ترک کرنا) کرنی چاہئے۔ کیونکہ کسی شخص سے دوستی اور محبت کا تقاضا یہ ہے کہ اس کے ساتھ خیر خواہی کی جائے اور اس کی خیر خواہی یہ ہے کہ اس کو آخرت کی فلاح کی ہدایت دی جائے اور اس کو آخرت کے عذاب سے بچایا جائے اور کسی انسان کا سچا دوست وہی ہے جو اس کے لیے آخرت کی بھلائی کی سعی کرے، اور اگر وہ فرائض اور واجبات کی ادائیگی میں تقصیر کر رہا ہو تو اسے ان فرائض کی ادائیگی کا حکم دے اور اگر وہ کسی برائی کا ارتکاب کر رہا ہو تو اس کو برائی سے روکے۔

امر بالمعروف میں ملائمت کو اختیار کیا جائے

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں نرمی اور ملائمت کو اختیار کرنا چاہئے تاکہ وہ موثر ہو، امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کو تنہائی میں نصیحت کی اس نے خیر خواہی کی، اور جس نے کسی شخص کو لوگوں کے سامنے نصیحت کی اور ملامت کی اس نے اس کو شرمندہ اور رسوا کیا۔

اگر کسی برائی کو اپنے ہاتھوں سے مٹانے سے ملکی قوانین کو اپنے ہاتھوں میں لینا لازم نہیں آتا تو اس برائی کو اپنے ہاتھوں سے مٹایا جائے ورنہ زبان سے اس کی اصلاح کی کوشش کی جائے، اور اگر اس پر بھی قادر نہ ہو تو پھر اس برائی کو دل سے ناپسند کرے۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ حکام اور ارباب اقتدار پر لازم ہے کہ وہ برائی کو اپنے ہاتھوں سے مٹائیں۔ مثلاً قاتل کو قصاص میں قتل کریں اور چور کا ہاتھ کاٹیں، زانی کو کوڑے لگائیں یا رجم کریں اسی طرح دیگر حدود الٰہیہ جاری کریں۔ اور علماء پر لازم ہے کہ وہ زبان سے برائی کی مذمت کریں اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیں اور عوام کو چاہئے کہ وہ ہر برائی کو دل سے برا جانیں، لیکن صحیح یہ ہے کہ جس شخص کے سامنے ظلم اور زیادتی ہو، اس کو حسب مقدور مٹانے کی کوشش کرے جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے بیان کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے : اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو متفرق ہو گئے اور انہوں نے واضح دلائل آنے کے باوجود اختلاف کیا اور وہی لوگ ہیں جن کے لیے بڑا عذاب ہے○ جس دن بعض چہرے سفید ہوں گے اور بعض چہرے سیاہ ہوں گے، سو جن لوگوں کے چہرے سیاہ ہوں گے (ان سے کہا جائے گا) کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا؟ سو اب تم عذاب (کا مزہ) چکھو اس سبب سے کہ تم کفر کرتے تھے○ اور جن لوگوں کے چہرے سفید ہوں گے وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے○ یہ اللہ کی آیتیں ہیں جن کو ہم آپ پر حق کے ساتھ تلاوت فرماتے ہیں اور اللہ جہان والوں پر ظلم کا ارادہ نہیں کرتا○ (آل عمران : ۱۰۸-۱۰۵)

بنی اسرائیل کے اختلاف کی مذمت کا سبب

اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اے مسلمانو! تم ان اہل کتاب کی طرح نہ ہو جانا جو پہلے ایک متحد جماعت تھے اور بعد میں بہت سے فرقوں میں بٹ گئے، حالانکہ ان کے پاس واضح دلائل آچکے تھے جو ان کو صراط مستقیم کی ہدایت دیتے اگر وہ ان کی

marfat.com
Marfat.com

SHAIKH
.MOHAMMED.SHAKIL.
ON +91-9825036786 OR
factofislamsms.wordpress.com
Talib.e.ilm :
Madarsa.e.
Gulshan.e. Raza.
Navioli Street,
Surat,Gujarat,India.

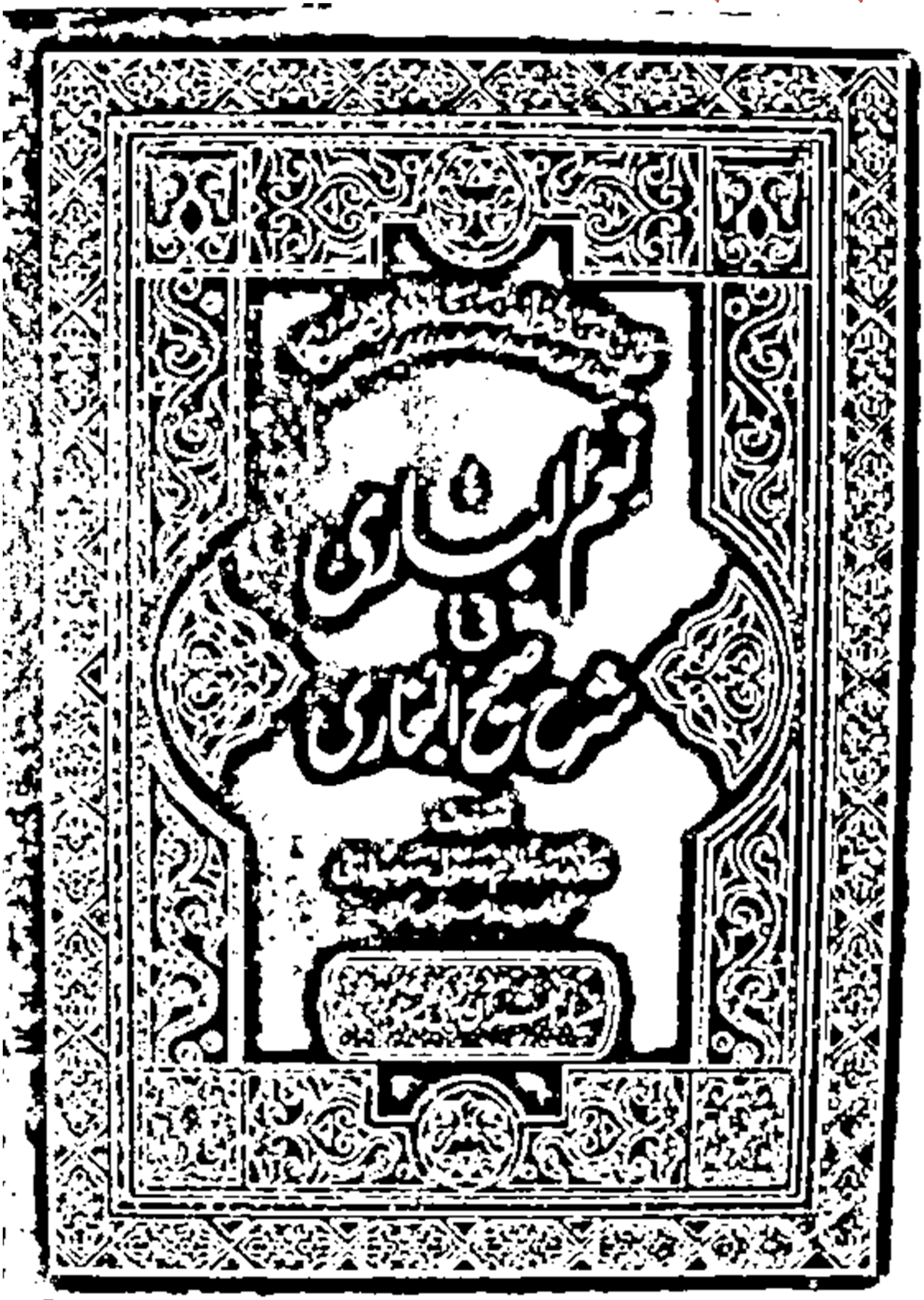

SHAIKH
.MOHAMMED.SHAKIL.
ON +91-9825036786 OR
factofislamsms.wordpress.com
Talib.e.ilm :
Madarsa.e.
Gulshan.e. Raza.
Narioli Street,
Surat,Gujarat,India.

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا
اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرو تو شمار نہ کر سکو گے (ابراہیم: ۳۴)

نِعمۃُ الباری
فی
شرح صحیح البخاری

جِلد اوّل

الاحادیث: ۳۴۸ —— ۱

کتاب بدء الوحی، کتاب الایمان، کتاب العلم
کتاب الوضوء، کتاب الغسل، کتاب الحیض، کتاب التیمم

تصنیف

علامہ غلام رسول سعیدی
شیخ الحدیث، دارالعلوم نعیمیہ، کراچی ۳۸

ناشر

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اردو بازار لاہور

Marfat.com

SHAIKH
.MOHAMMED.SHAKIL.
ON +91-9825036786 OR
factofislamsms.wordpress.com
Talib.e.ilm :
Madarsa.e.
Gulshan.e. Raza.
Narioli Street,
Surat,Gujarat,India.

جائز نہیں ہے۔اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عالم کو اونچی جگہ پر بیٹھ کر خطاب کرنا چاہیے' اور جو چیز شدید حرام ہو' عالم پر واجب ہے کہ اس کی تحریم کو زیادہ شدت اور تاکید سے بیان کرے' جیسے نبی ﷺ نے مسلمانوں کی جانوں' مالوں اور عزتوں کو حج کے مہینہ حج کے دن اور مکہ مکرمہ کی حرمت کے ساتھ تشبیہ دی اور اس سے معلوم ہوا کہ تمام مسلمانوں کا خون' ان کا مال اور ان کی عزت حرمت میں برابر ہے۔

* یہ حدیث شرح صحیح مسلم: ۴۲۷۰۔ ج ۴ ص ۷۰۳ پر مذکور ہے اور اس کی شرح کے درج ذیل عنوان ہیں:
(۱) اشہر حرم میں رد و بدل کی تفصیل اور تحقیق (۲) آیا اشہر حرم میں قتال منسوخ ہو چکا ہے یا نہیں؟ (۳) حدیث الباب سے استنباط شدہ مسائل۔

۱۰- بَابٌ اَلْعِلْمُ قَبْلَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ — قول اور عمل سے پہلے علم کا حصول

اس باب کی باب سابق کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ باب سابق میں مُبلّغ اور سامع کا حال بیان کیا گیا' اور مُبلّغ وہ شخص ہے' جس کو حدیث پہنچائی جائے اور حدیث کا پہنچانا' علم کی تعلیم اور تعلّم کے ذریعہ ہوگا' امام بخاری نے اس باب کے عنوان کے ثبوت میں اپنی سند کے ساتھ کوئی حدیث روایت نہیں کی' البتہ عنوان پر قرآن مجید کی آیات اور دیگر ائمہ کی روایت کردہ احادیث سے استدلال کیا ہے:

علم کی فضیلت میں آیات' احادیث اور آثار

لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ (محمد:۱۹) فَبَدَاَ بِالْعِلْمِ.

امام بخاری کہتے ہیں: کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "پس جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے" (محمد:۱۹)۔اللہ تعالیٰ نے علم سے ابتداء کی ہے۔

امام بخاری کا منشاء یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ پہلے اللہ تعالیٰ کے واحد ہونے کا علم حاصل کرو' پھر لا الٰہ الا اللہ کہو' اس کے بعد فرمایا:

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ. (محمد:۱۹)

اور آپ اپنے بہ ظاہر خلاف اولیٰ کاموں پر اللہ سے مغفرت طلب کریں اور مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کے لیے مغفرت طلب کریں۔

اس آیت میں پہلے علم کے حصول کا حکم دیا ہے اور پھر مغفرت طلب کرنے کے عمل کا حکم دیا ہے۔

اس کے بعد امام بخاری نے اس حدیث سے استدلال کیا:

وَاَنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ' وَرَّثُوا الْعِلْمَ' مَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ.

اور بے شک علماء ہی انبیاء کے وارث ہیں' انہوں نے علم کا وارث بنایا ہے' پس جس نے علم کو حاصل کیا' اس نے بڑے حصہ کو حاصل کیا۔

امام بخاری نے اس مکمل حدیث کا ایک قطعہ ذکر کیا ہے' مکمل حدیث اس طرح ہے:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص علم کو طلب کرنے کے لیے کسی راستہ پر چلا' اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے اور بے شک فرشتے طالب علم کی رضا کے لیے اپنے پَر بچھاتے ہیں اور بے شک عالم کے لیے آسمانوں اور زمینوں کی تمام چیزیں مغفرت طلب کرتی ہیں' حتیٰ کہ پانی کی مچھلیاں بھی۔اور

Marfat.com

SHAIKH
.MOHAMMED.SHAKIL.
ON +91-9825036786 OR
factofislamsms.wordpress.com
Talib.e.ilm :
Madarsa.e.
Gulshan.e. Raza.
Navioli Street,
Surat, Gujarat, India.

عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے' جیسی چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہے' اور بے شک علماء انبیاء کے وارث ہیں اور بے شک انبیاء نے دینار کا وارث کیا ہے' نہ درہم کا' انہوں نے صرف علم کا وارث کیا ہے۔

(سنن ترمذی: ۲۶۸۲' سنن ابوداؤد: ۳۶۴۱' سنن ابن ماجہ: ۲۲۳' مسند احمد ج ۵ ص ۱۹۶)

ائمہ شیعہ نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

(فقیہ من لایحضرہ الفقیہ ج ۴ ص ۲۷۷' جامع احادیث الشیعۃ: ۲۶۔ ج ۱ ص ۱۴۲' مطبع المہر قم' ایران' ۱۴۱۳ھ)

ائمہ شیعہ کا حوالہ ہم نے اس لیے دیا ہے تاکہ شیعہ پر حجت قائم ہو کہ انبیاء علیہم السلام مال کا وارث نہیں کرتے' علم کا وارث کرتے ہیں اور باغ فدک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ترکہ نہ تھا کہ اس میں وراثت جاری ہوتی۔

اس کے بعد امام بخاری نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے:

وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَطْلُبُ بِهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ.

جو شخص علم کی طلب میں کسی راستہ پر چلا' اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔

یہ بھی مذکور الصدر مکمل حدیث کا ایک قطعہ ہے۔

اس کے بعد امام بخاری نے اس آیت سے استدلال کیا:

وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ ﴿اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾ (فاطر: ۲۸).

اور اللہ عزوجل نے فرمایا: ''اللہ کے بندوں میں سے صرف علماء اللہ سے ڈرتے ہیں'' (فاطر: ۲۸)۔

امام ابومنصور محمد بن محمد ماتریدی حنفی سمرقندی متوفی ۳۳۳ھ لکھتے ہیں:

اس آیت کا معنی یہ ہے کہ عالم پر یہ حق ہے کہ وہ سب سے زیادہ اللہ سے ڈرے' کیونکہ اس کو اللہ تعالیٰ کی سلطنت' اس کی ہیبت' اس کی قدرت اور اس کے جلال کا علم ہوتا ہے' اس آیت کی دوسری تفسیر یہ ہے کہ جس کو مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے کا علم ہو اور وہ اس پر ایمان لایا ہو' وہ اللہ کے احکام کی مخالفت کرنے اور اس کی نافرمانی کرنے سے ڈرے گا' کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نافرمانی سے ناراض ہوتا ہے اور اس پر عذاب دیتا ہے' لیکن جس کو مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے کا علم نہ ہو اور وہ اس پر ایمان نہ لایا ہو' وہ اس سے نہیں ڈرے گا۔ (تاویلات اہل السنۃ ج ۸ ص ۴۸۵' دار الکتب العلمیہ' بیروت' ۱۴۲۶ھ)

وَقَالَ ﴿وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعَالِمُوْنَ﴾ (العنکبوت: ۴۳).

امام بخاری نے کہا: اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''قرآن مجید میں بیان کی ہوئی مثالوں کو صرف علماء ہی سمجھتے ہیں O'' (العنکبوت: ۴۳)۔

یعنی عقول اشیاء کے اسباب اور ان کے دلائل کو سمجھتی ہیں کیونکہ علم اشیاء کے حقائق کی معرفت کی طرف پہنچاتا ہے' لہٰذا قرآن میں بیان کی ہوئی مثالوں سے صرف علماء ہی نفع اٹھا سکتے ہیں اور بے علم شخص تو ان مثالوں کے معنی ہی کو نہیں جانے گا۔

(تاویلات اہل السنۃ ج ۸ ص ۲۳۰' دار الکتب العلمیہ' بیروت' ۱۴۲۶ھ)

﴿وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحَابِ السَّعِيْرِ﴾ (الملک: ۱۰)

امام بخاری نے کہا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور کافروں نے کہا: کاش! ہم یہ غور سنتے یا سمجھتے تو ہم دوزخ والوں میں سے نہ ہوتے O'' (الملک: ۱۰)۔

جب کافروں نے یہ اعتراف کیا کہ ہمارے پاس اللہ کے عذاب سے ڈرانے والا آیا تھا تو گویا انہوں نے مان لیا کہ انہوں نے

Marfat.com

SHAIKH
.MOHAMMED.SHAKIL.
ON +91-9825036786 OR
factofislamsms.wordpress.com
Talib.e.ilm :
Madarsa.e.
Gulshan.e. Raza.
Narioli Street,
Surat,Gujarat,India.

اس کی آیات کو سنا اور سمجھا' لیکن انہوں نے اپنے سننے اور سمجھنے سے فائدہ نہیں اٹھایا' کیونکہ سننے کا فائدہ یہ تھا کہ اس کو مانتے اور سمجھنے کا فائدہ یہ تھا کہ اس کے تقاضے پر عمل کرتے۔ (تاویلات اہل السنۃ ج ۱۰ص ۱۱۱' دارالکتب العلمیہ' بیروت' ۱۴۲۶ھ)

وَقَالَ ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ (الزمر:۹)

اور امام بخاری نے کہا: اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "آپ کہیے: جو لوگ علم والے ہیں اور جو لوگ بے علم ہیں' برابر ہیں؟" (الزمر:۹)

یعنی جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا علم ہے اور وہ ان کا شکر ادا کرتے ہیں اور اس کی نافرمانی اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں اور جو ان چیزوں کو نہیں جانتے' کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ (تاویلات اہل السنۃ ج ۸ص ۶۶۵' دارالکتب العلمیہ' بیروت' ۱۴۲۶ھ)

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ.

امام بخاری نے کہا: اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے ساتھ اللہ خیر کا ارادہ فرماتا ہے' اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔

یہ حدیث معلق ہے' اور پوری حدیث کا ایک قطعہ ہے' آگے چل کر امام بخاری نے اس حدیث کو مکمل موصول روایت کیا' وہ حدیث یہ ہے:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جس شخص کے ساتھ اللہ خیر کا ارادہ کر لیتا ہے' اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے اور میں صرف تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ عطا فرماتا ہے' اور یہ امت ہمیشہ اللہ کے دین پر قائم رہے گی اور اس کو مخالفین سے ضرر نہیں ہوگا حتیٰ کہ قیامت آ جائے گی۔ (صحیح البخاری:۷۱' صحیح مسلم:۱۰۳۷)

امام بخاری نے کہا:

وَاِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ.

اور علم صرف تعلم یعنی سیکھنے سے حاصل ہوتا ہے۔

یہ بھی ایک مکمل حدیث کا قطعہ ہے: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: علم صرف تعلم (سیکھنے) سے حاصل ہوتا ہے اور فقہ صرف تفقہ (سمجھنے) سے حاصل ہوتی ہے' اور جس کے ساتھ اللہ خیر کا ارادہ کرتا ہے' اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے اور اللہ کے بندوں میں سے صرف علماء اللہ سے ڈرتے ہیں۔ امام طبرانی نے اس حدیث کو "معجم کبیر" میں روایت کیا ہے' اس کی سند میں ایک راوی کا نام نہیں لیا گیا' اور اس کی سند میں عتبہ بن ابی حکیم ہے' اس کی ابوحاتم اور ابوزرعہ اور ابن حبان نے توثیق کی ہے اور ایک جماعت نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ (مجمع الزوائد ج ۱ص ۱۲۸)

وَقَالَ اَبُوْذَرٍّ لَوْ وَضَعْتُمُ الصَّمْصَامَةَ عَلٰى هٰذِهٖ. وَاَشَارَ اِلٰى قَفَاهُ. ثُمَّ ظَنَنْتُ اَنِّيْ اُنْفِذُ كَلِمَةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ تُجِيْزُوْا عَلَيَّ لَاَنْفَذْتُهَا.

امام بخاری نے کہا: اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم اس پر تلوار رکھ دو اور اپنی گدی کی طرف اشارہ کیا' پھر مجھے یہ گمان ہو کہ تمہارے گدی پر وار کرنے سے پہلے میں وہ بات کہہ سکتا ہوں' جس کو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے تو میں اس بات کو ضرور کہوں گا۔

یہ بھی ایک حدیث کا قطعہ ہے' مکمل حدیث اس طرح ہے:

ابوکثیر بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے حدیث بیان کی' انہوں نے کہا: میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا' وہ جمرہ وسطیٰ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' ان کے گرد لوگ جمع تھے اور ان سے فتوے طلب کر رہے تھے کہ ایک شخص ان کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا اور ان سے کہنے لگا: کیا تم فتویٰ دینے سے باز نہیں آتے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف سر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا: کیا تم میرے محاسب مقرر کیے گئے ہو؟ اور اپنی گدی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: اگر تم اس پر تلوار رکھ دو' پھر مجھے یہ گمان ہو کہ تمہارے گدی پر وار کرنے سے

Marfat.com

SHAIKH .MOHAMMED.SHAKIL.
ON +91-9825036786 OR
factofislamsms.wordpress.com
Talib.e.ilm :
Madarsa.e.
Gulshan.e. Raza.
Navioli Street,
Surat, Gujarat, India.

میں وہ بات کہہ سکتا ہوں جس کو میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے تو میں اس بات کو ضرور کہوں گا۔

(سنن دارمی: ۵۴۹ - ج ا ص ۱۵۶ دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۱ھ)

حضرت ابوذر کو ربذہ میں جلاوطن کرنے کا سبب اور سربراہِ ملک کے منع کرنے کے باوجود احادیث بیان کرنا

اس حدیث کا پس منظر یہ ہے کہ جب حضرت ابوذر شام میں تھے تو حضرت ابوذر کا اور حضرت امیر معاویہ کا اس آیت کے مصداق میں اختلاف ہو گیا تھا:

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ O (التوبہ: ۳۴)

جو لوگ سونے اور چاندی کو جمع کرتے ہیں اور اس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے' آپ ان کو دردناک عذاب کی خبر دے دیجئے O

حضرت معاویہ کہتے تھے: یہ آیت اہل کتاب کے متعلق ہے اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے تھے: یہ آیت ہم مسلمانوں اور اہل کتاب دونوں کے متعلق ہے' پھر حضرت معاویہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے شکایت کی تو حضرت عثمان نے حضرت ابوذر کو ربذہ میں جلاوطن کر دیا اور ان کو فتویٰ دینے سے منع کر دیا اور اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ مسلمان ہر حال میں حضور سے سنی ہوئی حدیث پہنچائے خواہ اس کو قتل کی دھمکی دی جائے یا اس کی گدی پر تلوار رکھ دی جائے اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر سربراہِ ملک کسی عالم کو فتویٰ دینے سے روک دے تو اس پر اس سربراہ کی اطاعت واجب نہیں' بلکہ اس پر رسول اللہ ﷺ کے اس حکم کی اطاعت واجب ہے کہ میری حدیث دوسروں تک پہنچاؤ۔ اس حدیث کی فقہ یہ ہے کہ عالم پر واجب ہے کہ وہ نیکی کا حکم دیتا رہے اور برائی کو شدت سے روکتا رہے' خواہ اس کو اس راہ میں مصائب برداشت کرنا پڑیں اور وہ اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھے' اور اگر وہ اذیت کے خوف سے خاموش رہے تو یہ بھی اس کے لیے مباح ہے' حدیث میں ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے دو قسم کے علم یاد رکھے' ایک قسم کا علم تو میں نے لوگوں میں پھیلا دیا اور اگر علم کی دوسری قسم کو میں پھیلا دوں تو میرے حلقوم کو کاٹ دیا جائے گا۔ (صحیح البخاری: ۱۲۰)

حسن بصری نے کہا: حضرت ابوہریرہ نے سچ کہا' ان کی مراد ایسی احادیث تھیں' جن میں آنے والے فتنوں کی خبر تھی اور ان کی خبر دینے میں کوئی مصلحت شرعی نہ تھی۔ (عمدۃ القاری ج ۲ ص ۶۴ - ۶۳)

ربانی' حلم' حکمت اور فقہ کے معانی

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿كُوْنُوْا رَبَّانِيِّيْنَ﴾ (آل عمران: ۷۹) حُلَمَاءَ فُقَهَاءَ.

امام بخاری کہتے ہیں: اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: "رب والے بن جاؤ"۔ (آل عمران: ۷۹) حلم والے اور فقہ والے۔

لغت میں "ربانی" کا معنی ہے: جو اللہ عزوجل والا اور عارف باللہ ہو' اور عرف میں عالم اور معلم کو ربانی کہا جاتا ہے' "حلم" کا معنی بردباری ہے' یعنی غضب کے وقت پرسکون رہنا' صحیح بخاری کے بعض نسخوں میں "حکماء" کا لفظ ہے' حکمت کا معنی ہے: واقع کے مطابق اشیاء کی معرفت' اور عقیدہ' قول اور فعل کی صحت' اور فقہ کا معنی ہے: دلائل تفصیلیہ سے احکامِ شرعیہ کی معرفت یا نفس کو اپنے نفع اور ضرر کے کاموں کی معرفت۔

وَيُقَالُ الرَّبَّانِيُّ الَّذِيْ يُرَبِّي النَّاسَ بِصِغَارِ الْعِلْمِ

امام بخاری کہتے ہیں: ربانی اس کو کہتے ہیں' جو لوگوں کو علم کی

Marfat.com

SHAIKH
.MOHAMMED.SHAKIL.
ON +91-9825036786 OR
factofislamsms.wordpress.com
Talib.e.ilm :
Madarsa.e.
Gulshan.e. Raza
Navioli Street,
Surat,Gujarat,India.

قَبْلَ كِبَارِهِ.

بڑی کتابوں سے پہلے علم کی چھوٹی کتابیں پڑھائے۔

امام بخاری نے یہ بعض علماء کا قول نقل کیا ہے۔

۱۱- بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُهُمْ بِالْمَوْعِظَةِ وَالْعِلْمِ كَيْ لَا يَنْفِرُوْا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نصیحت اور علم میں صحابہ کی حفاظت اور رعایت کرتے تھے تاکہ وہ اکتا نہ جائیں

اس عنوان میں ''تخول'' کا لفظ ہے' جس کا معنی ہے: حفاظت کرنا اور رعایت کرنا' یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو وقفہ وقفہ نصیحت کرتے تھے اور مسلسل تعلیم نہیں دیتے تھے تاکہ وہ گھبرانہ جائیں اور اکتانہ جائیں۔ اس باب کی باب سابق کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ پہلے باب میں علم کا ذکر تھا اور اس باب میں علم کو سکھانے کا ذکر ہے۔

٦٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْاَيَّامِ كَرَاهَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا.

امام بخاری روایت کرتے ہیں کہ ہمیں محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی' انہوں نے کہا: ہمیں سفیان نے خبر دی از اعمش از ابووائل از حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مختلف ایام میں نصیحت کر کے ہماری حفاظت اور رعایت کرتے تھے' ہمارا اکتاہٹ کو ناپسند کرنے کی وجہ سے۔

[اطراف الحدیث: ۷۰۔ ۶۴۱۱]

(صحیح مسلم: ۲۸۲۱' سنن ترمذی: ۲۸۵۵' المعجم الکبیر: ۱۰۳۴۰' الکامل لابن عدی ج ۲ ص ۵۵۴' شرح السنۃ: ۱۳۵' علل دارقطنی ج ۵ ص ۱۲۹' مسند احمد ج ۱ ص ۳۷۷ طبع قدیم' مسند احمد ج ۶ ص ۵۷' مؤسسۃ الرسالۃ' بیروت)

اس حدیث کی عنوان باب کے ساتھ مناسبت بالکل واضح ہے کیونکہ باب کے عنوان میں تعلیم میں رعایت کرنے کا ذکر ہے اور حدیث میں بھی یہی مذکور ہے۔

حدیث مذکور کے رجال کا تعارف

(۱) محمد بن یوسف فریابی' انہوں نے اعمش اور سفیان وغیرہ سے سماع کیا ہے اور ان سے امام احمد اور محمد ذہلی وغیرہ نے سماع کیا ہے' اور امام بخاری نے بھی ان کی روایات سے بہت جگہ استدلال کیا ہے' امام احمد نے کہا: یہ نیک آدمی تھے' امام نسائی اور ابوحاتم نے کہا: یہ ثقہ تھے' ۲۱۲ھ میں فوت ہو گئے تھے (۲) سفیان ثوری (۳) سلیمان بن مہران الاعمش (۴) ابووائل شقیق بن سلمہ الکوفی (۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' ان سب کا تعارف ہو چکا ہے۔ (عمدۃ القاری ج ۲ ص ٦٦)

حدیث مذکور کا معنی

اس حدیث میں ''السآمۃ'' کا لفظ ہے' اس کا معنی ملال اور اکتاہٹ ہے۔

اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مختلف اوقات میں صحابہ کو نصیحت کرتے تھے اور تمام اوقات میں نصیحت نہیں کرتے تھے تاکہ صحابہ کو ملال نہ ہو اور وہ اکتانہ جائیں۔ قرآن مجید میں ہے:

عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ. (التوبۃ: ۱۲۸)

جن کو تمہارا مشقت میں پڑنا بہت گراں ہے۔

Marfat.com

SHAIKH .MOHAMMED.SHAKIL. ON +91-9825036786 OR factofislamsms.wordpress.com Talib.e.ilm : Madarsa.e. Gulshan.e. Raza. Narioli Street, Surat, Gujarat, India.

تعیین عرفی ہے' تعیین شرعی نہیں ہے' جیسے آج کل پانچ نمازوں کے اوقات گھڑیوں کے حساب سے مقرر کر لیے جاتے ہیں' اسی طرح نفلی صدقہ اور خیرات کے لیے مسلمان اپنی سہولت کے لیے سوئم' چالیسویں اور برسی کا تعین کر لیں یا محفل میلاد کے انعقاد کے لیے یا حضرت غوث اعظم کو ایصالِ ثواب کے لیے کوئی دن معین کر لیں یا نکاح اور ولیمہ کے لیے یا ختم بخاری اور دستارِ فضیلت کے جلسہ کے لیے اپنی سہولت کے لیے کوئی تاریخ مقرر کر لیں تو یہ جائز ہے اور یہ تعیین عرفی ہے اور اس کو ناجائز اور بدعت کہنا خود ناجائز ہے' تاہم ان تاریخوں کو ضروری اور تعیین شرعی جاننا اور دوسری تاریخوں میں ان کاموں کو ناجائز جاننا بدعت اور حرام ہے۔

۱۳ - بَابُ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ

جس شخص کے ساتھ اللہ خیر کا ارادہ کرلے' اس کو دین کی فقہ (سمجھ) عطا فرماتا ہے

اس باب کی باب سابق کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ اس سے پہلے باب میں اہل علم کو نصیحت کرنے کا ذکر تھا کہ کیا چیز ان کے دین میں مفید ہے اور کیا چیز مضر ہے اور ایسی نصیحت کرنا فقیہ کے ساتھ مخصوص ہے اور اس باب میں فقیہ کی مدح کا ذکر ہے اور وہ کیوں کر ممدوح نہ ہوگا' جب کہ اللہ نے اس کے ساتھ خیر کا ارادہ فرما لیا ہے۔

۷۱- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ' عَنْ يُوْنُسَ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ خَطِيْبًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ' وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِيْ' وَلَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الْاُمَّةُ قَائِمَةً عَلٰى اَمْرِ اللّٰهِ' لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ.

[اطراف الحدیث: ۳۱۱۶-۳۶۴۱-۷۳۱۲-۷۴۶۰]

امام بخاری روایت کرتے ہیں کہ ہمیں سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی' انہوں نے کہا: ہمیں ابن وہب نے حدیث بیان کی از یونس از ابن شہاب' وہ کہتے ہیں کہ حمید بن عبد الرحمان نے کہا: میں نے حضرت معاویہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا' وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص کے ساتھ اللہ خیر کا ارادہ کرتا ہے' اس کو دین میں فقہ عطا فرماتا ہے اور میں صرف تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ عطا فرماتا ہے اور یہ امت ہمیشہ اللہ کے دین پر قائم رہے گی اور کسی کی مخالفت سے اس کو ضرر نہیں ہوگا' حتیٰ کہ اللہ کا حکم آ جائے (یعنی قیامت)۔

(صحیح مسلم: ۱۰۳۷' سنن ابن ماجہ: ۲۲۱' المعجم الکبیر: ۸۶۰- ج ۱۹' مسند ابو یعلیٰ: ۷۳۸۱' حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۱۳۲' مسند احمد ج ۴ ص ۹۲ طبع قدیم' مسند احمد: ۱۶۹۳۴- ج ۲۸ ص ۴۸' مؤسسۃ الرسالۃ' بیروت)

اس حدیث کی باب کے عنوان کے ساتھ مطابقت بالکل واضح ہے۔

حدیث مذکور کے رجال کا تعارف

(۱) سعید بن عفیر البصری' انہوں نے امام مالک' ابن وہب' لیث اور دیگر سے سماع کیا ہے' اور ان سے محمد بن یحییٰ الذہلی' امام بخاری اور امام مسلم وغیرہ نے سماع کیا ہے' امام ابن ابی حاتم نے کہا: میں نے ان سے سماع کیا ہے' لیکن یہ ثبت نہ تھے' المقدسی نے کہا: یہ انساب اور تاریخ میں سب سے بڑے عالم تھے' ۲۲۶ھ میں ان کی وفات ہوئی (۲) عبداللہ بن وہب البصری' انہوں نے امام مالک' لیث اور ثوری سے سماع کیا ہے' امام احمد نے کہا: یہ صحیح الحدیث تھے' سماع اور عرض میں فرق کرتے تھے' یحییٰ بن معین نے کہا: یہ ثقہ تھے' ۱۹۷ھ میں مصر میں فوت ہو گئے (۳) یونس بن یزید الایلی' ان کا تعارف ہو چکا ہے (۴) محمد بن مسلم بن شہاب الزہری' ان کا تعارف بھی ہو چکا ہے (۵) حمید بن عبد الرحمان بن عوف' ان کا تعارف بھی ہو چکا ہے (۶) حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما' یہ کاتب الوحی

Marfat.com

SHAIKH .MOHAMMED.SHAKIL. ON +91-9825036786 OR factofislamsms.wordpress.com Talib.e.ilm : Madarsa.e. Gulshan.e. Raza. Navioli Street, Surat, Gujarat, India.

تھے فتح مکہ کے سال اسلام لائے اور ۷۸ سال کی عمر گزار کر ۲۲ رجب ۶۰ ھ میں ان کی وفات ہوگئی انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ۱۶۳ احادیث روایت کی ہیں امام بخاری نے ان میں سے آٹھ احادیث روایت کی ہیں اور امام مسلم نے پانچ احادیث روایت کی ہیں اور چار احادیث کی روایت پر دونوں متفق ہیں ان سے بہت بڑی جماعت نے احادیث روایت کی ہیں۔

(عمدۃ القاری ج ۲ ص ۷۴۔۷۳)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل میں احادیث اور آثار

بعض لوگ حضرت معاویہ سے بغض رکھتے ہیں اور ان کی تنقیص کرتے ہیں اس لیے ہم ان کے فضائل میں احادیث ذکر کر رہے ہیں:

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاویہ کے لیے دعا کی: اے اللہ! ان کو ھادی اور مھدی بنا اور ان کے سبب سے ہدایت دے۔ (سنن ترمذی: ۳۸۴۲ مسند احمد ج ۴ ص ۲۱۶۔۲۶۵ المعجم الکبیر ج ۲ ص ۲۹۹ مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۲ ص ۱۵۳ التاریخ الکبیر ج ۵ ص ۲۴۰ حلیۃ الاولیاء ج ۸ ص ۳۵۸ تاریخ بغداد ج ۱ ص ۲۰۷)

رویم بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! میرے ساتھ کشتی لڑیے حضرت معاویہ نے اس کی طرف کھڑے ہو کر کہا: اے اعرابی! میں تیرے ساتھ کشتی لڑوں گا نبی ﷺ نے فرمایا: معاویہ کبھی بھی مغلوب نہیں ہوگا حضرت معاویہ نے اس اعرابی کو پچھاڑ دیا جنگ صفین کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر مجھے یہ حدیث یاد ہوتی تو میں معاویہ سے کبھی جنگ نہ کرتا۔ (تاریخ دمشق الکبیر: ۱۳۳۶۵ ج ۶۲ ص ۱۶ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ)

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان آسمان کی طرف اتنے ہاتھ بلند کر کے دعا کر رہے تھے کہ آپ کی بغلیں نظر آ رہی تھیں آپ کہہ رہے تھے: اے اللہ! آگ کو معاویہ کے بدن پر حرام کر دے اے اللہ! آگ کو معاویہ کے بدن پر حرام کر دے۔ (تاریخ دمشق الکبیر: ۱۳۳۸۴ ج ۶۲ ص ۶۶۔۶۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے سامنے اس دروازہ سے ایک شخص آئے گا جو اہل جنت سے ہے تو اس دروازہ سے حضرت معاویہ آئے دوسرے دن پھر آپ نے اسی طرح فرمایا پھر حضرت معاویہ آئے ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! وہ یہ ہیں آپ نے فرمایا: ہاں! وہ یہ ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں آپ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: تم جنت کے دروازہ پر مجھ سے اس طرح ملو گے۔

(تاریخ دمشق الکبیر: ۱۳۵۰۰ ج ۶۲ ص ۷۰)

یزید بن الاصم بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان صلح ہوگئی تو حضرت علی اپنے لشکر کے مقتولوں کے پاس سے گزرے اور فرمایا: یہ جنت میں ہیں پھر حضرت معاویہ کے لشکر کے مقتولین کے پاس گئے اور فرمایا: یہ (بھی) جنت میں ہیں اور ضرور میرے اور معاویہ کے درمیان معاملہ ہوگا پھر میرے حق میں فیصلہ کیا جائے گا اور معاویہ کی مغفرت کی جائے گی اسی طرح میرے حبیب رسول اللہ ﷺ نے مجھے خبر دی ہے۔ (تاریخ دمشق الکبیر ج ۶۲ ص ۹۷)

حارث بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: معاویہ کی امارت کو ناپسند نہ کرو پس اللہ کی قسم! اگر تم نے معاویہ کو گم کر دیا تو تمہارے کندھوں سے تمہارے سر اس طرح کٹ کٹ کر گریں گے گویا کہ وہ حنظل (اندرائن) ہیں۔ (تاریخ دمشق الکبیر ج ۶۲ ص ۱۰۵)

میمون بن مہران اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جس مرض میں حضرت معاویہ کی وفات ہوئی اس میں انہوں نے بیان کیا

Marfat.com

SHAIKH
.MOHAMMED.SHAKIL.
ON +91-9825036786 OR
factofislamsms.wordpress.com
Talib.e.ilm :
Madarsa.e.
Gulshan.e. Raza.
Navioli Street,
Surat, Gujarat, India.

کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وضو کرا رہا تھا' آپ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تم کو قمیص نہ پہناؤں' میں نے کہا: کیوں نہیں' آپ پر میرے ماں اور باپ فدا ہوں' آپ جو قمیص پہنے ہوئے تھے' آپ نے وہ اتار کر مجھے پہنا دی' میں نے اس کو پہنا' پھر اٹھا کر رکھ لیا' آپ نے اپنے ناخن تراشے' میں نے وہ ناخن لے کر ایک شیشی میں رکھ لیے اور وصیت کی کہ جب میں مرجاؤں تو وہ قمیص میرے جسم کے ساتھ ملا دینا اور ان ناخنوں کو میری آنکھوں پر رکھ دیا' امید ہے ان کی برکت سے اللہ مجھ پر رحم فرمائے گا۔ (تاریخ دمشق الکبیر ج ۶۲ ص ۱۵۶)

فقہ کے لغوی اور اصطلاحی معانی

اس حدیث میں فرمایا ہے: جس کے ساتھ اللہ خیر کا ارادہ کرتا ہے' خیر کا لفظ شر کی ضد ہے' اس کا معنی ہے: خالص مشقت اور اللہ تعالیٰ کے ارادہ کا معنی ہے: دو مقدور چیزوں میں سے کسی ایک چیز کو واقع کرنا۔

اس کے بعد فرمایا: "یفقه فی الدین" یعنی اس کو دین میں فقیہ بنا دیتا ہے۔ "الفقه" کا لغوی معنی ہے: دین کی فہم' اور اس کا عرفی معنی ہے: دلائل تفصیلیہ سے احکامِ شرعیہ پر استدلال کرنا' اور اس حدیث میں لغوی معنی ہی مناسب ہے' پھر فقہ کی حسب ذیل تعریفیں ہیں:

الحسن البصری نے کہا: فقیہ وہ شخص ہے' جو دنیا میں زاہد ہو اور آخرت میں راغب ہو' دین پر بصیرت رکھتا ہو اور دائمی عبادت کرتا ہو۔

"المحکم" میں لکھا ہے: کسی چیز کے علم اور اس کی فہم کو فقہ کہتے ہیں اور اس کا غالب اطلاق علومِ دینیہ پر کیا جاتا ہے۔

ثعلب نے کہا: قرآن مجید ہر علم کی اصل ہے اور اسی سے علماء کو دین کی فقہ حاصل ہوئی۔ (عمدۃ القاری ج ۲ ص ۴۷)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قاسم ہونے کی توجیہ

نیز اس حدیث میں فرمایا: میں تو صرف قاسم ہوں اور عطا' اللہ فرماتا ہے' اس پر یہ اعتراض ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور بھی صفات ہیں' آپ نبی اور رسول ہیں' بشیر اور نذیر ہیں' پھر یہ کیوں فرمایا: میں تو صرف قاسم ہوں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں مراد قصر قلب ہے یعنی میں عطا نہیں کرتا۔ عطا تو اللہ تعالیٰ کرتا ہے' میں تو صرف اس عطا کی تقسیم کرتا ہوں' اور کیا تقسیم کرتا ہوں یہ نہیں فرمایا' تاکہ آپ کی تقسیم صرف فقہ میں منحصر نہ ہو' اللہ تعالیٰ ہر چیز عطا کرتا ہے' خواہ وہ علم ہو یا مال اور میں ہر چیز کو تقسیم کرتا ہوں خواہ وہ علم ہو یا مال ہو' اسی وجہ سے ائمہ حدیث نے اس حدیث کو "باب العلم" میں بھی ذکر کیا ہے اور "باب الغنیمة" میں بھی ذکر کیا ہے' بلکہ حق یہ ہے کہ ابتداء آفرینش عالم سے جس کو جو کچھ ملا' وہ آپ کی تقسیم سے ملا اور آپ کی تقسیم سے ملے گا۔

اور اس حدیث میں فرمایا: میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر غالب رہے گا اور کسی کی مخالفت سے اس کو ضرر نہیں ہوگا' امام احمد نے کہا: اس گروہ سے مراد محدثین ہیں' قاضی عیاض نے کہا: اس گروہ سے مراد اہل السنّت والجماعت ہیں' علامہ نووی نے کہا: اس گروہ کی کئی شاخیں ہیں' بعض مجاہد ہیں' بعض فقہاء ہیں' بعض محدث ہیں اور بعض زاہدین ہیں۔

حجیت اجماع پر احادیث سے دلائل

اس حدیث میں فرمایا: یہ امت ہمیشہ اللہ کے دین پر قائم رہے گی' یہ حدیث صحیح ہے اور اس میں اجماع کے حجت ہونے پر دلیل ہے۔ حجیت اجماع پر یہ حدیثیں بھی دلیل ہیں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت گم راہی پر مجتمع نہیں ہوگی۔

(السنۃ لابی عاصم: ۸۶' حلیۃ الاولیاء ج ۳ ص ۷ ۳' سنن دارمی ج ۱ ص ۲۹)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کو کبھی بھی گم راہی پر مجتمع نہیں فرمائے

Marfat.com

SHAIKH .MOHAMMED.SHAKIL. ON +91-9825036786 OR factofislamsms.wordpress.com Talib.e.ilm : Madarsa.e. Gulshan.e. Raza. Navioli Street, Surat, Gujarat, India.

گا۔(سنن ترمذی:۲۵۰۶، الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۳۱۰، تاریخ بغداد ج ۹ ص ۹۶، اللئالی المصنوعۃ ج ۲ ص ۲۲۸، حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۱۸۶)

نیز اس حدیث میں فقہ کی تمام علوم پر فضیلت ہے اور یہ فضیلت اس وقت ہے جب فقیہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور علم کے تقاضوں پر عمل کرے اور اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غیب کی خبر دی ہے کہ یہ امت قیامت تک اللہ کے دین پر قائم رہے گی اور الحمد للہ! علماء حق کی جماعت اسی طرح دین پر قائم ہے۔(عمدۃ القاری ج ۲ ص ۸۷۔۷۴ ملخصاً وموضحاً ومخرجاً)

✱ باب مذکور کی حدیث شرح صحیح مسلم: ۲۲۸۵۔ ج ۲ ص ۹۵۸ پر ہے اس کی شرح کے عنوانات یہ ہیں:
(۱) سوال کرنے کے جواز اور عدم جواز کا محمل (۲) دور فاروقی میں روایت حدیث میں احتیاط (۳) فقہ کی فضیلت (۴) "انما انا قاسم" کی تشریح۔

۱۴- بَابُ الْفَهْمِ فِي الْعِلْمِ — علم کی فہم

اس عنوان پر یہ اعتراض ہے کہ علم اور فہم کا ایک معنی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ علم سے مراد ہے: معلوم اور اس عنوان کا خلاصہ ہے: معلومات کا ادراک اور اس باب کی باب سابق کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ باب سابق میں فقہ کا ذکر تھا اور ہم بتا چکے ہیں کہ فقہ کا معنی فہم ہے۔

۷۲- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَلَمْ أَسْمَعْهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا، قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُتِيَ بِجُمَّارٍ فَقَالَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً مَثَلُهَا كَمَثَلِ الْمُسْلِمِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ، فَإِذَا أَنَا أَصْغَرُ الْقَوْمِ، فَسَكَتُّ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ.

امام بخاری روایت کرتے ہیں کہ ہمیں علی نے حدیث بیان کی، وہ کہتے ہیں: ہمیں سفیان نے حدیث بیان کی، وہ کہتے ہیں: مجھ سے ابن ابی نجیح نے کہا از مجاہد، انہوں نے کہا: میں مدینہ تک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ رہا، میں نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف ایک حدیث سنی انہوں نے کہا: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کے پاس کھجور کے درخت کا گوندلا یا گیا، جو چربی سے مشابہ ہوتا ہے آپ نے فرمایا: درختوں میں سے ایک درخت ہے جو مسلم کے مشابہ ہے، میرے دل میں آیا کہ میں کہوں کہ وہ کھجور کا درخت ہے، لیکن میں حاضرین میں سب سے چھوٹا تھا، میں خاموش رہا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے۔

حدیث: ۶۱ میں اس حدیث کی تخریج اور شرح گزر چکی ہے۔

حدیث مذکور کے رجال کا تعارف

(۱) علی بن عبد اللہ بن جعفر بن نجیح، سمعانی نے کہا: یہ اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا علم رکھنے والے تھے ان سے امام احمد، امام بخاری اور امام ابوداؤد وغیرہ نے روایت کیا ہے یہ ۲۳۴ھ میں فوت ہو گئے تھے (۲) سفیان بن عیینہ ان کا تعارف ہو چکا ہے (۳) عبد اللہ بن یسار ابونجیح، یحییٰ القطان نے کہا: یہ منکر تقدیر تھے، ابوزرعہ نے کہا: یہ ثقہ اور صالح الحدیث تھے یحییٰ نے کہا: ابن ابی نجیح اپنی بدعت کے بہت بڑے مبلغ تھے یہ ۱۳۱ھ میں فوت ہو گئے تھے (۴) مجاہد بن جبر المخزومی، یہ تابعین کے طبقہ ثانیہ میں سے ہیں، اور فقہاء اہل مکہ سے ہیں، ان کی امانت اور توثیق پر اتفاق ہے انہوں نے حضرت ابن عباس، حضرت جابر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے اور ان سے امام بخاری وغیرہ نے روایت کی ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان کے سماع میں اختلاف

Marfat.com

SHAIKH .MOHAMMED.SHAKIL.
ON +91-9825036786 OR
factofislamsms.wordpress.com
Talib.e.ilm :
Madarsa.e. Gulshan.e. Raza.
Navioli Street,
Surat, Gujarat, India.

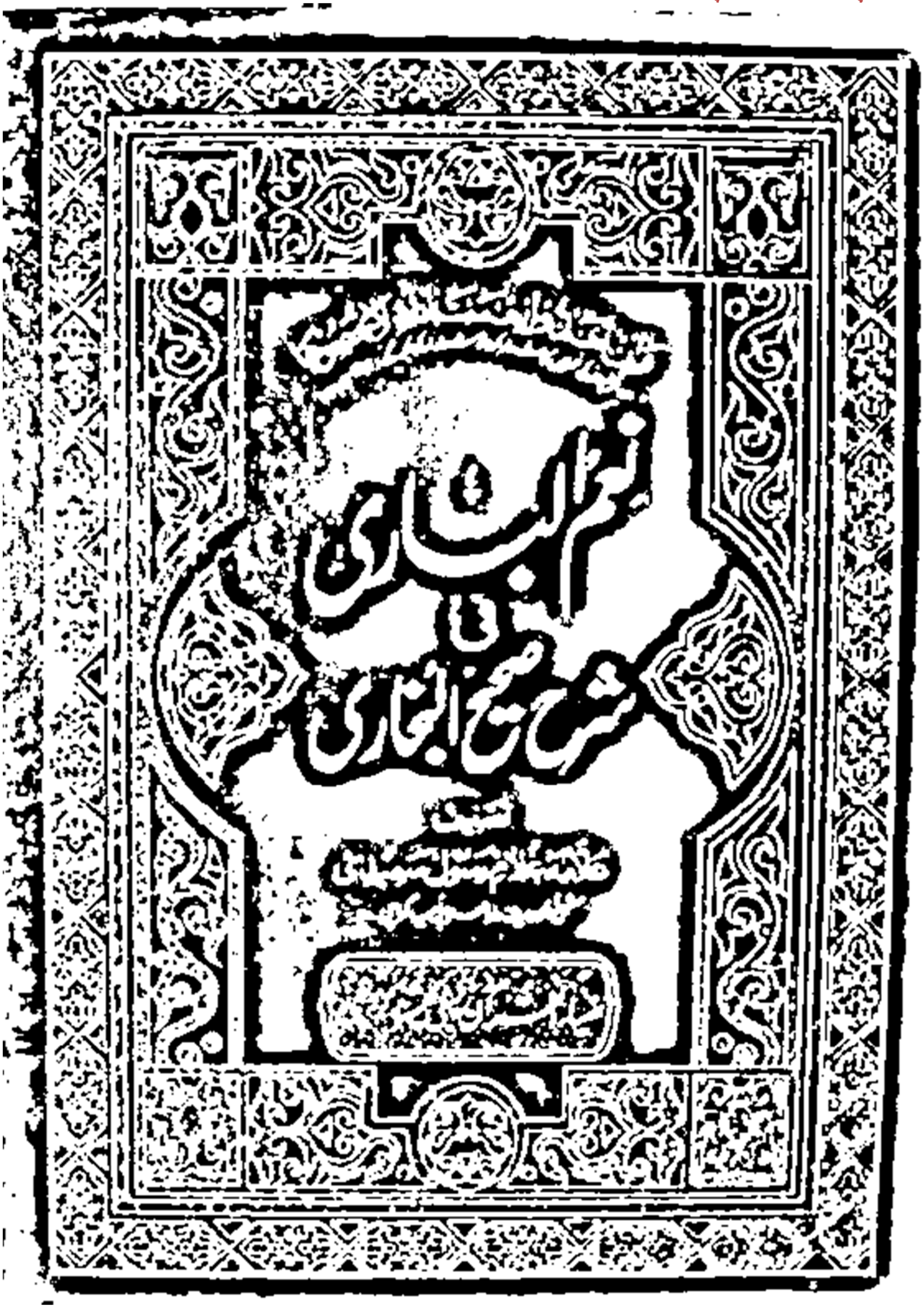

SHAIKH .MOHAMMED.SHAKIL. ON +91-9825036786 OR factofislamsms.wordpress.com Talib.e.ilm : Madarsa.e. Gulshan.e. Raza. Narioli Street, Surat, Gujarat, India.

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا

اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرو تو شمار نہ کر سکو گے (ابراہیم: ۳۴)

نعمۃ الباری فی شرح صحیح البخاری

جلد ھفتم

الاحادیث: ۳۶۲۶ ——— ۳۸۵۱

کتاب مناقب الانصار، کتاب المغازی، کتاب تفسیر القرآن

تصنیف

علامہ غلام رسول سعیدی

شیخ الحدیث، دار العلوم نعیمیہ، کراچی-۳۸

ناشر

فرید بک سٹال ۳۸-اردو بازار لاہور

Marfat.com

SHAIKH .MOHAMMED.SHAKIL. ON +91-9825036786 OR factofislamsms.wordpress.com
Talib.e.ilm : Madarsa.e. Gulshan.e. Raza. Navioli Street, Surat, Gujarat, India.

١١- بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾ (النساء:٥٩)

اللہ تعالیٰ کے ارشاد: اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور جو تم میں سے صاحبانِ امر ہیں ان کی (اطاعت کرو) (النساء:٥٩) کی تفسیر

ذَوِی الْاَمْرِ کا معنی ہے: صاحبانِ حکومت ذَوِی الْاَمْرِ

علامہ بدرالدین محمود بن احمد عینی حنفی متوفی ۸۵۵ھ لکھتے ہیں:

الواحدی نے کہا ہے کہ یہ آیت حضرت عمار کے متعلق نازل ہوئی ہے کہ جب انہوں نے حضرت خالد کی اجازت کے بغیر کسی کو پناہ دی تو ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کہ امیر کی اجازت کے بغیر کسی کو پناہ نہ دیں۔ (عمدۃ القاری ج ۱۸ ص ۲۳۵۔۲۳۴)

٤٥٨٤- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ﴿أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾ (النساء:٥٩) قَالَ نَزَلَتْ فِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ إِذْ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ۔

(صحیح مسلم: ۱۸۳۴، الرقم المسلسل: ۴۶۳۹، سنن ابوداؤد: ۲۶۲۴، سنن ترمذی: ۱۶۷۲، سنن نسائی: ۴۱۹۴)

امام بخاری روایت کرتے ہیں: ہمیں صدقہ بن الفضل نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا: ہمیں حجاج بن محمد نے خبر دی از ابن جریج از یعلیٰ بن مسلم از سعید بن جبیر از حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور جو تم میں سے صاحبانِ امر ہیں' ان کی (اطاعت کرو) (النساء:٥٩) یہ ارشاد حضرت عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوا تھا' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک لشکر میں بہ طور امیر روانہ کیا تھا۔

Marfat.com

اولوالامر کی تعریف اور مصداق میں مختلف اقوال

علامہ عمر بن علی ابن الملقن شافعی متوفی ۸۰۴ھ لکھتے ہیں:

اولوالامر کی تفسیر میں اختلاف ہے' امام بخاری نے اس کی تفسیر میں کہا کہ اس سے مراد صاحبانِ حکم ہیں' حضرت جابر نے کہا: اس سے مراد ہے: اہل الفقہ اور اہل العلم۔ (تفسیر طبری ج ۴ ص ۱۵۱)

اور حضرت ابوہریرہ نے کہا: اس سے مراد ہے: لشکروں کے اُمراء۔ (تفسیر طبری ج ۴ ص ۱۵۱)

عکرمہ نے کہا: اس کا مصداق حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ (تفسیر طبری ج ۴ ص ۱۵۳)

ایک قول ہے: اس کا مصداق حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما ہیں۔

اور یہ تمام تفاسیر ایک تفسیر کی طرح رجوع کرتی ہیں' کیونکہ لشکروں کے اُمراء علماء ہوتے ہیں اور لشکر کا امیر اسی کو مقرر کیا جاتا ہے جو عالم ہو اور حضرت صدیق اور فاروق اعظم بہت بڑے عالم تھے' اسی طرح باقی لوگ ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ تمام صحابہ اولوالامر ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ تابعین بھی اولوالامر ہیں اور عطاء نے کہا کہ مہاجرین اور انصار اولوالامر ہیں۔ (تفسیر بغوی ج ۱ ص ۳۴۱)

اور ابن کیسان نے کہا کہ وہ ارباب عقول جو لوگوں کے معاملات کا انتظام کرتے ہیں' وہ اولوالامر ہیں اور امام مالک کا مختار یہ ہے کہ وہ اہل علم اور اہل قرآن ہیں۔ (احکام القرآن لابن العربی ج ۱ ص ۴۵۲۔۴۵۱)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ (النساء:۸۳) اور اگر یہ اس خبر کو رسول کی طرف پہنچا دیتے۔

SHAIKH
.MOHAMMED.SHAKIL.
ON +91-9825036786 OR
factofislamsms.wordpress.com
Talib.e.ilm :
Madarsa.e.
Gulshan.e. Raza.
Navioli Street,
Surat,Gujarat,India.

اور "امر" سے مراد قرآن ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَیْكُمْ ؕ (الطلاق:۵) یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف نازل کیا۔

(التوضیح لشرح الجامع الصحیح ج ۲۲ ص ۲۳۳-۲۳۲' وزارۃ الاوقاف' قطر' ۱۴۲۹ھ)

مختلف فیہ معاملات کو کتاب اور سنت کی طرف راجع کرنا ضروری ہے

علامہ بدرالدین محمود بن احمد عینی حنفی متوفی ۸۵۵ھ لکھتے ہیں:

یہ آیت حضرت عبداللہ بن حذافہ کے متعلق نازل ہوئی ہے' حضرت عبداللہ ایک لشکر کے امیر تھے' وہ کسی بات پر غضب ناک ہوئے اور انہوں نے آگ جلوائی اور کہا: اس آگ میں داخل ہو جاؤ تو لشکر کے بعض لوگ رک گئے اور بعض لوگوں نے آگ میں داخل ہونے کا ارادہ کیا' جب اس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ اطاعت صرف نیک کام میں کی جاتی ہے۔ اس حدیث پر یہ اشکال ہے کہ اگر یہ آیت یعنی "اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور صاحبانِ امر کی اطاعت کرو" اس قصہ سے پہلے نازل ہوئی ہے تو صرف حضرت عبداللہ بن حذافہ کو اطاعت کے ساتھ کیوں خاص کیا گیا ہے اور اگر اس قصہ کے بعد نازل ہوئی ہے تو ان سے کہا گیا تھا کہ اطاعت صرف نیک کام میں کی جاتی ہے' اس کا یہ جواب دیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کے قصہ کے متعلق درج ذیل آیت نازل ہوئی ہے:

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ. (النساء:۵۹) پھر اگر کسی چیز میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ جس لشکر کے حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ امیر تھے' اس لشکر کے لوگوں نے حضرت عبداللہ بن حذافہ کے حکم کو ماننے میں اختلاف کیا کہ وہ آگ میں داخل ہوں یا نہ ہوں' تو اس وقت اس لشکر کے لوگوں کو چاہیے تھا کہ وہ اس معاملہ کو اللہ اور رسول کی طرف لوٹاتے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: پھر اگر کسی چیز میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو' یعنی اس معاملہ کو کتاب اور سنت کی طرف لوٹاؤ' یہ متقدمین میں سے مجاہد وغیرہ کا قول ہے اور یہ اللہ عزوجل کا حکم ہے کہ ہر وہ معاملہ جس میں لوگوں کا اختلاف ہو' خواہ وہ معاملہ اصولِ دین سے ہو یا فروعِ دین سے ہو' اس معاملہ کو کتاب اور سنت کی طرف لوٹا دیا جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِیْهِ مِنْ شَیْءٍ فَحُكْمُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ (الشوریٰ:۱۰) اور وہ معاملہ جس میں تم کچھ بھی اختلاف کرو تو اس کا فیصلہ اللہ ہی کی طرف ہے۔

پس جس چیز کا اللہ کی کتاب نے اور اس کے رسول کی سنت نے حکم دیا ہے' تو وہی حق ہے اور حق کے بعد باطل کے سوا اور کیا رہ جاتا ہے۔ (عمدۃ القاری ج ۱۸ ص ۲۳۶-۲۳۵' دارالکتب العلمیہ' بیروت' ۱۴۲۱ھ)

میں کہتا ہوں کہ لوگوں پر لازم ہے کہ جب ان کا کسی معاملہ میں اختلاف ہو تو وہ اس کو اپنے زمانے کے صاحبانِ علم اور اصحاب فتویٰ کے سامنے پیش کریں اور ان سے اس مسئلہ کا حل معلوم کریں اور اہلِ علم اور اہلِ فتویٰ حضرات کو چاہیے کہ وہ اس مسئلہ کا حل پہلے قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے تلاش کریں اور اگر وہاں انہیں اس مسئلہ کے متعلق کوئی تصریح نہ ملے تو پھر صحابہ کرام اور فقہاء تابعین کے اقوال اور ان کے تعامل میں اس مسئلہ کا حل تلاش کریں اور جب وہاں بھی اس کی تصریح نہ ملے تو پھر فقہاء احناف کی کتابوں میں اس مسئلہ کا حل تلاش کریں۔

Marfat.com

اس حدیث کی شرح' صحیح البخاری: ۱۸۸۴ میں گزر چکی ہے' تاہم بعض تفاصیل بیان کی جا رہی ہیں:

آیت مذکورہ میں مذکورہ منافقین کے مصداق کے متعلق مختلف روایات

امام ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ غزوۂ اُحد کے دن عبداللہ بن اُبی ابن سلول اپنے تین سو ساتھیوں کو لے کر لشکر اسلام سے نکل گئے۔

طیبہ: یہ مدینۃ النبی کے اسماء میں سے ایک اسم ہے۔

العوفی نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ یہ آیت مکہ میں رہنے والے ان لوگوں کے متعلق نازل ہوئی ہے جنہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا اور مشرکین کی مدد کرتے تھے' وہ کسی کام سے مکہ سے نکلے' انہوں نے کہا: اگر ہماری اصحاب محمد سے ملاقات ہوئی تو ہمیں ان سے کوئی خطرہ نہیں ہے اور جب مؤمنین کو یہ خبر پہنچی کہ وہ مکہ سے نکل گئے ہیں تو ان کی ایک جماعت نے کہا: ان خبیثوں کا پیچھا کرو اور ان کو قتل کر دو کیونکہ یہ تمہارے خلاف تمہارے دشمنوں کی مدد کرتے تھے اور مؤمنین کی دوسری جماعت نے کہا: کیا تم ان لوگوں کو قتل کرو گے جو تمہاری طرح کلمہ پڑھ چکے ہیں' صرف اس وجہ سے کہ انہوں نے ہجرت نہیں کی اور اپنے گھروں کو نہیں چھوڑا' کیا تم ان کے خون اور ان کے مال کو مباح قرار دو گے تو اس طرح مسلمانوں کی ان کے متعلق دو جماعتیں ہو گئیں اور رسول اللہ ﷺ ان کے پاس موجود تھے اور کسی فریق کو منع نہیں کیا' تب یہ آیت نازل ہوگئی: تمہیں کیا ہو گیا کہ منافقین کے متعلق تمہاری دو آراء ہو گئیں۔ (النساء: ۸۸)

اس حدیث کی امام ابن ابی حاتم نے روایت کی ہے اور زید بن اسلم نے ابن سعد بن معاذ سے یہ روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے منبر پر عبداللہ بن اُبی کے متعلق اپنی اہلیہ پر تہمت کے معاملہ میں عذر پیش کیا تو اوس اور خزرج آپس میں لڑ پڑے' تب یہ آیت نازل ہوئی۔ (عمدۃ القاری ج ۱۸ ص ۲۴۱-۲۴۰' دارالکتب العلمیہ' بیروت' ۱۴۲۱ھ)

١٦- بَابٌ ﴿وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ﴾ (النساء: ۸۳) اَیْ اَفْشَوْهُ .

اللہ تعالیٰ کے ارشاد: اور جب ان کے پاس امن یا خوف کی کوئی خبر آتی تو یہ اس کو پھیلا دیتے ہیں یعنی اس خبر کو افشاء کر دیتے ہیں (النساء: ۸۳) کی تفسیر

النساء: ۸۳ کی تفسیر کا خلاصہ

علامہ بدرالدین محمود بن احمد عینی حنفی متوفی ۸۵۵ھ لکھتے ہیں:

علامہ زمخشری نے کہا ہے: جب ان کے پاس کمزور مسلمان آتے جن کے پاس حالات کی خبر نہیں تھی اور نہ انہوں نے معاملات کی چھان بین کی تھی تو وہ رسول اللہ ﷺ کے لشکروں کی امن اور سلامتی کی یا خوف اور شکست کی خبر کو پھیلا دیتے اور ان کا یہ پھیلانا فساد کی نیت سے تھا اور اگر وہ اس خبر کو رسول اللہ ﷺ کی طرف یا بڑے بڑے صحابہ کی طرف پہنچا دیتے جو حالات کا تجزیہ کر سکتے تھے تو وہ اپنی ذہانت سے اور تدبر سے اور تجربہ سے اور دشمن کی چالوں کو سمجھنے کی مہارت سے اس خبر کی کوئی نہ کوئی تدبیر نکال لیتے۔

﴿یَسْتَنْبِطُوْنَهٗ﴾ (النساء: ۸۳) یَسْتَخْرِجُوْنَهٗ . "یستنبطونہ" اس کا معنی ہے کہ وہ اس مسئلہ کا کوئی حل نکال لیتے ہیں۔

امام بخاری نے یہ بتایا ہے کہ اس آیت میں "استنباط" کا معنی ہے: استخراج اور نکالنا' جیسے جب کنویں سے پانی نکالا جائے

Marfat.com

کہا جاتا ہے: ''استنبط الماء'' یعنی پانی نکال لیا گیا۔

﴿حَسِيْبًا﴾ (النساء:۸۶) كَافِيًا . ''حسیبًا'' اس کا معنی ہے: ''کافیًا''۔

امام بخاری نے اس تعلیق سے درج ذیل آیت کی تفسیر کی طرف اشارہ کیا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ○ (النساء:۸۶) بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا حساب لینے کے لیے کافی ہے○

﴿اِلَّآ اِنٰثًا﴾ (النساء:۱۱۷) يَعْنِي الْمَوَاتَ حَجَرًا اَوْ مَدَرًا وَّمَا اَشْبَهَهُ . ''الّا انــاثًــا'' اس کا معنی ہے: بے جان چیزیں' پتھر' مٹی کا ڈھیلا اور جو اس کے مشابہ ہو۔

امام بخاری نے اس تعلیق سے درج ذیل آیت کی تفسیر کی طرف اشارہ کیا ہے:

اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ (النساء:۱۱۷) یہ (مشرک) اللہ کے سوا صرف عورتوں کی عبادت کرتے ہیں۔

امام بخاری نے ''انــاثًــا'' کی تفسیر ''موات'' کے ساتھ کی ہے اور ''موات'' سے مراد حیوان کی ضد ہے' اس لیے امام بخاری نے کہا: پتھر یا ڈھیلا یا اس کے مشابہ چیز' اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ''انــاثًــا'' سے مراد اللات' العزّٰی اور منات ہیں اور یہی ان کے بت ہیں اور وہ یہ کہتے تھے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں اور یہ تفسیر بھی امام ابوعبیدہ سے منقول ہے۔

﴿مَرِيْدًا﴾ (النساء:۱۱۷) مُتَمَرِّدًا . ''مریدًا'' کا معنی ہے: ''متمردًا'' یعنی سرکش۔

امام بخاری نے اس تعلیق سے درج ذیل آیت کی تفسیر کی طرف اشارہ کیا ہے:

وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ○ (النساء:۱۱۷) اور یہ صرف سرکش شیطان ہی کی عبادت کرتے ہیں○

امام بخاری نے ''مریدًا'' کی تفسیر ''متمرد'' یعنی سرکش کے ساتھ کی ہے' قتادہ نے کہا: ''متمرد'' وہ شخص ہے جو دلیری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہو۔

﴿فَلَيُبَتِّكُنَّ﴾ (النساء:۱۱۹) بَتَّكَهُ قَطَّعَهُ . ''فلیبتکن بتکہ'' اس کا معنی ہے: اس کو کاٹ دیا۔

امام بخاری نے اس آیت سے درج ذیل آیت کی تفسیر کی طرف اشارہ کیا ہے:

فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ . (النساء:۱۱۹) تو وہ ضرور مویشیوں کے کان چیر ڈالیں گے۔

امام بخاری نے یہ اشارہ کیا ہے کہ ''فــلیبتــکــن' بتــکــہ'' سے ماخوذ ہے اور امام عبدالرزاق نے قتادہ سے یہ روایت کی ہے کہ مشرکین مویشیوں کے کان کاٹ دیتے تھے۔

﴿قِيْلًا﴾ (النساء:۱۲۲) وَقَوْلًا وَّاحِدٌ . ''قیلًا'' اور ''قولًا'' کا ایک معنی ہے۔

امام بخاری نے اس تعلیق سے درج ذیل آیت کی تفسیر کی طرف اشارہ کیا ہے:

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ○ (النساء:۱۲۲) اور اللہ سے زیادہ سچا کس کا قول ہے○

''قول'' اور ''قیل'' دونوں مصدر ہیں اور دونوں کا ایک معنی ہے اور ''قیلًا'' بھی اصل میں قول تھا' واؤ کا ماقبل مکسور تھا' اس لیے اس کو یاء سے تبدیل کر دیا۔

﴿طَبَعَ﴾ (النساء:۱۵۵) خَتَمَ . ''طبع'' کا معنی ہے: مہر لگا دی گئی۔

امام بخاری نے اس تعلیق سے درج ذیل آیت کی تفسیر کی طرف اشارہ کیا ہے:

Marfat.com

شرح صحیح مسلم

فرید بک سٹال

SHAIKH
.MOHAMMED.SHAKIL.
ON +91-9825036786 OR
factofislamsms.wordpress.com
Talib.e.ilm :
Madarsa.e.
Gulshan.e. Raza.
Narioli Street,
Surat, Gujarat, India.

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا
اور رسول تم کو جو احکام دیں ان کو قبول کرو اور جن کاموں سے تم کو منع کریں ان سے باز رہو

شرح صحیح مسلم

جلد اوّل

مقدمہ کتاب الایمان، کتاب الطہارۃ، کتاب الحیض، کتاب الصلوٰۃ

تصنیف

علاّمہ غلام رسول سعیدی

شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی ۳۸

ناشر

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اُردو بازار لاہور

SHAIKH .MOHAMMED.SHAKIL. ON +91-9825036786 OR factofislamsms.wordpress.com Talib.e.ilm : Madarsa.e. Gulshan.e. Raza. Navioli Street, Surat, Gujarat, India.

اوّل یہ کہ ایک مسلمان کو اپنے نوکر کے مرتبہ میں رکھے، اور اس کی ضرورت کے وقت اس کے سوال سے پہلے اپنا بچا ہوا مال اس کو دے دینے اور یہ ادنیٰ درجہ ہے، دوسرا مرتبہ یہ ہے کہ اس کو اپنی ذات کے مرتبہ میں رکھے اور اس کی ضرورت کو اپنی ضرورت سمجھے اور اپنے مال کو اس میں شریک رکھے، تیسرا مرتبہ یہ ہے کہ اس کی ضرورت کو اپنی ضرورت پر مقدم سکھے، اور اپنے آپ پر اس کو ترجیح دے اسی طرح اپنی ذات سے بھی ان تین مراتب سے اس کی مدد کرے۔

بَابُ بَيَانِ اَنَّ الدِّيْنَ النَّصِيْحَةُ

دین خیر خواہی ہے

۱۰۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِسُهَيْلٍ اِنَّ عَمْرًا حَدَّثَنَا عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْكَ قَالَ وَرَجَوْتُ اَنْ يُسْقِطَ عَنِّيْ رَجُلًا قَالَ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنَ الَّذِيْ سَمِعَهُ مِنْهُ اَبِيْ كَانَ صَدِيْقًا لَهُ بِالشَّامِ ثُمَّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ قُلْنَا لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ۔

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین خیر خواہی کا نام ہے ہم نے عرض کیا حضور کس کی خیر خواہی کریں، آپ نے فرمایا، اللہ کی، کتاب اللہ کی، رسول اللہ کی، ائمہ مسلمین کی اور عام مسلمانوں کی۔

۱۰۵- وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی اور فرمایا اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

۱۰۶- وَحَدَّثَنِيْ اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ سَمِعَهُ وَهُوَ يُحَدِّثُ اَبَا صَالِحٍ عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

امام مسلم نے تیسری سند بیان کی اور فرمایا اس سند کے ساتھ بھی حضرت تمیم داری سے یہ حدیث مروی ہے۔

۱۰۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر بیعت کی ہے۔

SHAIKH
.MOHAMMED.SHAKIL.
ON +91-9825036786 OR
factofislamsms.wordpress.com
Talib.e.ilm :
Madarsa.e.
Gulshan.e. Raza.
Narioli Street,
Surat,Gujarat,India.

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ سَمِعَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَى النُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَلَقَّنَنِي فِيمَا اسْتَطَعْتُ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ان کاموں کے کرنے کی بیعت کی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہر حکم دل سے سننا، ہر حکم پر عمل کرنا، ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنا، پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے ان تمام چیزوں پر بقدر استطاعت عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔

اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی کی تفصیل

اللہ تعالیٰ کی خیر خواہی کا مطلب ہے

اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی تمام صفات پر ایمان لانا اس کے تمام احکامات پر عمل کرنا اور در حقیقت یہ اپنے آپ سے خیر خواہی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی خیر خواہی سے مستغنی ہے اور کتاب اللہ سے خیر خواہی کا مطلب ہے کہ اس پر ایمان لائے، اس کی تعظیم کرے اس کی تلاوت کرے، اس کی آیات میں تدبر کرے اور اس کے مقتضیٰ پر عمل کرے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے خیر خواہی کا مطلب ہے آپ کی نبوت پر ایمان لائے آپکی دی ہوئی خبروں کی تصدیق اور آپ کے دیے ہوئے احکام پر عمل کرے، آپ کی تعظیم و توقیر کرے۔ آپ کے دوستوں سے محبت اور آپ کے دشمنوں سے عداوت رکھے، ائمہ مسلمین سے مراد اگر حکام ہیں تو اس کا مطلب ہے نیکی میں ان کی اطاعت کرے، ان کے خلاف بغاوت نہ کرے اور اگر مجتہدین یا اصحاب فتاویٰ علماء مراد ہیں تو مطلب یہ ہے کہ ان کی تقلید کرے اور ان کے فتووں پر عمل کرے اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی یہ ہے کہ دنیا اور آخرت میں ان کی خیر کی طرف رہنمائی کرے، ان کی مصیبت اور تکلیف کو دور کرے۔ ان کے عیوب کی پردہ پوشی کرے، ان کی جان و مال اور عزت کی حفاظت کرے اور ان کو فائدہ پہنچائے۔

بَابُ ۲۳ بَيَانِ نُقْصَانِ الْإِيْمَانِ بِالْمَعَاصِي وَنَفْيِهٖ عَنِ الْمُتَلَبِّسِ بِالْمَعْصِيَةِ عَلٰى إِرَادَةِ نَفْيِ كَمَالِهٖ

گناہوں سے ایمان کامل میں کمی اور گناہ کے ارتکاب کے وقت ایمان کامل کا منتفی ہونا

سعید الحق
فی تخریج
جاء الحق

سعید الحق فی تخریج
جاء الحق

مصنف

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق و تخریج مع مزید دلائل

علامہ ابو العباس سعید اللہ خان قادری

باہتمام

حافظ محمد جمیل قادری، محمد نواز تنولی

(ڈپٹی ایڈیٹر ماہنامہ سبب کراچی)

مکتبہ غوثیہ

نزد جامعۃ الفاطمہ للبنات، بالمقابل مین گیٹ عسکری پارک یونیورسٹی روڈ کراچی۔
فون: 021-34926110/34910584
0300-2196801

SHAIKH
.MOHAMMED.SHAKIL.
ON +91-9825036786 OR
factofislamsms.wordpress.com
Talib.e.ilm :
Madarsa.e.
Gulshan.e. Raza.
Narioli Street,
Surat,Gujarat,India.

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: .... سعید الحق فی تخریج جاء الحق

مصنف: .... علامہ ابوالعباس سعید اللہ خان قادری

باہتمام: .... محمد نواز تنولی
محمد جمیل قادری (ڈپٹی ایڈیٹر ماہنامہ سبب کراچی)

زیرِ سرپرستی: سید شاہ تراب الحق قادری (امیر جماعت اہلسنت کراچی) ثروت اعجاز قادری (سربراہ سنی تحریک) طارق محبوب (سربراہ انجمن نوجوانانِ اسلام)

بتعاون: شبیر ابوطالب (حق ٹی وی) محمد ہاجرہ بی بی (سجادہ نشین دربار حقانیہ کراچی) محمد کامران

زیرِ نگرانی: علامہ سید مظفر حسین شاہ قادری (مقرر، شعلہ بیاں)
علامہ سراج اختر القادری

لیگل ایڈوائزر: ایڈوکیٹ جاوید تنولی (ہائی کورٹ) ایڈوکیٹ سہیل بیگ نوری،
ایڈوکیٹ اشفاق تنولی

کمپیوٹر کوڈ: M153

SHAIKH
.MOHAMMED.SHAKIL.
ON +91-9825036786 OR
factofislamsms.wordpress.com
Talib.e.ilm :
Madarsa.e.
Gulshan.e. Raza.
Narioli Street,
Surat, Gujarat, India.

تقلید کی بحث

تقلید کے باب میں پانچ باتیں خیال میں رہنا ضروری ہیں (۱) تقلید کے معنی اور اس کی قسمیں (۲) تقلید کونسی ضروری ہے اورکونسی منع (۳) تقلید کس پر لازم ہے اورکس پرنہیں (۴) تقلید کے واجب ہونے دلائل (۵) تقلید پر اعتراضات اور ان کے مکمل جوابات۔اس لئے اس بحث کے پانچ باب کئے جاتے ہیں۔

حاشیہ......☆ ••

غیر مقلدیت ایک ایسا فتنہ ہے جس نے بیشتر مقامات پرلوگوں کوآزمائش اور پریشانی میں مبتلاء کررکھا ہے اس جماعت کے لوگ جہاں کہیں جاتے ہیں وہاں کی اچھی خاصی پرسکون فضا میں ہنگامہ اور شورش برپر کردیتے ہیں اختلافی مسائل کوہوادے کر ماحول کوگرم کرنا اس جماعت کے بہت سے افراد کا خاص مشغلہ ہے۔ہندوستان میں ۱۲۲۵ھ کے میں یہ نیا فرقہ ظاہر ہوا جس کے بانی عبدالحق بنارسی تھے یہ لوگ تقلید کو شرک کہتے ہیں اور مذاہب اربعہ کومشرک فرقہ کہتے ہیں اور اپنے آپ کو ناجی گروہ کہتے ہیں۔

شروع دور میں اگرچہ بہت سے مجتہدین امت گزرے ہیں لیکن ان سب کی الگ الگ باقاعدہ اس انداز میں فقہ کی تدوین نہیں ہوسکی کہ ان کی تقلید کرنے والا دوسروں سے بے نیاز ہوجائے۔یہ فخر واتمیاز اللہ تعالیٰ نے حضرات ائمہ اربعہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ، امام مالک رضی اللہ عنہ، امام شافعی رضی اللہ عنہ اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کوعطا فرمایا ہے۔کہ ان میں سے ہرایک کے مذہب کی جزئیات اور اصول اس انداز میں مدون ہوئے کہ جوشخص دین کے جس مسئلہ میں رہنمائی چاہے اس کو ہر مذہب میں رہنمائی مل سکتی ہے۔

لیکن یہ ظالم غیر مقلدین ان اماموں کو طاغوت کہتے ہیں اور مقلدین کومشرک کہتے ہیں یہ لوگ خود بھی گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔اس لئے تقریباً تمام محدثین وفقہاء کرام مقلدین ہیں اور ان گمراہوں کے فتویٰ سے یہ تمام کافر ہوئے۔

ان هذا المذاهب الاربعة المدونة المحررة قد اجتمعت الامة او من يعتد منها على جواز تقليدها الى يومنا هذا۔ وفى ذالك من المصالح مالا يخفى لاسيما فى هذه الايام التى قصرت فيها الهمم جدا فاشربت النفوس الهوى واعجب كل ذى راى برايه۔

ترجمہ: یہ چاروں مذاہب جومدون ومرتب ہیں ان کی تقلید پر آج تک امت کے معتبر افراد کا اتفاق چلا آرہا ہے۔اوراس میں جو مصالح ہیں وہ مخفی نہیں خاص کر اس زمانہ میں جبکہ لوگوں کی ہمتیں کوتاہ ہوگئی ہیں اور خواہش نفس لوگوں کے قلوب میں جاگزیں ہوچکی ہے اور اپنی رائے کو ہی اچھا سمجھنے کا دوردورہ ہے۔

(حجۃ اللہ البالغہ ج ۱ ص ۱۵۴)

علامہ آمدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

انه لم تزل العامة فى زمن الصحابة والتابعين قبل حدوث المخالفين يستفتون المجتهدين

SHAIKH
.MOHAMMED.SHAKIL.
ON +91-9825036786 OR
factofislamsms.wordpress.com
Talib.e.ilm :
Madarsa.e.
Gulshan.e. Raza.
Narioli Street,
Surat, Gujarat, India.

باب اوّل

تقلید کے معنی اور اس کے اقسام

تقلید کے دو معنی ہیں۔ ایک لغوی۔ دوسرے شرعی۔ لغوی معنی ہیں۔ قلادہ در گردن بستن گلے میں ہار یا پٹہ ڈالنا۔ تقلید کے شرعی معنی یہ ہیں کہ کسی کے قول وفعل کو اپنے پر لازم شرعی جاننا یہ سمجھ کر کہ اس کا کلام اور اس کا کام ہمارے لئے حجت ہے کیونکہ یہ شرعی محقق ہے۔ جیسے کہ ہم مسائل شرعیہ میں امام صاحب کا قول وفعل اپنے لئے دلیل سمجھتے ہیں اور دلائل شرعیہ میں نظر نہیں کرتے۔

حاشیہ حسامی باب متابعت رسول اللہ ﷺ میں صفحہ ۸۶ پر شرح مختصر المنار سے نقل کیا اور یہ عبارت نور الانوار بحث تقلید میں بھی ہے:

التقلید اتباع الرجل غیرہ فیما سمعہ یقول او فی فعلہ علی زعم انہ محق بلا نظر فی الدلیل۔

ترجمہ: تقلید کے معنی ہیں کسی شخص کا اپنے غیر کی اطاعت کرنا اس میں جو اس کو کہتے ہوئے یا کرتے ہوئے سن لے یہ سمجھ کر کہ وہ اہل تحقیق میں سے ہے بغیر دلیل میں نظر کئے ہوئے۔

(حسامی شرح نامی ص ۱۹۰ مطبع مجتبائی دہلی)

حاشیہ......☆ ••

ویتبعونهم فی احکام الشریعة۔

ترجمہ: مخالفین کے ظہور سے قبل صحابہ وتابعین کے دور میں عام معمول یہ تھا کہ لوگ مجتہدین سے مسائل دریافت کرتے اور احکام شریعت میں ان کی پیروی کرتے تھے۔

(الاحکام فی اصول الاحکام ج ۴ ص ۱۹۸ مطبوعہ موسسۃ الحلبی القاھرۃ)

تقلید کا لغوی معنی قلادہ ہے قلادہ پٹے اور ہار کو کہتے ہیں اگر جانور کے گلے میں ہو تو پٹہ انسان کے گلے میں ہو تو ہار۔ اب قرینہ اور موقعہ کے لحاظ سے الگ الگ چیز کو کہتے ہیں یعنی قلادہ جب حیوان کے گلے میں ڈالا جائے تو پٹہ کہلاتا ہے اور اگر انسان کے گلے میں ہو تو ہار کہا جاتا ہے۔

والقلادة ما جعل فی العنق یکون للانسان والفرس والکلب التی تهدی ونحوها۔

(لسان العرب ج ۳ ص ۳۶۶ مطبوعہ دار صادر بیروت)

منجد میں ہے:

القلادة قلائد وقلاد ما جعل فی العنق من الحلی۔

(منجد ج ۱ ص ۶۳۹ مطبوعہ ایران)

حدیث مبارکہ میں بھی اس کا ذکر ہے:

استعارت من اسماء قلادة۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اسماء رضی اللہ عنہا سے ہار مانگا تھا۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۸ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

نیز امام غزالی کتاب المستصفی جلد دوم صفحہ ۳۸۷ مطبوعہ مصر میں فرماتے ہیں التقلید ھو قبول قول بلا حجة۔

مسلم الثبوت میں ہے:

التقلید العمل بقول الغیر من غیر حجته۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر بیان ہوا اس تعریف سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام کی اطاعت کرنے کو تقلید نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ ان کا ہر قول و فعل دلیل شرعی ہے تقلید میں ہوتا ہے۔ دلیل شرعی کو نہ دیکھنا۔ لہذا ہم حضور علیہ السلام کے امتی کہلائیں گے نہ کہ مقلد۔ اسی طرح صحابہ کرام وآئمہ دین حضور علیہ السلام کے امتی ہیں نہ کہ مقلد اسی طرح عالم کی اطاعت جو عام مسلمان کرتے ہیں اس کو بھی تقلید نہ کہا جائے گا کیونکہ کوئی بھی ان عالموں کی بات یا ان کے کام کو اپنے لئے حجت نہیں بناتا۔ بلکہ یہ سمجھ کر ان کی بات مانتا ہے کہ مولوی آدمی ہیں کتاب سے دیکھ کر کہہ رہے ہوں گے اگر ثابت ہو جائے کہ ان کا یہ فتویٰ غلط تھا کتب فقہ کے خلاف تھا تو کوئی بھی نہ مانتے بخلاف قول امام ابوحنیفہ کے کہ اگر وہ حدیث یا قرآن یا اجماع امت دیکھ کر مسئلہ فرمادیں تو بھی قبول اور اگر اپنے قیاس سے حکم دیں تو بھی قبول ہوگا یہ فرق ضرور یاد رہے۔

حاشیہ......☆ ••

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں۔

الامام العلامة المغرب شیخ الاسلام ابو عمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر بن عاصم النمری الاندلیسی القرطبی المالکی۔

(سیر اعلام النبلاء ج ۱ص ۴۴۰۔۴۴۱ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

النواوی الامام الحافظ الاوحد القدوة شیخ الاسلام علم الاولیاء محی الدین ابوزکریا یحیی بن شرف بن مری الحزامی الحورانی الشافعی صاحب التصانیف النافعة۔

(تذکرۃ الحفاظ ج ۴ص ۱۴۷۰ برقم ۱۱۶۲ مطبوعہ دار صمیعی الریاض)

وامام الشافعیة بیغداد ابو اسحاق المروزی۔

(تذکرۃ الحفاظ ج ۳ص ۸۵۵ مطبوعہ دار صمیعی الریاض)

البغوی الامام الحافظ الفقیه المجتهد محیی السنة ابو محمد الحسین بن مسعود بن محمد الفراء الشافعی صاحب معالم التنزیل......۔

(تذکرۃ الحفاظ ج ۴ص ۱۲۵۷ برقم ۱۰۶۲ مطبوعہ دار صمیعی الریاض)

المزی شیخنا الامام العالم الحبر الحافظ الاوحد محدث الشام جمال الدین ابو الحجاج یوسف بن الزکی عبدالرحمن بن یوسف القضاعی الدمشقی الشافعی۔

(تذکرۃ الحفاظ ج ۴ص ۱۴۹۸ برقم ۱۱۷۶ مطبوعہ دار صمیعی الریاض)

الحمیدی الامام العلم ابوبکر عبداللہ بن الزبیر القرشی الاسدی الحمیدی المالکی۔

(تذکرۃ الحفاظ ج ۲ص ۴۱۳ برقم ۴۱۹ مطبوعہ دار صمیعی الریاض)

ابن دقیق العید الامام الفقیه المجتهد المحدث الحافظ العلامة شیخ الاسلام تقی الدین ابو الفتح محمد بن علی بن وھب بن مطیع القشیری المنفلوطی الصعیدی المالکی والشافعی۔

(تذکرۃ الحفاظ ج ۴ص ۱۴۸۱ برقم ۱۱۶۸ مطبوعہ دار صمیعی الریاض)

SHAIKH
.MOHAMMED.SHAKIL.
ON +91-9825036786 OR
factofislamsms.wordpress.com
Talib.e.ilm :
Madarsa.e.
Gulshan.e. Raza.
Navioli Street,
Surat, Gujarat, India.

تقلید دوطرح کی ہے۔ تقلید شرعی اور غیر شرعی۔ تقلید شرعی تو شریعت کے احکام میں کسی کی پیروی کرنے کو کہتے ہیں جیسے روزے، نماز، حج، زکوۃ وغیرہ کے مسائل میں آئمہ دین کی اطاعت کی جاتی ہے اور تقلید غیر شرعی دنیاوی باتوں میں کسی کی پیروی کرنا ہے جیسے طبیب لوگ علم طب میں بوعلی سینا کی اور شاعر لوگ داغ امیر یا مرزا غالب کی یا نحوی وصرفی لوگ سیبویہ اور خلیل کی پیروی کرتے ہیں اسی طرح ہر پیشہ اور پیشہ میں اس فن کے ماہرین کی پیروی کرتے ہیں یہ تقلید دنیاوی ہے۔

صوفیائے کرام جو وظائف واعمال میں اپنے مشائخ کے قول وفعل کی پیروی کرتے ہیں وہ تقلید دینی تو ہے مگر تقلید شرعی نہیں بلکہ تقلید فی الطریقت ہے اس لئے یہ شرعی مسائل حرام وحلال میں تقلید نہیں ہاں جس چیز میں تقلید ہے وہ دینی کام ہے۔

تقلید غیر شرعی اگر شریعت کے خلاف ہے تو حرام ہے اگر خلاف اسلام نہ ہو تو جائز ہے بوڑھی عورتیں اپنے باپ داداؤں کی ایجاد کی ہوئی شادی غمی کی ان رسموں کی پابندی کریں جو خلاف شریعت ہیں تو حرام ہے طبیب لوگ جو طبی مسائل میں بوعلی سینا وغیرہ کی پیروی کریں جو کہ مخالف اسلام نہ ہوں تو جائز ہے اسی پہلی قسم کی حرام تقلید کے بارے میں قرآن کریم جگہ جگہ ممانعت فرماتا ہے اور ایسی تقلید کرنے والوں کی برائی فرماتا ہے۔

ولا تطع من اغفلنا قلبه عن ذكرنا واتبع هواه وكان امره فرطا۔

ترجمہ: اور اس کا کہانہ مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کردیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا اور اس کا کام حد سے گزر گیا۔

(پارہ ۱۵ سورۃ الکہف آیت نمبر ۲۸)

وان جاهدك على ان تشرك بى ما ليس لك به علم فلا تطعهما۔

ترجمہ: اور اگر وہ تجھ سے کوشش کریں کہ تو میرا شریک ٹھہرا اس کو جس کا تجھ کو علم نہیں تو ان کا کہانہ مان۔

(پارہ ۲۱ سورۃ لقمان آیت نمبر ۱۵)

واذا قيل لهم تعالوا الى ما انزل الله والى الرسول قالوا حسبنا ما وجدنا عليه اباء نا اولو كان اباوهم لا يعلمون شيئا ولا يهتدون۔

ترجمہ: اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ اس طرف جو اللہ نے اتارا اور رسول کی طرف کہیں ہم کو وہ بہت ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔ اگرچہ ان کے باپ دادا کچھ نہ جانیں اور نہ راہ پر ہوں۔

(پارہ ۷ سورۃ ۵ آیت نمبر ۱۰۴)

حاشیہ......☆

شیخ الاسلام حافظ الحدیث امام ابو اسماعیل عبداللہ بن محمد بن علی الھروی متوفی ۴۸۱ھ کے بارے میں امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ کہ وہ حنبلی ہونے کے ساتھ منبر پر اس کی وصیت بھی کرتے تھے:

انا حنبلى ما حيث وان امت
فوصيتى للناس ان يتحنبلوا

ترجمہ: میں حنبلی ہوں جب تک زندہ رہوں اور جب مرگیا تو لوگوں کو میری یہی وصیت ہے کہ حنبلی ہوجائیں۔

(تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۱۱۸۶ مطبوعہ دار صمیعی الریاض)

یہ ایک مختصر سی جھلک تھی جو آپ نے ملاحظہ فرمائی اس لیے یہ بیان ختم ہونے والا نہیں اس کو پورا بیان نہیں کیا جاسکتا ہے بارہویں صدی تک عدم تقلید کا کوئی چرچا نہیں تھا اب غیر مقلدین بتائے کیا یہ تمام فقہاء کرام مشرک تھے۔

واذا قیل لهم اتبعوا ما انزل الله قالوا بل نتبع ما الفينا عليه اباء نا۔

ترجمہ: اور جب ان سے کہا جاوے کہ اللہ کے اتارے ہوئے پر چلو تو کہیں گے ہم تو اس پر چلیں گے جس پر اپنے باپ دادا کو پایا۔

(پارہ ۲ سورہ ۲ آیت نمبر ۱۷۰)

ان میں اور ان جیسی آیتوں میں اسی تقلید کی برائی فرمائی گئی ہے جو شریعت کے مقابلہ میں جاہل باپ داداؤں کے حرام کاموں میں کی جاوے کہ چونکہ ہمارے باپ دادا ایسا کرتے تھے ہم بھی ایسا کریں گے چاہے یہ کام جائز ہو یا ناجائز۔ رہی شرعی تقلید اور آئمہ دین کی اطاعت اس سے ان آیات کو کوئی تعلق نہیں ان آیتوں سے تقلید آئمہ کو شرک یا حرام کہنا محض بے دینی ہے۔ اس کا بہت خیال رہے۔

☆......☆

دوسرا باب

کن مسائل میں تقلید کی جاتی ہے کن میں نہیں

تقلید شرعی میں کچھ تفصیل ہے شرعی مسائل تین طرح کے ہیں (۱) عقائد (۲) وہ احکام جو صراحۃً قرآن پاک یا حدیث شریف سے ثابت ہوں اجتہاد کو ان میں دخل نہ ہو (۳) وہ احکام جو قرآن یا حدیث سے استنباط و اجتہاد کر کے نکالے جائیں۔

عقائد میں کسی کی تقلید جائز نہیں۔ تفسیر روح البیان آخر سورہ ہود زیر آیت نصیبهم غير منقوض (پارہ ۱۲ سورہ ۱۱ آیت نمبر ۱۰۹) میں ہیں وفی الاية ذم التقليد وهو قبول قول الغير بلا دليل وهو جائز فی الفروع والعمليات ولا يجوز فی اصول الدين والاعتقاديات بل لا بد من النظر والاستدلال (تفسیر روح البیان ج ۴ ص ۲۵۰ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت) اگر کوئی ہم سے پوچھے کہ توحید و رسالت وغیرہ تم نے کیسے مانی تو یہ نہ کہا جاوے گا کہ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے فرمانے سے یا کہ فقہ اکبر سے بلکہ دلائل توحید و رسالت سے کیونکہ عقائد میں تقلید نہیں ہوتی۔

مقدمہ شامی بحث تقلید المفضول الافضل میں ہے۔

(عن معتقدنا) ای عما نعتقده من غير المسائل الفرعية مما يجب اعتقاده على كل مكلف بلا تقليد لاحد وهو ما عليه اهل السنة والجماعة وهم الاشاعرة والماتريدية۔

ترجمہ: یعنی جن کا ہم اعتقاد رکھتے ہیں فرعی مسائل کے علاوہ کہ جن کا اعتقاد رکھنا ہر مکلف پر بغیر کسی کی تقلید کے واجب ہے وہ عقائد وہ ہی ہیں جن اہل سنت والجماعت ہیں اور اہل سنت اشاعرہ اور ماتریدیہ ہیں۔

(رد المحتار علی در المختار بحث تقلید المفضول الافضل ج ۱ ص ۳۶ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

نیز تفسیر کبیر پارہ دس زیر آیت فاجره حتى يسمع كلام الله (پارہ ۱۰ سورہ ۹ آیت نمبر ۶) میں ہے هذه الاية تدل على ان التقليد غير كاف فی الدين وانه لابد من النظر والاستدلال (ترجمہ:...... یہ آیہ کریمہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اصول دین میں تقلید غیر کافی ہے اور اس میں نظر و استدلال ضروری ہے۔ تفسیر کبیر ج ۱۵ ص ۲۲۸ سعید اللہ) صریح احکام میں بھی کسی کی تقلید جائز نہیں۔ پانچ نمازیں، نماز کی رکعتیں، تیس روزے میں کھانا پینا حرام ہونا یہ وہ مسائل ہیں جن کا ثبوت نص سے صراحۃ ہے اس لئے یہ نہ کہا

SHAIKH .MOHAMMED.SHAKIL. ON +91-9825036786 OR factofislamsms.wordpress.com Talib.e.ilm : Madarsa.e. Gulshan.e. Raza. Navioli Street, Surat, Gujarat, India.

جائے گا کہ نمازیں پانچ اس لئے ہیں یا روزے ایک ماہ کے اس لئے ہیں کہ فقہ اکبر میں لکھا ہے یا امام ابوحنیفہ نے فرمایا ہے بلکہ اس کے لئے قرآن وحدیث سے دلائل دیئے جائیں گے۔

جو مسائل قرآن وحدیث یا اجماع امت سے اجتہاد واستنباط کر کے نکالے جائیں۔ان میں غیر مجتہد پر تقلید کرنا واجب ہے مسائل کی جو ہم نے تقسیم کردی اور بتادیا کہ کون سے مسائل تقلیدیہ ہیں اور کون سے نہیں اس کا بہت لحاظ رہے بعض موقعہ پر غیر مقلد اعتراض کرتے ہیں کہ مقلد کو حق نہیں ہوتا کہ دلائل سے مسائل نکالے پھر تم لوگ نماز روزے کے لئے قرآنی آئتیں یا احادیث کیوں پیش کرتے ہو اس کا جواب بھی اس امر میں آگیا کہ روزہ نماز کی فرضیت تقلیدی مسائل سے نہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ سوائے احکام خبر وغیرہ میں تقلید نہ ہوگی۔جیسے کہ کفر یزید وغیرہ۔ نیز قیاسی مسائل میں فقہاء کا قرآن وحدیث سے دلائل پیش کرنا صرف مانے ہوئے مسائل کی تائید کیلئے ہوتا ہے وہ مسائل پہلے ہی سے قول امام سے مانے ہوئے ہوتے ہیں تو بلا نظر فی الدلیل کے یہ معنی نہیں کہ مقلد دلائل دیکھے ہی نہیں بلکہ یہ دلائل سے مسائل حل نہ کرے۔

تیسرا باب

کس پر تقلید کرنا واجب ہے اور کس پر نہیں

مکلف مسلمان دو طرح کے ہیں ایک مجتہد۔دوسرے غیر مجتہد۔ مجتہد وہ ہے جس میں اس قدر علمی لیاقت اور قابلیت ہو کہ قرآنی اشارات ورموز سمجھ سکے اور کلام کے مقصد کو پہچان سکے اس سے مسائل نکال سکے۔ ناسخ ومنسوخ کا پورا علم رکھتا ہو۔علم صرف ونحو وبلاغت وغیرہ میں اس کو پوری مہارت حاصل ہو احکام کی تمام آیتوں اور احادیث پر اس کی نظر ہو۔اس کے علاوہ ذکی اور خوش فہم ہو دیکھو تفسیرات احمدیہ وغیرہ جو کہ اس درجہ پر نہ پہنچا ہو وہ غیر مجتہد یا مقلد ہے۔غیر مجتہد پر تقلید ضروری ہے۔مجتہد کے لئے تقلید منع۔مجتہد کے چھ طبقے ہیں (۱) مجتہد فی الشرع (۲) مجتہد فی المذہب (۳) مجتہد فی المسائل (۴) اصحاب التخریج (۵) اصحاب الترجیح (۶) اصحاب التمیز (مقدمہ شامی بحث طبقات الفقہاء)

(۱) مجتہد فی الشرع وہ حضرات ہیں جنہوں نے اجتہاد کرنے کے قواعد بنائے۔جیسے چاروں امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم اجمعین۔

(۲) مجتہد فی المذہب وہ حضرات ہیں جو ان اصول میں تقلید کرتے ہیں اور ان اصول سے مسائل شرعیہ فرعیہ خود استنباط کر سکتے ہیں جیسے امام ابو یوسف ومحمد ابن مبارک رحمہم اللہ اجمعین۔کہ یہ قواعد میں حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلد ہیں اور مسائل میں خود مجتہد۔

(۳) مجتہد فی المسائل وہ حضرات ہیں جو قواعد اور مسائل فرعیہ دونوں میں مقلد ہیں۔مگر وہ مسائل جن کے متعلق آئمہ کی تصریح نہیں ملتی۔ان کو قرآن وحدیث وغیرہ دلائل سے نکال سکتے ہیں۔جیسے امام طحاوی اور قاضی خان شمس الآئمہ سرخسی وغیرہم۔

(۴) اصحاب التخریج وہ حضرات ہیں جو اجتہاد تو بالکل نہیں کر سکتے ہاں آئمہ میں سے کسی کے مجمل قول کی تفصیل فرما سکتے ہیں جیسے امام کرخی وغیرہ۔

(۵) اصحاب الترجیح وہ حضرات ہیں جو امام صاحب کی چند روایات میں سے بعض کو ترجیح دے سکتے ہیں یعنی اگر کسی مسئلہ میں حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دو قول روایت میں آئے تو ان میں سے کس کو ترجیح دیں۔یہ وہ کر سکتے ہیں۔اسی طرح جہاں امام صاحب

SHAIKH .MOHAMMED.SHAKIL. ON +91-9825036786 OR factofislamsms.wordpress.com Talib.e.ilm : Madarsa.e. Gulshan.e. Raza. Navioli Street, Surat, Gujarat, India.

اورصاحبین کا اختلاف ہوتو کسی کے قول کو ترجیح دے سکتے ہیں کہ ہذا اولی یا ہذا اصح وغیرہ جیسے صاحب قدوری اورصاحب ہدایہ۔

(٦) اصحاب تمیز وہ حضرات ہیں جو ظاہر مذہب اور روایات نادرہ اسی طرح قول ضعیف اور قوی اور اقوی میں فرق کر سکتے ہیں کہ اقوال مردودہ روایات ضعیفہ کو ترک کر دیں۔ اور صحیح روایات اور معتبر قول کو لیں جیسے کہ صاحب کنز اور صاحب درمختار وغیرہ۔

(ردالمحتار ج ا ص ۷۷ مطبوعہ استانبول)

جن میں ان چھ وصفوں میں سے کچھ بھی نہ ہوں۔ وہ مقلد محض ہیں۔ جیسے ہم اور ہمارے زمانے کے عام علماء کہ ان کا صرف یہ ہی کام ہے کہ کتاب سے مسائل دیکھ کر لوگوں کو بتادیں۔

ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ مجتہد کو تقلید کرنا حرام ہے تو ان چھ طبقوں میں جو صاحب ہیں جس درجہ کے مجتہد ہوں گے۔ وہ اس درجہ سے کسی کی تقلید نہ کریں گے۔ اور اس سے اوپر والے درجہ میں مقلد ہوں گے جیسے امام ابو یوسف ومحمد رحمہما اللہ تعالیٰ کہ یہ حضرات اصول اور قواعد میں تو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد ہیں اور مسائل میں چونکہ خود مجتہد ہیں۔ اس لئے ان میں مقلد نہیں۔

ہماری اس تقریر سے غیر مقلدوں کا یہ سوال بھی اٹھ گیا کہ جب امام ابو یوسف ومحمد علیہما الرحمۃ حنفی ہیں اور مقلد ہیں تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی جگہ جگہ مخالفت کیوں کرتے ہیں۔ تو یہ ہی کہا جاوے گا کہ اصول وقواعد میں یہ حضرات مقلد ہیں۔ اس میں مخالفت نہیں کرتے اور فرعی مسائل میں مخالفت کرتے ہیں اس میں خود مجتہد ہیں۔ وہ کسی کے مقلد نہیں۔

یہ سوال بھی اٹھ گیا کہ تم بہت سے مسائل میں صاحبین کے قول پر فتویٰ دیتے ہو اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کو چھوڑتے ہو پھر تم حنفی کیسے؟ جواب آ گیا کہ بعض درجہ کے فقہاء اصحاب ترجیح بھی ہیں جو چند قولوں میں سے بعض کو ترجیح دیتے ہیں اسی لئے ہم کو ان فقہاء کا ترجیح دیا ہوا جو قول ملا اس پر فتویٰ دیا گیا یہ سوال بھی اٹھ گیا کہ تم اپنے کو حنفی پھر کیوں کہتے ہو۔ یوسفی یا محمدی یا ابن مبارکی کہو! کیونکہ بہت سی جگہ تم ان کے قول پر عمل کرتے ہو امام ابو حنیفہ کا قول چھوڑ کر۔ جواب یہ ہی ہوا کہ چونکہ ابو یوسف ومحمد ابن مبارک رحمہم اللہ تعالیٰ کے تمام اقوال امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے اصول اور قوانین پر بنے ہیں۔ لہٰذا ان میں سے کسی بھی قول کو لینا درحقیقت امام صاحب ہی کے قول کو لینا ہے جیسے حدیث پر عمل درحقیقت قرآن پر ہی عمل ہے کہ رب تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے مثلاً امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ کوئی حدیث صحیح ثابت ہو جاوے تو وہ ہی میرا مذہب ہے۔ اب اگر کوئی محقق فی المذاہب کوئی صحیح حدیث پا کر اس پر عمل کرے تو وہ اس سے غیر مقلد نہ ہوگا۔ بلکہ حنفی رہے گا کیونکہ اس نے اس حدیث پر امام صاحب کے اس قاعدے سے عمل کیا یہ پوری بحث دیکھو مقدمہ شامی مطلب صح من الامام اذا صح الحديث فهو مذهبي (ردالمحتار ج ا ص ۶۳ مطبوعہ استانبول) امام صاحب کے اس قول کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جب کوئی حدیث صحیح ثابت ہوئی ہے تو وہ میرا مذہب بنی یعنی ہر مسئلہ اور ہر حدیث میں میں نے بہت جرح قدح اور تحقیق کی ہے تب اسے اختیار کیا چنانچہ حضرت امام کے یہاں ہر مسئلہ کی بڑی چھان بین ہوتی تھی۔ مجتہد شاگردوں سے نہایت تحقیقی گفتگو کے بعد اختیار فرمایا جاتا تھا۔

اگر یہ مختصری تقریر خیال رکھی گئی تو بہت مشکلوں کو انشاء اللہ حل کر دے گی اور بہت کام آ وے گی بعض غیر مقلد کہتے ہیں کہ ہم میں اجتہاد کرنے کی قوت ہے لہٰذا ہم کسی کی تقلید نہیں کرتے۔ اس کے لئے بہت طویل گفتگو کی ضرورت نہیں۔ صرف یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ اجتہاد کے لئے کس قدر علم کی ضرورت ہے اور ان حضرات کو وہ قوت علمی حاصل ہے یا نہیں۔

SHAIKH .MOHAMMED.SHAKIL. ON +91-9825036786 OR factofislamsms.wordpress.com Talib.e.ilm : Madarsa.e. Gulshan.e. Raza. Navioli Street, Surat, Gujarat, India.

حضرت امام رازی، امام غزالی وغیرہ امام ترمذی وامام ابوداؤد وغیرہ حضور غوث پاک۔ حضرت بایزید بسطامی۔ شاہ بہاء الحق نقشبند اسلام میں ایسے پایہ کے علماء اور مشائخ گزرے کہ ان پر اہل اسلام جس قدر بھی فخر کریں کم ہے۔ مگر ان حضرات میں سے کوئی صاحب بھی مجتہد نہ ہوئے بلکہ سب مقلد ہی ہوئے خواہ امام شافعی کے مقلد ہوں۔ یا امام ابوحنیفہ کے رضی اللہ عنہم اجمعین۔ زمانہ موجودہ میں کون ان کی قابلیت کا ہے جب ان کا علم مجتہد بننے کے لئے کافی نہ ہوا۔ تو جن بے چاروں کو ابھی حدیث کی کتابوں کے نام لینا بھی نہ آتے ہوں وہ کس شمار میں ہیں۔

ایک صاحب نے دعویٰ اجتہاد کیا میں نے ان سے صرف اتنا پوچھا کہ سورۃ تکاثر سے کس قدر مسائل آپ نکال سکتے ہیں اور اس میں حقیقت مجاز، صریح، وکنایہ ظاہر ونص کتنے ہیں۔ ان بے چارے نے ان چیزوں کے نام بھی نہ سنے تھے۔

چوتھا باب

تقلید واجب ہونے کے دلائل میں

اس باب میں ہم دو فصلیں لکھتے ہیں۔ پہلی فصل میں تو مطلقاً تقلید کے دلائل ہیں۔ دوسری میں تقلید شخصی کے دلائل۔

فصل اول: تقلید کا واجب ہونا قرآنی آیات اور احادیث صحیحہ اور عمل امت اور اقوال مفسرین سے ثابت ہے۔ تقلید مطلقاً بھی اور تقلید مجتہدین بھی ہر ایک تقلید کا ثبوت ہے۔

اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔

ترجمہ: ہم کو سیدھا راستہ چلا۔ ان کا راستہ جن پر تو نے احسان کیا۔

(سورۃ فاتحہ پارہ ۱ آیت نمبر ۵)

اس سے معلوم ہوا کہ صراط مستقیم وہی ہے جس پر اللہ کے نیک بندے چلے ہوں اور تمام مفسرین محدثین فقہاء اولیاء اللہ غوث وقطب وابدال اللہ کے نیک بندے ہیں وہ سب ہی مقلد گزرے لہذا تقلید ہی سیدھا راستہ ہوا۔ کوئی محدث ومفسر، ولی غیر مقلد نہ گزرا۔ غیر مقلد وہ ہے جو مجتہد نہ ہو۔ پھر تقلید نہ کرے۔ جو مجتہد ہو کر تقلید نہ کرے۔ وہ غیر مقلد نہیں کیونکہ مجتہد کو تقلید کرنا منع ہے۔

لایکلف اللہ نفساً الا وسعھا۔

ترجمہ: اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر۔

(سورۃ بقرہ سورہ ۲ آیت نمبر ۲۸۶)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ طاقت سے زیادہ کام کی خدا تعالیٰ کسی کو تکلیف نہیں دیتا۔ تو جو شخص اجتہاد نہ کر سکے اور قرآن سے مسائل نہ نکال سکے۔ اس سے تقلید نہ کرانا اور اس سے استنباط کرنا طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالنا ہے۔ جب غریب آدمی پر زکوۃ اور حج فرض نہیں تو بے علم پر مسائل کا استنباط کرانا کیونکر ضروری ہوگا۔

والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ۔

SHAIKH .MOHAMMED.SHAKIL. ON +91-9825036786 OR factofislamsms.wordpress.com Talib.e.ilm : Madarsa.e. Gulshan.e. Raza. Narioli Street, Surat,Gujarat,India.

ترجمہ: اور سب میں اگلے پچھلے مہاجر وانصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔
(سورہ ۹ پارہ ۱۱ آیت نمبر ۱۰۰)

معلوم ہوا کہ اللہ ان سے راضی ہے جو مہاجرین اور انصار کی اتباع یعنی تقلید کرتے ہیں۔ یہ بھی تقلید ہوئی۔

یا ایھا الذین امنوا اطیعو اللہ واطیعو الرسول واولے الامر منکم۔

ترجمہ: اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور حکم والوں کی جو تم میں سے ہوں۔
(پارہ ۵ سورہ ۴ آیت ۵۹)

اس آیت میں تین ذاتوں کی اطاعت کا حکم دیا گیا۔ اللہ کی (قرآن) رسول علیہ السلام کی (حدیث) امر والوں کی (فقہ واستنباط کے علماء) مگر کلمہ اطیعوا دوجگہ لایا گیا۔ اللہ کے لئے ایک اور رسول علیہ السلام اور حکم والوں کے لئے ایک۔ کیونکہ اللہ کی طرف اس کے فرمانے میں ہی اطاعت کی جائے گی نہ کہ اس کے فعل میں اور نہ اس کے سکوت میں۔ وہ کفار کو روزی دیتا ہے کبھی ان کو ظاہری فتح دیتا ہے وہ کفر کرتے ہیں۔ مگر ان کو فوراً عذاب نہیں بھیجتا۔ ہم اس میں رب تعالیٰ کی پیروی نہیں کر سکتے کہ کفار کی امداد کریں بخلاف نبی علیہ السلام وامام مجتہد کے کہ ان کا ہر حکم ان کا ہر کام اور ان کا کسی کو کچھ کرتے ہوئے دیکھ کر خاموش ہونا۔

حاشیہ......☆

اولوالامر کون ہیں؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ، امام عطاء ابن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ، امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ، امام عطاء ابن سائب رحمۃ اللہ علیہ، امام ابوالعالیہ البصری رحمۃ اللہ علیہ، امام قتادۃ بن دعامہ رحمۃ اللہ علیہ، امام ضحاک بن مزاحم رحمۃ اللہ علیہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے علاوہ بہت سے مفسرین سے منقول ہے کہ اولوالامر سے مراد فقہاء اور علماء ہیں۔

امام محمد بن عبداللہ ابوعبداللہ الحاکم نیشاپوری متوفی ۴۰۵ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا ابو زکریا یحیی بن محمد العنبری ثنا محمد بن عبدالسلام ثنا اسحاق بن ابراھیم انبا وکیع عن علی بن صالح عن عبداللہ بن محمد بن عقیل عن جابر بن عبداللہ اطیعواللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم النساء قال اولی الفقہ والخیر ھذا حدیث صحیح لہ شاھد وتفسیر الصحابی عندھما مسند۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل کا فرمان اطیعواللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم میں اولی الامر سے مراد فقہاء ہیں۔
(المستدرک ج ۱ ص ۲۱۱ رقم الحدیث ۴۲۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (تفسیر طبری ج ۵ ص ۱۴۸ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

اسی طرح ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔

اولی الامر سے مراد علماء وفقہاء ہیں اللہ نے ان کی اطاعت واجب کی ہے۔
(المستدرک کتاب العلم فصل فی توقیر العالم ھذہ اخبار الصحیحۃ فی الامر الخ ج ۱ ص ۲۱۱ رقم الحدیث ۴۲۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

یہی امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری متوفی ۴۰۵ھ لکھتے ہیں۔

وتفسیر الصحابی عندھما مسند۔

ترجمہ: اور صحابی کی تفسیر امام بخاری ومسلم کے نزدیک مسند (مرفوع) ہوتی ہے۔
(مستدرک ج ۱ ص ۷۹ رقم الحدیث ۲۷۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (تدریب الراوی للسیوطی ج ۱ ص ۱۹۲۔۱۹۳ مطبوعہ مکتبۃ الریاض الحدیثۃ الریاض)

SHAIKH .MOHAMMED.SHAKIL. ON +91-9825036786 OR factofislamsms.wordpress.com Talib.e.ilm : Madarsa.e. Gulshan.e. Raza. Narioli Street, Surat, Gujarat, India.

حاشیہ......☆

امام ابوعبداللہ محمد بن عبدالواحد حنبلی المقدسی متوفی ۶۴۳ھ روایت کرتے ہیں۔

ومسلما ان تفسیر الصحابی حدیث مسند۔

(الاحادیث المختارۃ ج۲ ص۱۶۳ مطبوعہ مکتبۃ النھضۃ الحدیثہ مکہ مکرمۃ)

لیکن ہر تفسیر مرفوع کے حکم میں نہیں اس کی جانچ پڑتال کے بعد یہ حکم لگایا جائے گا اور اگر تفسیر میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال متعارض ہوئے تو امام التفسیر حبر الامۃ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی تفسیر کو ترجیح دی جائے گی۔ معلوم ہوا کہ امام التفسیر حبر الامۃ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی تفسیر مرفوع کے حکم میں ہے۔

امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں۔

یبحث عن صحّۃ السند وینظر فی تفسیر الصحابی فان فسرہ من حیث اللغۃ فھم اھل اللسان فلاشک فی اعتمادھم وان فسرہ بما شاھد من الاسباب والقرائن فلاشک فیہ وحینئذ ان تعارضت اقوال جماعۃ من الصحابۃ فان امکن الجمع فذلک وان تعذر قدم ابن عباس رضی اللہ عنہ لان النبی ﷺ بشرہ بذلک حیث قال اللھم علمہ التاویل۔

ترجمہ: صحابی کی تفسیر کی جانچ پڑتال کی جائے گی اور اس سلسلہ میں اسناد کی طرف خصوصی توجہ دینی ہوگی۔ اگر صحابی نے لغت کی تائید سے تفسیر کی ہے تو اسے بسروچشم قبول کیا جائے گا اس لئے کہ وہ اہل زبان ہیں اور ان کی زبان دانی پر کسی قسم کا کوئی اعتراض نہیں کیا جاسکتا اور اگر اسباب وقرائن کے مشاہدہ سے تفسیر کرتے ہیں تو اسے بھی کسی ردوقدح کے بغیر قبول کیا جائے گا اور اگر ایک ہی آیت کی تفسیر میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال متعارض ہوئے تو دیکھا جائے گا کہ ان کے مابین جمع اور تطبیق ممکن ہے یا ناممکن؟ اگر تطبیق ممکن ہو تو ٹھیک ہے ورنہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی تفسیر کو ترجیح دی جائے گی اس لئے کہ ان کے حق میں حضور ﷺ نے قرآن فہمی کی دعاء کی تھی۔

(البرہان فی علوم القرآن ج۲ ص۱۷۲ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)، (الاتقان فی علوم القرآن للسیوطی ج۲ ص۲۳۴۔۲۳۵ نوع۔۷۸ مطبوعہ مصطفی البابی الحلبی مصر)

یہ وہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جن کو سرکار دوعالم ﷺ نے اپنے سینے مبارک سے لگا کر دعا فرمائی تھی۔

امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا مسدد حدثنا عبدالوارث عن خالد عن عکرمۃ عن ابن عباس قال ضمنی النبی ﷺ الی صدرہ وقال اللھم علمہ الحکمۃ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اپنے مبارک سینے سے لگا کر دعا کی اے اللہ! اسے حکمت سکھادے۔

صحیح البخاری ج۱ ص۵۳۱ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی......، الاستیعاب ج۳ ص۹۳۵ برقم ۱۵۸۸ مطبوعہ دار الجیل بیروت......فضائل صحابہ لابن حنبل ج۲ ص۸۴۶ رقم الحدیث ۱۵۶۰ وص۹۴۹ رقم الحدیث ۱۸۳۵ وص۹۵۵۔۹۵۶ رقم الحدیث ۱۸۵۶۔۱۸۵۸۔۱۸۵۹ وص۹۶۳۔۹۶۴ رقم الحدیث ۱۸۸۲۔۱۸۸۳ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت......حلیۃ الاولیاء ج۱ ص۳۱۵ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت......جامع المسانید والسنن لابن کثیر ج۳۰ ص۸۳۹۵ رقم الحدیث ۵۶۶۔۵۶۷۔۵۶۸۔۵۶۹ ج۳۱ ص۸۷۶۶ رقم الحدیث ۲۰۷۵ مطبوعہ دار الفکر بیروت......المعجم الکبیر لامام طبرانی ج۱۱ ص۲۱۳ رقم الحدیث ۱۱۵۳۱ مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل......الآحاد والمثانی ذکر عبداللہ بن عباس ج۱ ص۲۸۵۔۲۸۶۔۲۸۷ رقم الحدیث ۳۷۵۔۳۷۷۔۳۸۰۔۳۸۱ مطبوعہ دار الرایۃ الریاض......دلائل النبوۃ امام بیہقی ج۶ ص۱۹۲

تینوں چیزوں میں ان کی پیروی کی جاوے گی۔ اس فرق کی وجہ سے دوجگہ اطیعوا بولا اگر کوئی کہے کہ امر والوں سے مراد سلطان اسلامی ہے تو سلطان اسلامی کی اطاعت شرعی احکام میں کی جاوے گی نہ کہ خلاف شرع چیزوں میں اور سلطان وہ شرعی احکام علماء مجتہدین ہی سے معلوم کرے گا حکم تو سب میں فقیہ کا ہوتا ہے۔ اسلامی سلطان محض اس کا جاری کرنے والا ہوتا اور اگر بادشاہ اسلامی بھی مراد لو۔ جب بھی تقلید تو ثابت ہو ہی گئی۔ عالم کی نہ ہوئی بادشاہ کی ہوئی۔

یہ بھی خیال رہے کہ آیت میں اطاعت سے مراد شرعی اطاعت ہے۔

ایک نکتہ اس آیت میں یہ بھی ہے کہ احکام تین طرح کے ہیں۔ صراحۃ قرآن سے ثابت جیسے کہ جس عورت غیر حاملہ کا شوہر مر جائے تو اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے ان کے لئے حکم ہوا اطیعوا اللہ دوسرے وہ جو صراحۃ حدیث سے ثابت ہیں جیسے کہ چاندی سونے کا زیور مرد کو پہننا حرام ہے اس کے لئے فرمایا گیا واطیعوا الرسول تیسرے وہ جو نہ تو صراحۃ قرآن سے ثابت ہیں نہ حدیث سے جیسے کہ چاول میں سود کی حرمت قطعی ہے۔ اس کے لئے فرمایا گیا اولی الامر منکم تین طرح کے احکام اور تین حکم۔

حاشیہ......☆ ●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●

۔۱۹۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت...... طبرانی صغیر باب العین من اسمہ علی ج ۱ ص ۱۹۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت...... مواهب اللدنیۃ ج ۳ ص ۳۵۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت...... کنز العمال ج ۱۱ ص ۳۱۷ رقم الحدیث ۳۳۵۸۴۔۳۳۵۸۶ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت...... حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین الباب الثامن فی المعجزات المتعلقۃ باستجابۃ دعاۂ ص ۳۱۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت...... خصائص الکبری باب دعاۂ لابن عباس ج ۲ ص ۲۸۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت...... فضائل الصحابۃ للنسائی ص ۲۳ رقم الحدیث ۷۴۔۷۵۔۷۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت...... الاحادیث المختارۃ ج ۱۰ ص ۲۲۲۔۲۲۳ رقم الحدیث ۲۳۵ مطبوعہ مکتبۃ النھضۃ الحدیثہ مکہ مکرمۃ...... ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی الفصل الثانی فی ذکر عبداللہ بن عباس ویکنی ابا العباس ذکر اسمہ وکنیتہ ومولدہ وصفتہ ص ۲۲۶ و ص ۲۲۷ ذکر دعاء النبی مطبوعہ دار الکتب المصریہ...... اعلام النبوۃ الباب الحادی عشر فیما اکرم بہ من اجابۃ ادعیۃ ص ۱۷۴۔۱۷۵ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت...... التحفۃ اللطیفۃ فی تاریخ المدینۃ الشریفۃ للسخاوی ذکر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ج ۲ ص ۴۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت...... صفوۃ الصفوۃ لابن جوزی ذکر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ج ۱ ص ۳۴۶۔۳۴۷ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت...... جامع الاحادیث الکبیر للسیوطی ج ۲۰ ص ۱۹۴ رقم الحدیث ۱۹۲۷۸۔۱۹۲۷۹ مطبوعہ دار الفکر بیروت...... سیر اعلام النبلاء ذکر عبداللہ بن عباس البحر ج ۳ ص ۳۳۴ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت...... امام حاکم فی المستدرک ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ ج ۳ ص ۶۱۵ رقم الحدیث ۶۲۸۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت...... طبقات ابن سعد ج ۲ ص ۳۶۵ مطبوعہ دار صادر بیروت......

امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا عبداللہ قثنا الولید بن شجاع نا بن وھب اخبرنی بن لھیعۃ عن بن ھبیرۃ ان عمر بن الخطاب کان یقول ثم من کان سائلا عن شیء من القرآن فلیسال عبداللہ بن عباس۔

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے۔ جو قرآن کے بارے میں کچھ پوچھنا چاہے تو وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کریں۔

(فضائل صحابہ لابن حنبل ج ۲ ص ۹۶۷ رقم الحدیث ۱۸۹۳ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (الآحاد والمثانی ترجمہ عبداللہ بن عباس ج ۱ ص ۲۸۶ رقم الحدیث ۳۶۰ مطبوعہ دار الرایۃ الریاض)

امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری متوفی ۳۱۰ھ لکھتے ہیں۔

حدثنا ابو کریب قال ثنا بن ادریس قال اخبرنا لیث عن مجاھد فی قولہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم قال اولی الفقہ والعلم۔

(جامع البیان فی تفسیر القرآن المعروف تفسیر طبری ج ۵ ص ۱۴۹ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

SHAIKH .MOHAMMED.SHAKIL.
ON +91-9825036786 OR
factofislamsms.wordpress.com
Talib.e.ilm :
Madarsa.e. Gulshan.e. Raza.
Narioli Street,
Surat,Gujarat,India.

فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لاتعلمون۔

ترجمه: تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تم کو علم نہیں۔

(سورہ النحل آیت نمبر ۴۳)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص جس مسئلہ کو نہ جانتا ہو۔ وہ اہل علم سے دریافت کرے۔ وہ اجتہادی مسائل جن کے نکالنے کی ہم میں طاقت نہ ہو۔ مجتہدین سے دریافت کرے۔ وہ اجتہادی مسائل جن کے نکالنے کی ہم میں طاقت نہ ہو۔ مجتہدین سے دریافت کئے جائیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس سے مراد تاریخی واقعات ہیں۔ جیسا کہ اوپر کی آیت سے ثابت ہے لیکن یہ صحیح نہیں اس لئے کہ اس آیت کے کلمات مطلق بغیر قید کے ہیں اور پوچھنے کی وجہ سے نہ جاننا تو جس چیز کو ہم نہ جانتے ہوں اس کا پوچھنا لازم ہے۔

حاشیہ......☆

یہی امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری متوفی ۳۱۱ھ لکھتے ہیں۔

حدثني المثنى قال ثنا عمرو بن عون قال ثنا هشيم عن عبدالملك عن عطاء و اولى الامر منكم قال الفقهاء والعلماء۔

(جامع البیان فی تفسیر القرآن المعروف تفسیر طبری ج ۵ ص ۱۴۹ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

اسی طرح امام ابن ابی نجیح، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ، امام عطاء ابن سائب رحمۃ اللہ علیہ، امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے یہی معنی نقل کرتے ہیں۔ کہ مراد فقہاء اور علماء ہیں۔

(جامع البیان فی تفسیر القرآن المعروف تفسیر طبری ج ۵ ص ۱۴۹ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

اسی طرح ابن کثیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ، امام عطاء رحمۃ اللہ علیہ، امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو العالیہ سے یہی معنی نقل کرتے ہیں۔ کہ مراد فقہاء اور علماء ہیں۔

(تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۵۱۹ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی متوفی ۶۶۸ھ لکھتے ہیں۔

يدل هذا على صحة كون سوال العلماء واجبا وامتثاب فتواهم لازما۔

ترجمه: یہ آیت اس پر دلالت کرتی ہے کہ علماء سے پوچھنا واجب ہے۔ اور ان کے فتویٰ پر عمل کرنا لازم ہے۔

(الجامع لاحکام القرآن ج ۵ ص ۲۶۰ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

امام ابن عبدالبر مالکی متوفی ۴۶۳ھ لکھتے ہیں۔

ولم تختلف العلماء ان العامة عليها تقليد علمائها وانهم المرادون بقول الله عزوجل فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لاتعلمون۔

ترجمه: علماء کا اتفاق ہو چکا ہے کہ عوام پر علماء کی تقلید واجب ہے۔ اور یہ کہ اس آیۃ کریمہ سے علماء ہی مراد ہیں۔

(جامع بیان العلم وفضلہ ج ۲ ص ۱۴۰ مطبوعہ بیروت)

امام خطیب بغدادی متوفی ۴۶۳ھ لکھتے ہیں۔

فهذا يسوغ فيه التقليد بدليل قول الله تعالى فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لاتعلمون۔

ترجمه: (یہ دوسری قسم کے مسائل) ان میں تقلید جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے کہ فاسئلوا اھل الذکر الخ۔

(کتاب الفقیہ والمتفقہ ج ۲ ص ۶۸ مطبوعہ بیروت)

SHAIKH
.MOHAMMED.SHAKIL.
ON +91-9825036786 OR
factofislamsms.wordpress.com
Talib.e.ilm :
Madarsa.e.
Gulshan.e. Raza.
Narioli Street,
Surat,Gujarat,India.

واتبع سبیل من اناب الی۔

ترجمہ: اور اس کی راہ چل جو میری طرف رجوع لایا۔

(سورہ ۳۱ آیت نمبر ۱۵)

اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ کی طرف رجوع کرنے والوں کی اتباع (تقلید) ضروری ہے یہ حکم بھی عام ہے کیونکہ آیت میں کوئی قید نہیں۔

والذین یقولون ربنا هب لنا من ازواجنا وذریتنا قرة اعین واجعلنا للمتقین اماما۔

ترجمہ: اور وہ جو عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم کو دے ہماری بیویوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں میں ٹھنڈک اور ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔

اس آیت کی تفسیر میں معالم التنزیل میں ہے۔

فنقتدی بالمتقین ویقتدی بنا المتقون۔

ترجمہ: ہم پرہیزگاروں کی پیروی کریں اور پرہیزگار ہماری پیروی کریں۔

(تفسیر بغوی ج ۳ ص ۳۷۹ مطبوعہ دار المعرفہ بیروت)

اس آیت سے بھی معلوم ہوا کہ اللہ والوں کی پیروی اور ان کی تقلید ضروری ہے۔

(پارہ ۱۹ سورہ ۲۵ آیت نمبر ۷۴)

فلو لا نفر من کل فرقة طائفة لیتفقهوا فی الدین ولینذر واقومهم اذا رجعوا الیهم لعلهم یحذرون۔

ترجمہ: تو کیوں نہ ہوا کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سنائیں اس امید پر کہ وہ بچیں۔

(پارہ ۱۱ سورہ ۹ آیت نمبر ۱۲۲)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر شخص پر مجتہد بننا ضروری نہیں۔ بلکہ بعض تو فقیہ بنیں اور بعض دوسروں کی تقلید کریں۔

ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر منهم لعلمه الذین یستنبطونه منهم۔

ترجمہ: اور اگر اس میں رسول اور امر والے لوگوں کی طرف رجوع کرتے تو ضرور ان میں سے حقیقت جان لیتے وہ جو استنباط کرتے ہیں۔

(پارہ ۵ سورہ نساء آیت نمبر ۸۳)

اس سے صاف معلوم ہوا کہ احادیث اور اخبار اور قرآنی آیات کو پہلے استنباط کرنے والے علماء کے سامنے پیش کرے پھر جس طرح وہ فرمادیں اس پر عمل کریں۔ خبر سے بڑھ کر قرآن وحدیث ہے لہذا اس کا مجتہد پر پیش کرنا ضروری ہے۔

یوم ندعوا کل اناس بامامهم۔

ترجمہ: جس دن ہر جماعت کو ہم اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔

(پارہ ۱۵ سورہ ۱۷ آیت نمبر ۷۱)

اس کی تفسیر تفسیر روح البیان میں اس طرح ہے۔

او مقدم فی الدین فیقال یا حنفی یا شافعی۔

ترجمہ: یا امام دینی پیشوا ہے۔ پس قیامت میں کہا جاوے گا کہ اے حنفی اے شافعی۔

(تفسیر روح البیان ج ۵ ص ۲۲۱ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

SHAIKH
.MOHAMMED.SHAKIL.
ON +91-9825036786 OR
factofislamsms.wordpress.com
Talib.e.ilm :
Madarsa.e.
Gulshan.e. Raza.
Narioli Street,
Surat, Gujarat, India.

اس سے معلوم ہوا کہ قیامت کے دن ہر انسان کو اس کے امام کے ساتھ بلایا جاوے گا۔ یوں کہا جاوے گا۔ کہ اے حنفیو اے شافعیو اے مالکیو چلو! تو جس نے امام ہی نہ پکڑا اس کو کس کے ساتھ بلایا جائے گا۔ اس کے بارے صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ جس کا کوئی امام نہیں اس کا امام شیطان ہے۔

واذا قیل لهم امنوا کما امن الناس، قالوا انومن کما امن السفهاء۔

ترجمہ: یعنی جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ایسا ایمان لاؤ جیسا کہ مخلص مومن ایمان لائے تو کہتے ہیں کہ کیا ہم ایسا ایمان لائیں جیسا یہ بے وقوف ایمان لائے۔

(پارہ ۱ سورہ ۲ آیت نمبر ۱۳)

معلوم ہوا کہ ایمان بھی وہ ہی معتبر ہے جو صالحین کا سا ہے ہو۔ تو مذہب بھی وہ ہی ٹھیک ہے۔ جو نیک بندوں کی طرح ہو اور وہ تقلید ہے۔

اقوال مفسرین و محدثین

دارمی باب الاقتداء بالعلماء میں ہے:

اخبرنا یعلی قال اخبرنا عبدالملك عن عطاء واطیعوا الله و اطیعوا الرسول واولی الامر منکم قالوا اولو العلم و الفقه......۔

ترجمہ: خبر دی ہم کو یعلی نے انہوں نے کہا کہ مجھ سے کہا عبد الملک نے انہوں نے عطا سے روایت کی کہ اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو دو رسول کی اور اپنے میں سے امر والوں کی۔ فرمایا عطا نے کہ اولوالامر علم اور فقہ والے حضرات ہیں۔

(سنن الدارمی باب الاقتداء بالعلماء ج ۱ ص ۸۳ رقم الحدیث ۲۱۹ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

تفسیر خازن زیر آیت۔

فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون فاسئلوا المومینن العلمین من اهل القرآن۔

ترجمہ: پس پوچھو تم ذکر والوں سے اگر تم نہیں جانتے۔ تم ان مومنوں سے پوچھو جو قرآن کریم کے علماء ہیں۔

(تفسیر خازن ج ۳ ص ۷۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

تفسیر درمنثور میں اسی آیت فاسئلوا اهل الذکر کی تفسیر میں ہے۔

اخرج ابن مردویه عن انس قال سمعت النبی ا یقول ان الرجل یصلی ویصوم ویحج ویغزو وانه لمنافق قالوا یارسولِ الله بما ذا دخل علیه النفاق قال لطعنه علی امامه و امامه من قال قال الله فی کتابه

حاشیہ......☆

علامہ ابوبکر جصاص لکھتے ہیں۔

فقد حفت هذه الایة المعانی منها ان فی احکام الحوادث ما لیس بمنصوص علیه بل مدلول علیه ومنها ان علی العلماء استنباطه والتوصل الی معرفته برده الی نظائره من المنصوص ومنها ان العامی علیه تقلید العلماء فی احکام الحوادث۔

ترجمہ: یہ آیت کئی احکام پر مشتمل ہے منجملہ ان احکام کے یہ بھی ہے کہ پیش آمدہ مسائل میں ایسے مسائل بھی ہیں جن پر قرآن صراحۃً دلالت نہیں کرتا بلکہ دلالۃً ان کا ذکر ہے اور یہ کہ علماء پر واجب ہے کہ ان مسائل کا استنباط کریں اور منصوصات میں غور و خوص کر کے ان کے نظائر تلاش کریں اور ان کا حکم متعین کریں اور یہ کہ پیش آمدہ مسائل میں غیر مجتہد پر مجتہدین کی تقلید واجب ہے۔

(احکام القرآن للجصاص ج ۲ ص ۲۱۵ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

SHAIKH .MOHAMMED.SHAKIL. ON +91-9825036786 OR factofislamsms.wordpress.com Talib.e.ilm : Madarsa.e. Gulshan.e. Raza. Narioli Street, Surat, Gujarat, India.

فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لاتعلمون۔

ترجمہ: امام ابن مردویہ نے حضرت انس سے روایت کی فرماتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام سے سنا کہ فرماتے تھے کہ بعض شخص نماز پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں حج اور جہاد کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ منافق ہوتے ہیں عرض کی یا رسول اللہ کس وجہ سے ان میں نفاق آ گیا۔ فرمایا کہ اپنے امام پر طعنہ کرنے کی وجہ سے امام کون ہے فرمایا کہ رب نے فرمایا فاسئلوا الآیتہ۔

(درمنثور ج ۴ ص ۱۱۹)

تفسیر صاوی سورہ کہف واذ كر ربك اذا نسيت (پارہ ۱۵ سورہ ۱۸ آیت نمبر ۲۴) کی تفسیر میں ہے۔

ولا يجوز تقليد ما عدا المذاهب الاربعة ولو وافق قول الصحابة والحديث الصحيح والاية فالخارج عن المذاهب الاربعة ضال مضل و ربما اداه ذلك للكفر لان الاخذ بظواهر الكتاب والسنة من اصول الكفر۔

ترجمہ: یعنی چار مذہبوں کے سوا کسی کی تقلید جائز نہیں اگر چہ وہ صحابہ کے قول اور صحیح حدیث اور آیت کے موافق ہی ہو۔ جو ان چار مذہبوں سے خارج ہے وہ گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے۔ کیوں کہ حدیث و قرآن کے محض ظاہری معنی لینا کفر کی جڑ ہے۔

(تفسیر صاوی ج ۴ ص ۱۵ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

احادیث:۔ مسلم جلد اول صفحہ ۵۴ باب بيان ان الدين النصيحة میں ہے۔

عن تميم ن الدارى ان النبى ﷺ قال الدين النصيحة قلنا لمن قال لله ولكتابه ولرسوله ولائمة المسلمين وعامتهم۔

ترجمہ: تمیم داری سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ دین خیر خواہی ہے ہم نے عرض کیا کس کی؟ فرمایا اللہ کی اور اس کی کتاب کی اور اس کے رسول کی اور مسلمانوں کے امام کی اور عامہ مومنین کی۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان ان الدین النصیحۃ ج ۱ ص ۷۴ رقم الحدیث ۵۵ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

اس حدیث کی شرح نووی میں ہے۔

وقد يتناول ذلك على الائمة الذين هم علمآء الدين وان من نصيحتهم قبول ما رووه و تقليدهم فى الاحكام واحسان الظن بهم۔

ترجمہ: یہ حدیث ان اماموں کو بھی شامل ہے جو علمائے دین میں اور علماء کی خیر خواہی سے ہے ان کی روایت کی ہوئی احادیث کا قبول کرنا اور ان کے احکام میں تقلید کرنا اور ان کے ساتھ نیک گمان کرنا۔

(شرح النووی علی صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۹ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

دوسری فصل...... تقلید شخصی کے بیان میں

مشکوۃ کتاب الامارۃ میں بحوالہ مسلم ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں۔

من اتاكم وامركم جميع علے رجل واحد يريد ان يشق عصاكم ويفرق جماعتكم فاقتلوه۔

ترجمہ: جو تمہارے پاس آوے حالانکہ تم ایک شخص کی اطاعت پر متفق ہو وہ چاہتا ہو کہ تمہاری لاٹھی توڑ دے اور تمہاری جماعت کو متفرق کر دے تو اس کو قتل کر دو۔

(مشکوۃ کتاب الامارۃ والقضاء الفصل الاول ص ۳۲۰ مطبوعہ نور محمد کتب خانہ کراچی)

اس سے مراد امام اور علماء دین ہی ہیں۔ کیونکہ حاکم وقت کی اطاعت خلاف شرع احکام میں جائز نہیں ہے۔

SHAIKH .MOHAMMED.SHAKIL. ON +91-9825036786 OR factofislamsms.wordpress.com Talib.e.ilm : Madarsa.e. Gulshan.e. Raza. Navioli Street, Surat, Gujarat, India.

مسلم نے کتاب الامارۃ میں ایک باب باندھا باب وجوب طاعته الامراء فی غیر معصیة (صحیح مسلم ج۲ص۱۲۴ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی) یعنی امیر کی اطاعت غیر معصیت میں واجب ہے اس سے معلوم ہوا کہ ایک ہی کی اطاعت ضروری ہے۔

مشکوۃ شریف کتاب البیوع باب الفرائض میں بروایت بخاری ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری نے حضرت ابن مسعود کے بارے میں فرمایا لاتسالونی فی مادام هذا الحبر فیکم جب تک کہ یہ علامہ تم میں رہیں۔ مجھ سے مسائل نہ پوچھو۔

(صحیح بخاری کتاب الفرائض باب میراث ابنۃ ابن مع ابنۃ ج۲ص۹۹۷ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)، (مشکوۃ کتاب البیوع باب الفرائض الفصل الثانی ص ۲۶۴ مطبوعہ نور محمد کتب خانہ کراچی)

معلوم ہوا کہ افضل کے ہوتے ہوئے مفضول کی اطاعت نہ کرے اور ہر مقلد کی نظر میں اپنا امام افضل ہوتا ہے۔ فتح القدیر میں ہے۔

من تولی امر المسلمین شیئًا فاستعمل علیهم رجلا ویعلم ان فیهم من هو اولی بذالك و اعلم منه بکتاب الله وسنة رسوله فقد خان الله ورسوله وجماعة المسلمین۔

ترجمہ: جو شخص مسلمانوں کی حکومت کا مالک ہو۔ پھر ان پر کسی کو حاکم بنائے حالانکہ جانتا ہو کہ مسلمانوں میں اس سے زیادہ مستحق اور قرآن وحدیث کا جاننے والا ہے تو اس نے اللہ ورسول علیہ السلام اور عام مسلمانوں کی خیانت کی۔

حاشیہ......☆

تقلید شخصی کے چند مزید دلائل

امام ابوعیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ روایت کرتے ہیں۔

عن حذیفة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ اقتدوا باللذین من بعدی ابی بکر وعمر۔

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا تم میرے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پیروی اور اقتداء کرنا۔

(سنن الترمذی ج۵ص۶۰۹ رقم الحدیث ۳۶۶۲ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (طبرانی الاوسط ج۴ص۱۴۰ رقم الحدیث ۳۸۱۶ مطبوعہ مکتبۃ المعارف الریاض)، (سنن الکبریٰ للبیہقی ج۸ص۱۵۳ مطبوعہ مکتبہ دارالباز مکۃ المکرمۃ)، (حلیۃ الاولیاء ج۹ص۱۰۹ مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت)

اس حدیث مبارکہ میں تقلید شخصی کا واضح ثبوت ہے۔ اس لئے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بات چلتی رہی۔ ان کی اتباع کی جاتی رہی ان کے انتقال کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ان کی پیروی کی گئی۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں۔

حدثنا ابو النعمان حدثنا حماد عن ایوب عن عکرمة ان اهل المدینة سالوا ابن عباس عن امراة طافت ثم حاضت قال لهم تنفر قالوا لا ناخذ بقولك وندع قول زید۔

ترجمہ: عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ اہل مدینہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ سوال کیا کہ جس عورت نے طواف (زیارت) کرلیا ہو پھر اس کو حیض آجائے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جاسکتی ہے اہل مدینہ نے فرمایا ہم آپ کے قول کی وجہ سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بات چھوڑ کر آپ کی بات نہیں مانتے۔

(صحیح البخاری کتاب الحج باب اذا حاضت المراۃ بعد ما افاضت ج۲ص۶۲۵ رقم الحدیث ۱۶۷۱ مطبوعہ دار ابن کثیر بیروت)

SHAIKH .MOHAMMED.SHAKIL. ON +91-9825036786 OR factofislamsms.wordpress.com
Talib.e.ilm :
Madarsa.e. Gulshan.e. Raza.
Navioli Street,
Surat, Gujarat, India.

مشکوۃ کتاب الامارۃ فصل اول میں ہے۔

من مات ولیس فی عنقه بیعة مات میتة جاهلیة۔

ترجمہ: جو مر جائے حالانکہ اس کے گلے میں کسی کی بیعت نہ ہو۔ وہ جہالت کی موت مرا۔

(مشکوۃ شریف کتاب الامارۃ والقضاء الفصل الاول ۳۲۰ مطبوعہ نور محمد کتب خانہ کراچی)

اس میں امام کی بیعت یعنی تقلید اور بیعت اولیاء سب ہی داخل ہیں ورنہ بتاؤ فی زمانہ وہابی کس سلطان کی بیعت میں ہیں۔

یہ تو چند آیات واحادیث تھیں۔ اس کے علاوہ اور بھی پیش کی جا سکتی ہیں۔ مگر اختصاراً اسی پر قناعت کی گئی۔ اب امت کا عمل دیکھو۔ تو تبع تابعین کے زمانہ سے اب تک ساری امت مرحومہ اس ہی تقلید کی عامل ہے کہ جو خود مجتہد نہ ہو۔ وہ ایک مجتہد کی تقلید کرے اور اجماع امت پر عمل کرنا قرآن وحدیث سے ثابت ہے اور ضروری ہے۔ قرآن فرماتا ہے:

ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدی ویتبع غیر سبیل المومنین نوله ما تولہ و نصله جهنم وساء ت مصیرا۔

حاشیہ......☆ ••

امام ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں۔

لانتابعك وانت تخالف زیداً۔

ترجمہ: ہم آپ کی بات نہیں مانیں گے کہ آپ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مخالفت کرتے ہیں۔

(فتح الباری ج ۳ ص ۵۸۸ مطبوعہ دار المعرفہ بیروت)

اس حدیث مبارکہ میں تقلید شخصی کا ثبوت ہے کہ اہل مدینہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے فتویٰ کی تقلید کرتے تھے۔

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں۔

قال عبدالله بن ابی سلیمان سمعت سعید بن جبیر یقول تستفتونی وفیکم ابراهیم النخعی۔

(تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۷۴ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ اعلم تھے اور اعلم ہی کی بات پر اعتماد کیا جاتا ہے اور ہم امام اعظم رضی اللہ عنہ کو اعلم سمجھتے ہیں لہٰذا انہی کی تحقیق پر اعتماد کرتے ہیں۔

قال شعیب ابن الحجاب قال لی الشعبی علیك بذلك الاصم یعنی ابن سیرین۔

ترجمہ: شعیب بن الحجاب کہتے ہیں کہ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے کہا ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کو لازم پکڑو۔

(تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۷۸ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

روی احمد بن یحییٰ بن وزیر عن ابن وهب قال لو کان بقی لنا عمرو بن الحارث ما احتجنا الی مالك۔

ترجمہ: امام احمد بن یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ ابن وہب کہا کرتے تھے اگر عمرو بن الحارث زندہ ہوتے تو ہم امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے پاس نہ جاتے۔

(تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۱۸۴ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

وقال الشعبی اذا اختلف الناس فی شیء فخذوا بما قال عمر۔

ترجمہ: امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ اگر کسی مسئلہ میں لوگوں کا اختلاف ہو تو اسی تحقیق پر عمل کرو جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہو۔

(اعلام الموقعین فصل الصحابۃ سادۃ المفتیین والعلماء ج ۱ ص ۲۳ مطبوعہ دار الجیل بیروت)

SHAIKH .MOHAMMED.SHAKIL. ON +91-9825036786 OR factofislamsms.wordpress.com Talib.e.ilm : Madarsa.e. Gulshan.e. Raza. Narioli Street, Surat, Gujarat, India.

ترجمہ: اور جو رسول کی مخالفت کے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راستہ چلے ہم اس کو اس کی حالت پر چھوڑ دیں گے اور اس کو دوزخ میں داخل کرینگے۔ اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی ہے۔

(پارہ ۵ سورہ ۴ آیت نمبر ۱۱۵)

جس سے معلوم ہوا کہ جو راستہ عام مسلمانوں کا ہو اس کو اختیار کرنا فرض ہے اور تقلید پر مسلمانوں کی اجماع ہے۔

مشکوۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنت میں ہے۔

اتبعوا السواد الاعظم فانه من شد شد فی النار۔

ترجمہ: بڑے گروہ کی پیروی کرو کیونکہ جو جماعت مسلمین سے علیحدہ رہا وہ علیحدہ کر کے جہنم میں بھیجا جاویگا۔

(مشکوۃ شریف کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ الفصل الثانی ص ۳۰ مطبوعہ نور محمد کتب خانہ کراچی)

نیز حدیث میں ہے۔

ماراه المومنون حسناً فهو عند الله حسن۔

ترجمہ: جس کو مسلمان اچھا جانیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔

(امام حاکم فی المستدرک ج ۳ ص ۸۳۔۸۴ رقم الحدیث ۴۴۶۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (البحر الزخار، المعروف بمسند البزار ج ۵ ص ۲۱۲۔۲۱۳ رقم الحدیث ۱۸۱۶ مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم المدینۃ المنورۃ)، (مسند احمد ج ۱ ص ۶۲۶ رقم الحدیث ۳۵۸۹ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۳۷۵ رقم الحدیث مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)، (اعلام الموقعین ابن جوزی ج ۱ ص ۶۵ مطبوعہ دار الجیل بیروت)، (مسند الطیالسی ص ۳۳ رقم الحدیث ۲۴۶ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)، (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج ۱ ص ۱۷۷ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)، (کتاب الآثار امام محمد حاشیہ ابوالوفاء افغانی ج ۲ ص ۱۹۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (شرح السنۃ امام بغوی ج ۱ ص ۱۸۶۔۱۸۷ رقم الحدیث ۱۰۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (کشف الخفاء ومزیل الالباس ج ۲ ص ۲۴۵ رقم الحدیث ۲۲۱۴ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (المقاصد حسنہ امام سخاوی ص ۴۳۱ رقم الحدیث ۹۵۹ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

اب دیکھنا یہ ہے کہ آج بھی اور اس سے پہلے بھی عام مسلمان تقلید شخصی ہی کو اچھا جانتے آئے اور مقلد ہی ہوئے آج بھی عرب وعجم میں مسلمان تقلید شخصی ہی کرتے ہیں اور جو غیر مقلد ہوا وہ اجماع کا منکر ہوا اگر اجماع کا اعتبار نہ کرو تو خلافت صدیقی وفاروقی کس طرح ثابت کرو گے وہ بھی تو اجماع امت سے ہی ثابت ہوئی۔ یہاں تک کہ جو شخص ان دونوں خلافتوں میں سے کسی کا بھی انکار کرے وہ کافر ہے۔ دیکھو شامی وغیرہ اسی طرح تقلید پر بھی اجماع ہوا۔

تفسیر خازن زیر آیت و کونوا مع الصدقین (پارہ ۱۱ سورہ ۹ آیت نمبر ۱۱۹) میں ہے کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انصار سے فرمایا کہ قرآن شریف نے مہاجرین کو صادقین کہا اولئك هم الصادقون (پارہ ۲۸ سورہ ۵۹ آیت نمبر ۸) پھر فرمایا و کونوا مع الصدقین سچوں کے ساتھ رہو۔ لہذا تم بھی علیحدہ خلافت نہ قائم کرو۔ ہمارے ساتھ رہو ایسے ہی میں غیر مقلدوں سے کہتا ہوں کہ سچوں نے تقلید کی ہے تم بھی ان کے ساتھ رہو۔ مقلد بنو۔

عقلی دلائل:۔ دنیا میں انسانی کوئی بھی کام بغیر دوسرے کی پیروی کے نہیں کر سکتا۔ ہر ہنر اور علم کے قواعد سب میں اس کے ماہرین کی پیروی کرنا ہوتی ہے۔ دین کا معاملہ تو دنیا سے کہاں زیادہ مشکل ہے۔ اس میں بھی اس کے ماہرین کی پیروی کرنا ہوگی۔ علم حدیث میں بھی تقلید ہے کہ فلاں حدیث اس لئے ضعیف ہے کہ بخاری نے یا فلاں محدث نے فلاں راوی کو ضعیف کہا ہے۔ اس کا قول ماننا یہی تو تقلید ہے قرآن کی قراءت میں قاریوں کی تقلید ہے کہ فلاں نے اس طرح اس آیت کو پڑھا ہے قرآن کے اعراب، آیات سب ہی تقلید ہی تو ہے نماز میں جب جماعت ہوتی ہے تو امام کی تقلید سب مقتدی کرتے ہیں حکومت اسلامی میں تمام مسلمان ایک بادشاہ کی تقلید کرتے ہیں۔

SHAIKH
.MOHAMMED.SHAKIL.
ON +91-9825036786 OR
factofislamsms.wordpress.com
Talib.e.ilm :
Madarsa.e.
Gulshan.e. Raza.
Narioli Street,
Surat, Gujarat, India.

ریل میں بیٹھتے ہیں تو ایک انجن کی ساری ریل والے تقلید کرتے ہیں۔ غرضیکہ انسان ہر کام میں مقلد ہے اور خیال رہے کہ ان سب صورتوں میں تقلید شخصی ہے نماز کے امام دو نہیں۔ تو شریعت کے امام ایک شخص دو کس طرح مقرر کر سکتا ہے۔

مشکوٰۃ کتاب الجہاد باب آداب السفر میں ہے۔

اذا کان ثلثة فی سفر فلیومروا احدھم۔

ترجمہ: جبکہ تین آدمی سفر میں ہوں تو ایک کو اپنا امیر بنا لیں۔

(مشکوٰۃ کتاب الجہاد باب آداب السفر الفصل الثانی ص ۳۳۹ مطبوعہ نور محمد کتب خانہ کراچی)

☆......☆

پانچواں باب

تقلید پر اعتراضات اور جوابات کے بیان میں

مسئلہ تقلید پر مخالفین کے اعتراضات دو طرح کے ہیں۔ ایک واہیات طعنے اور تمسخر ان کے جوابات ضروری نہیں۔ دوسرے وہ جس سے مقلدین کو غیر مقلد دھوکا دیتے ہیں۔ اور عام مقلدین دھوکا کھا لیتے ہیں۔ یہ حسب ذیل ہیں۔

سوال (ا):۔ اگر تقلید ضروری تھی تو صحابہ کرام کسی کے مقلد کیوں نہ ہوئے؟

جواب:۔ صحابہ کرام کو کسی کی تقلید کی ضرورت نہ تھی۔ وہ تو حضور علیہ السلام کی صحبت کی برکت سے تمام مسلمانوں کے امام اور پیشوا ہیں کہ آئمہ دین امام ابوحنیفہ و شافعی وغیرہ وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان کی پیروی کرتے ہیں۔

مشکوٰۃ باب فضائل الصحابہ میں ہے۔

اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم۔

ترجمہ: میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں تم جن کی پیروی کرو گے ہدایت پالو گے۔

(مشکوٰۃ ص ۵۵۴ مطبوعہ نور محمد کتب خانہ کراچی)، (الکامل فی ضعفاء الرجال ج ۲ ص ۳۷۷ برقم ۵۰۲ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (مسند عبد بن حمید ص ۲۵۰ رقم الحدیث ۷۸۳ مطبوعہ مکتبۃ السنۃ القاھرۃ)، (الاعتقاد للبیہقی ص ۳۱۹ مطبوعہ دار الآفاق الجدیدۃ بیروت)

علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین۔

ترجمہ: تم لازم پکڑو میری اور میرے خلفاء راشدین کی سنت کو۔

(سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۵۔۱۶ رقم الحدیث ۴۲۔۴۳ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (جامع الترمذی جلد ۲ ص ۹۲ مطبوعہ مکتبہ اکرمیہ پشاور)، (سنن ابی داؤد ج ۴ ص ۲۰۰ برقم ۴۶۰۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (غایۃ الاحکام فی احادیث الاحکام امام محب الدین طبری ج ۱ ص ۲۵۳ رقم الحدیث ۶۷۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۱۲۶۔۱۲۷ برقم ۱۷۲۷۵۔۱۷۲۷۶ مطبوعہ مؤسسہ قرطبہ مصر)، (مسند الامام الطحاوی ج ۶ ص ۱۶۲ رقم الحدیث ۵۵۳۵ مطبوعہ مکتبۃ الحرمین للنشر والتوزیع دبئی)، (سنن الکبری بیہقی جلد ۱۰ ص ۱۱۴ مطبوعہ دار الباز مکۃ المکرمۃ)، (شعب الایمان جلد ۶ ص ۶۷ رقم الحدیث ۷۵۱۵۔۷۵۱۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (جامع المسانید والسنن ابن کثیر ج ۹ ص ۲۴۰۵ تا ۲۴۰۷ رقم الحدیث ۶۴۷۴۔۶۴۷۵۔۶۴۷۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (کتاب الاعتقاد والھدایۃ الی سبیل الرشاد امام بیہقی ص ۲۲۹ مطبوعہ دار الآفاق الجدیدۃ بیروت)، (دلائل النبوۃ امام بیہقی ج ۶ ص ۵۴۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (شرح السنۃ امام بغوی ج ۱ ص ۱۸۱ رقم الحدیث ۱۰۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (السنۃ لمحمد بن نصر المروزی ص

SHAIKH .MOHAMMED.SHAKIL. ON +91-9825036786 OR factofislamsms.wordpress.com Talib.e.ilm : Madarsa.e. Gulshan.e. Raza. Narioli Street, Surat, Gujarat, India.

۲۶_۲۷رقم الحدیث ۶۹مطبوعہ موسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت)، (صحیح ابن حبان جلد۱ص۱۷۸_۱۷۹رقم الحدیث۵مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (تاریخ دمشق الکبیر امام ابن عساکر ج۲۱جز۴۲ص۱۴۷_۱۴۸رقم الحدیث۸۷۱۰_۸۷۱۱_۸۷۱۲مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)، (المسند المستخرج علی صحیح امام مسلم امام ابونعیم جلد۱ص۳۵تا۳۷رقم الحدیث ۱تا۴مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (حلیۃ الاولیاء جلد۵ص۲۲۰مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت)، (سنن دارمی جلد۱ص۵۷رقم الحدیث ۹۵مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت)، (مسند الشامیین امام طبرانی جلد۱ص۲۵۴رقم الحدیث ۴۳۷مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (المعجم الکبیر امام طبرانی جلد۱۸ص۲۵۷رقم الحدیث ۶۴۲مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل)، (وابن ابی عاصم فی السنۃ جلد۱ص۲۹_۳۰رقم الحدیث ۵۴تا۵۹مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)، (سیر اعلام النبلاء ج۴ص۵۰۰مطبوعہ دارالفکر بیروت)، (السنن الواردۃ فی الفتن جلد۲ص۳۷۵رقم الحدیث۱۴۴مطبوعہ دارالعاصمۃ الریاض)، (اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ ج۱ص۴۲مطبوعہ دارطیبۃ الریاض)، (الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر للنبہانی ج۱ ص۲۵۷رقم الحدیث۹۷۷۲مطبوعہ دارالفکر بیروت)، (الموضوعات الکبری ص۲۱۰ برقم ۸۲۹مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

یہ سوال تو ایسا ہے۔ جیسے کوئی کہے ہم کسی کے امتی نہیں۔ کیونکہ ہمارے نبی علیہ السلام کسی کے امتی نہ تھے تو امتی نہ ہونا سنت رسول اللہ ہے۔ اس سے یہ ہی کہا جاوے گا کہ حضور علیہ السلام تو خود نبی ہیں سب آپ کی امت ہیں وہ کس کے امتی ہوتے۔ ہم کو امتی ہونا ضروری ہے ایسے ہی صحابہ کرام تمام کے امام ہیں۔ ان پر کون مسلمان امام ہوتا۔

نہر سے پانی اس کھیت کو دیا جاوے گا جو دریا سے دور ہو۔ مکبرین کی آواز پر وہی نماز پڑھے گا جو امام سے دور ہو۔ لب دریا کے کھیتوں کو نہر کی ضرورت نہیں۔ صف اول کے مقتدیوں کو مکبرین کی ضرورت نہیں صحابہ کرام صف اول کے مقتدی ہیں۔ وہ بلاواسطہ سینہ پاک مصطفیٰ علیہ السلام سے فیض لینے والے ہیں ہم چونکہ اس بحر سے دور ہیں لہذا کسی نہر کے حاجت مند ہیں۔ پھر سمندر سے ہزار ہا دریا جاری ہوتے ہیں۔ جس سب میں پانی تو سمندر ہی کا ہے مگر ان سب کے نام اور راستے جدا ہیں کوئی گنگا کہلاتا ہے کوئی جمنا ایسے ہی حضور علیہ السلام آب رحمت کے سمندر ہیں۔ اس سینہ میں سے جو نہر امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے سینہ سے ہوتی ہوتی آئی اسے حنفی کہا گیا جو امام مالک رضی اللہ عنہ کے سینہ سے آئی وہ مذہب مالکی کہلایا۔ پانی سب کا ایک ہے مگر نام جداگانہ اور ان نہروں کی ہمیں ضرورت پڑی نہ کہ صحابہ کرام کو جیسے حدیث کی اسناد ہمارے لئے ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے نہیں۔

سوال (۲):۔ رہبری کے لئے قرآن وحدیث کافی ہیں۔ ان میں کیا نہیں جو کہ فقہ سے حاصل کریں قرآن فرماتا ہے۔

ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین۔

ترجمہ: اور نہ ہے کوئی تر اور خشک چیز جو ایک روشن کتاب میں لکھی نہ ہو۔

(سورہ الانعام آیت نمبر ۵۹)

ولقد یسرنا القرآن للذکر فهل من مذکر۔

ترجمہ: اور بے شک ہم نے قرآن یاد کرنے کے لئے آسان فرمادیا تو ہے کوئی یاد کرنے والا۔

(پارہ ۲۷ سورہ ۵۴ آیت نمبر ۱۷)

ان آیتوں سے معلوم ہوا کہ قرآن میں سب ہے اور قرآن سب کے لئے آسان بھی ہے پھر کس لئے مجتہد کے پاس جاویں۔

جواب:۔ قرآن وحدیث بے شک راہبری کے لئے کافی ہیں۔ اور ان میں سب کچھ ہے۔ مگر ان سے مسائل نکالنے کی قابلیت ہونا چاہیے۔ سمندر میں موتی ہیں۔ مگر ان کو نکالنے کے لئے غوطہ خور کی ضرورت ہے آئمہ دین اس سمندر کے غوطہ زن ہیں۔ طب کی کتابوں میں سب کچھ لکھا ہے۔ مگر ہم کو حکیم کے پاس جانا اور اس سے نسخہ تجویز کرانا ضروری ہے۔ آئمہ دین طبیب ہیں **ولقد یسرنا القرآن** میں فرمایا ہے کہ ہم نے قرآن کو حفظ کرنے کے لئے آسان کیا ہے نہ کہ اس سے مسائل استنباط کرنے کیلئے۔ اگر مسائل نکالنا آسان ہیں تو پھر حدیث کی بھی کیا ضرورت ہے قرآن میں سب کچھ ہے اور قرآن آسان ہے نیز پھر قرآن سکھانے کے لئے نبی کیوں آئے۔ قرآن میں ہے **ویعلمهم الکتب والحکمة** (پارہ ۱ سورہ ۲ آیت نمبر ۱۲۹) اور وہ نبی

ان کو کتاب اللہ اور حکمت کی باتیں سکھاتے ہیں۔قرآن وحدیث روحانی دوائیں ہیں۔امام روحانی طبیب۔

سوال (۳) قرآن کریم نے تقلید کرنے والوں کی برائیاں فرمائی ہے۔فرماتا ہے۔

اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ۔

ترجمہ: انہوں نے اپنے پادریوں اور جوگیوں کو اللہ کے سوا خدا بنا لیا۔

(پارہ۱۰سورہ۹آیت نمبر۳۱)

فان تنازعتم فی شیئی فردوہ الی اللہ ورسولہ۔

ترجمہ: اور یہ کہ یہی میرا سیدھا راستہ ہے تو اس پر چلو اور راہیں نہ چلو کہ تم کو اس کی راہ سے جدا کریں گی۔

(پارہ۸سورہ۶آیت نمبر۱۵۳)

وان ھذا صراطی مستقیماً فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم۔

ترجمہ: پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اس کو اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرو۔

(پارہ۵سورہ۴آیت نمبر۵۹)

قالوا بل نتبع ما الفینا علیہ اباء نا۔

ترجمہ: تو کہیں گے بلکہ ہم تو اس پر چلیں گے جس پر اپنے باپ دادا کو پایا۔

(پارہ۲سورہ۲آیت نمبر۱۷۰)

ان آیات اور ان جیسی دوسری آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ ورسول کے حکم کے سامنے اماموں کی بات ماننا طریقہ کفار ہے اور سیدھا راستہ ایک ہی ہے چار راستہ حنفی شافعی وغیرہ ٹیڑھے راستہ ہیں وغیرہ وغیرہ۔

جواب:۔جس تقلید کی قرآن کریم نے برائی فرمائی ہے۔اس کو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ولا تتبعوا السبل میں یہودیت یا نصرانیت وغیرہ خلاف اسلام راستے مراد ہیں۔حنفی، شافعی وغیرہ چند راستے نہیں۔بلکہ ایک اسٹیشن کی چار سڑکیں یا ایک دریا کی چار نہریں ہیں۔ورنہ پھر تو غیر مقلدین کی جماعتیں ثنائی اور غزنوی کا کیا حکم ہے۔عقائد بدلنے سے چاروں مذہب کے عقائد یکساں ہیں صرف اعمال میں فروعی اختلاف ہے جیسا کہ خود صحابہ کرام میں اختلاف رہا۔

سوال (۴):۔

ہوتے ہوئے مصطفٰی کی گفتار — مت مان کسی کا قول و قرار
دین حق را چار مذہب ساختند — فتنہ در دین نبی انداختند!

جواب:۔یہ شعر اصل میں چکڑالویوں کا ہے۔

ہوتے ہوئے کبریا کی گفتار — مت مان نبی کا قول وکرار

دوسرا شعر بھی اس طرح ہے۔

مسجد دوخشت علیحدہ ساختند — فتنہ در دین نبی انداختند

چار مذہب کا جواب ہم نے اپنے دیوان میں شعروں میں اس طرح دیا ہے۔

چار رسل فرشتے چار چار کتب ہیں دین چا — رسلسلے دونوں چار چار لطف عجب ہے چار میں

SHAIKH .MOHAMMED.SHAKIL. ON +91-9825036786 OR factofislamsms.wordpress.com Talib.e.ilm : Madarsa.e. Gulshan.e. Raza. Narioli Street, Surat, Gujarat, India.

آتش وآب وخاک وبادسب کا انہی سے ہے — چار کا سارا ماجرا ختم ہے چار یار میں

ثبات:...... چار کا عدد تو خدا کو بڑا ہی پیارا ہے۔کتابیں بھی چار بھیجیں۔اور دین بھی چار ہی بنائے انسان کا خمیر بھی چار ہی چیزوں سے کیا وغیرہ۔جب مقصود کے چاروں راستے گھر گئے تو پھر وہاں پہنچنا ناممکن کیونکہ راستے چار ہی ہوسکتے ہیں۔خانہ کعبہ کے اردگرد چار طرف نماز ہوتی ہے۔مگر رخ سب کا کعبہ کو ایسے ہی حضور علیہ السلام تو کعبہ ایمان ہیں۔چاروں مذہبوں نے چاروں راستے گھیر لئے۔وہابی کس راستے سے وہاں پہنچیں گے؟ کس نے کیا خوب کہا ہے۔

مذہب چار چوں چہار راہ اند — بہر منت جو جادہ پیائی
خود یکے بنی از چہار طرف — کعبہ راچوں تو سجدہ بنمائی

جس طرح قرآن کے ہوتے ہوئے حدیث کی ضرورت ہے اسی طرح حدیث کے ہوتے ہوئے فقہ کی ضرورت ہے فقہ قرآن و حدیث کی تفسیر ہے اور جو حکم کہ ہم کو نہ حدیث میں ملے نہ قرآن میں اس کو فقہ ہی بیان فرماتا ہے۔

سوال (۵):۔تقلید میں غیر خدا کو اپنا حکم بنانا ہے اور یہ شرک ہے تو حدیث ماننا بھی شرک ہوا نیز سارے محدثین مفسرین مشرک ہوگئے کیونکہ ترمذی ابوداؤد مسلم وغیرہ حضرات تو مقلد ہیں۔اور امام بخاری وغیرہ مقلدوں کے شاگرد دیکھو عینی شرح بخاری ہم نے دیوان سالک میں اس سوال کا جواب یہ دیا ہے۔

جو تیری تقلید شرک ہوتی محدثین سارے ہوتے مشرک
بخاری و مسلم ابن ماجہ امام اعظم ابوحنیفہ!
کہ جتنے فقہ محدثین ہیں تمہارے خرمن سے خوشہ چیں ہیں
ہوں واسطے سے کہ بے وسیلہ امام اعظم ابوحنیفہ!

جس روایت میں ایک فاسق راوی آ جاوے۔وہ روایت ضعیف یا موضوع ہے تو جس روایت میں کوئی مقلد آ جاوے تو مشرک آ گیا لہٰذا وہ بھی باطل پھر ترمذی وابوداؤد تو خود مقلد ہیں۔مشرک ہوئے ان کی روایات ختم ہوئیں۔بخاری وغیرہ پہلے ہی ختم ہو چکی کہ وہ مشرکوں کے شاگرد ہیں۔اب حدیث کہاں سے لاؤ گے۔قرآن پاک فرماتا ہے۔

وان خفتم شقاق بينهما فابعثوا حكما من اهله وحكما من اهلها۔

ترجمہ: اور اگر تم کو میاں بیوی کے جھگڑے کا خوف ہو تو ایک حکم مرد والوں کی طرف سے بھیجو اور ایک پنچ عورت والوں کی طرف سے بھیجو۔
(پارہ ۵ سورہ ۴ آیت نمبر ۳۵)

حضرت علی ومعاویہ رضی اللہ عنہما نے جنگ صفین میں حکم بنایا ہے۔خود حضور علیہ السلام نے بنی قریظہ کے معاملہ میں حضرت سعد ابن معاذ رضی اللہ عنہ کو حکم بنایا۔آیت کے معنی یہ ہیں کہ حقیقی حکم خدائے پاک ہی کا ہے اور جو اس کے سواء کے احکام ہیں۔علماء فقہاء اور مشائخ کے اسی طرح احکام حدیث یہ تمام بالواسطہ خدائے تعالیٰ ہی کے حکم ہیں۔اگر یہ معنی ہوں کہ کسی کا حکم سوائے خدا کے ماننا شرک ہے تو آج تمام دنیا جج کا فیصلہ کچہریوں کے مقدمات کو مانتی ہے۔سب ہی مشرک ہوگئے۔

سوال (۶) قیاس مجتہد ظن ہے اور ظن کرنا گناہ ہے۔قرآن میں اس سے ممانعت ہے۔قرآن فرماتا ہے۔

يايها الذين امنوا اجتنبوا كثيراً من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا يغتب بعضكم بعضاً۔

SHAIKH .MOHAMMED.SHAKIL. ON +91-9825036786 OR factofislamsms.wordpress.com Talib.e.ilm : Madarsa.e. Gulshan.e. Raza. Navioli Street, Surat, Gujarat, India.

ترجمہ: اے ایمان والو بہت گمانوں سے بچو بے شک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے اور عیب نہ ڈھونڈو۔ اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو لہذا دین میں صرف کتاب و سنت پر عمل چاہیے۔

(پارہ ۲۶ سورہ ۴۹ آیت نمبر ۱۲)

اصل دین آمد کتاب مقدم داشتن پس حدیث مصطفیٰ از جان مسلم داشتن

جواب:۔ اس کا جواب خاتمہ میں آویگا کہ قیاس کسے کہتے ہیں اور اس کے احکام کیا ہیں۔

سوال (۷) امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو حدیث صحیح ثابت ہو جائے۔ وہی میرا مذہب ہے لہذا ہم نے ان کے قول حدیث کے خلاف پاکر چھوڑ دیئے انشاء اللہ غیر مقلدوں کو اس سے زیادہ دلائل نہ ملیں گے ان ہی کو بنا بگاڑ کر یا بڑھا کر بیان کرتے ہیں۔

جواب:۔ بے شک امام صاحب رضی اللہ عنہ کا یہ حکم ہے کہ اگر میرا قول کسی حدیث کے مقابل واقع ہو جائے تو حدیث پر عمل کرنا میرے مذہب پر عمل کرنا ہے۔ یہ تو امام صاحب کا انتہائی تقویٰ ہے اور واقعہ بھی یہ ہے کہ قیاس مجتہد وہاں ہوتا ہے جہاں نص موجود نہ ہو۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس زمانہ میں دنیا میں ایسا کون محدث ہے جو احادیث کا اس قدر علم رکھتا ہو کہ تمام احادیث پھر اس کی تمام اسنادوں پر اطلاع رکھتا ہو اور یہ بھی جانتا ہو کہ امام صاحب رضی اللہ عنہ نے یہ حکم کس حدیث سے لیا ہے۔ ہم لوگوں کی نظر صحاح ستہ سے آگے نہیں ہوتی پھر کس طرح فیصلہ کر سکتے ہیں کہ امام صاحب رضی اللہ عنہ یہ فرمان کسی حدیث سے ماخوذ نہیں یوں تو حدیث میں بھی آتا ہے۔

اذا بلغکم منی حدیث فاعرضوہ علی کتاب اللہ فان وافقہ فاقبلوہ والا فردوہ۔

ترجمہ: جب تم کو میری کوئی حدیث پہنچے تو اس کو کتاب اللہ پر پیش کرو اگر اس کے موافق ہو تو قبول کر لو ورنہ رد کر دو۔

(مقدمہ تفسیرات احمدیہ ص ۲ مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ)

تو اگر کوئی چکڑالوی کہے کہ بہت احادیث چونکہ خلاف قرآن ہیں اس لئے ہم حدیث چھوڑتے ہیں قرآن میں ہے کہ میراث تقسیم کرو حدیث میں ہے کہ نبی کی میراث تقسیم نہیں ہوتی۔ جس طرح یہ کلام مردود ہے تمہارا قول بھی رد ہے۔

سوال (۸) امام اعظم کو حدیث نہیں آتی تھی۔ اس لئے ان کی روایات بہت کم ہیں اور جو ہیں وہ سب ضعیف۔

جواب:۔ امام اعظم بہت بڑے محدث تھے۔ بغیر حدیث دانی اس قدر مسائل کیسے استنباط ہو سکتے تھے ان کی کتاب مسند امام ابوحنیفہ اور امام محمد کی کتاب موطاء امام محمد سے ان کی حدیث دانی معلوم ہوتی ہے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی روایات بہت کم ملتی ہیں تو کیا وہ محدث نہ تھے کمی روایت احتیاط کی وجہ سے ہے۔ امام صاحب کی تمام روایات صحیح ہیں کیونکہ ان کا زمانہ حضور سے بہت قریب ہے بعد میں بعض روایات میں ضعف پیدا ہوا بعد کا ضعف حضرت امام کو مضر نہیں۔ جس قدر اسناد بڑھی ضعف بھی پیدا ہوا۔

لطیفہ:۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ تم کہتے ہو کہ چاروں مذہب حق ہیں یہ کس طرح ہو سکتا ہے حق تو صرف ایک ہی ہوگا۔ امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا مکروہ تحریمی ہے امام شافعی فرماتے ہیں کہ واجب ہے تو یا تو واجب ہوگی یا مکروہ۔ دونوں مسئلے صحیح کس طرح ہو سکتے ہیں۔

جواب:۔ یہ ہے کہ حق کے معنی یہاں صحیح واقعہ کے موافق نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ چاروں مذاہب میں سے کسی کی پیروی کر لو خدا کے یہاں پکڑ نہ ہوگی۔ کیونکہ مجتہد کی خطا بھی معاف ہے۔ امیر معاویہ اور مولیٰ علی اسی طرح عائشہ صدیقہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین میں جنگ بھی ہوئی۔ اور حق پر ایک ہی صاحب تھے مگر دونوں کو حق پر کہا جاتا ہے۔ یعنی کسی کی پکڑ عند اللہ نہیں ہوگی۔ جنگل میں ایک شخص کو

SHAIKH .MOHAMMED.SHAKIL. ON +91-9825036786 OR factofislamsms.wordpress.com Talib.e.ilm : Madarsa.e. Gulshan.e. Raza. Narioli Street, Surat, Gujarat, India.

خبرنہیں کہ قبلہ کدھر ہے۔اس نے اپنی رائے سے چاررکعت چارطرف پڑھیں۔کیونکہ رائے بدلتی رہی۔یہ بھی منہ پھیرتا رہا۔قبلہ تو ایک ہی طرف تھا مگر نماز صحیح ہوگئی چاروں قبلہ درست ہیں۔ بلکہ مجتہد خطا بھی کرے تو بھی ایک ثواب پاتا ہے قرآن کریم نے حضرت داؤد علیہ السلام کی اجتہادی خطا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی درستی بیان فرمائی۔مگر کسی پر عتاب نہ فرمایا۔بلکہ فرمایا کلا اتینا حکما و علما۔

مشکوۃ کتاب الامارۃ باب العمل فی القضاء میں ہے۔

اذا حکم الحکم فاجتھد و اصاب فلہ اجران و اذا حکم فاجتھد فاخطا فلہ اجر واحد۔ (متفق علیہ)

ترجمہ: جبکہ حاکم فیصلہ کرے تو اجتہاد کرے اور صحیح کرے تو اس کو وہ ثواب ہیں اور جب فیصلہ کرے اور اجتہاد کرے اور خطا کرے، تو اس کو ایک ثواب ہے۔

(مشکوۃ الفصل الاول ص ۳۲۴ مطبوعہ نور محمد کتب خانہ کراچی)

اس سے یہ اعتراض بھی اٹھ گیا کہ اگر شافعی رفع یدین کرے تو ٹھیک ہے اور اگر غیر مقلد کرے تو جرم ہے کیونکہ شافعی حاکم شرع مجتہد سے فیصلہ کرا کر رفع یدین کر رہا ہے اگر غلطی کرتا ہے تو بھی معاف ہے اور چونکہ غیر مقلد نے کسی مجتہد سے فیصلہ نہ کرایا۔لہذا اگر صحیح بھی کرتا ہے تو بھی خطا کار ہے جیسے کہ آج حاکم کے بغیر کوئی شخص خود ہی قانون کو ہاتھ میں لے کر کوئی کام کرتا ہے مجرم ہے لیکن اگر حاکم کچہری سے فیصلہ کرا کر وہ ہی کام کیا تو اس پر جرم نہیں۔حاکم جوابدہ ہے اگر حاکم نے غلطی کی ہے تو بھی اس کی پکڑ نہیں دیکھو حضور علیہ السلام نے بدر کے قیدیوں سے محض قیاس پر فدیہ لیا پھر آیت اس کے خلاف آئی۔معلوم ہوا کہ اس قیاس سے رب راضی نہیں مگر وہ فدیہ کا روپیہ واپس نہ کرایا گیا۔بلکہ ارشاد ہوا۔ **فکلوا مما غنمتم حلالاً طیباً** (پارہ ۱۰ سورہ ۸ آیت نمبر ۶۹) وہ مال کھالو حلال طیب معلوم ہوا کہ خطاء اجتہادی پر کوئی پکڑ نہیں۔

خاتمہ قیاس کی بحث:۔شریعت کے دلائل چار ہیں قرآن، وحدیث اجماع امت اور قیاس اجماع کے دلائل تو ہم بیان کر چکے ہیں کہ قرآن کا بھی حکم ہے اور حدیث کا بھی کہ عام جماعت مسلمین کے ساتھ رہو۔جو اس سے علیحدہ ہوا وہ جہنمی ہے۔

قیاس کے معنی لغت میں اندازہ لگانا اور شریعت میں کسی فرعی مسئلہ کو اصل مسئلہ سے حلت اور حکم میں ملا دینا یعنی ایک مسئلہ ایسا ادر پیش آ گیا۔جس کا ثبوت قرآن وحدیث میں نہیں ملتا تو اس کی مثل کوئی وہ مسئلہ لیا جو قرآن وحدیث میں ہے اس کے حکم کی علت معلوم کر کے کہا کہ چونکہ وہ علت یہاں بھی ہے لہذا اس کا یہ حکم ہے جیسے کسی نے پوچھا کہ عورت کے ساتھ اغلام کرنا کیسا ہے؟ ہم نے جواب دیا کہ حالت حیض میں عورت سے جماع حرام ہے کیوں؟ پلیدی کی وجہ سے۔اور اس میں بھی پلیدی ہے لہذا یہ بھی حرام ہے۔کسی نے پوچھا جس عورت سے کسی کے باپ نے زنا کیا۔وہ اس کے لئے حلال ہے یا نہیں؟ ہم نے کہا کہ جس عورت سے کسی کا باپ نکاح کرے وہ بیٹے کو حرام ہے۔وطی یا جزئیۃ کی وجہ سے لہذا یہ عورت بھی حرام ہے۔اس کو قیاس کہتے ہیں۔مگر شرط یہ ہے کہ قیاس کرنے والا مجتہد ہو ہر کس وناکس کا قیاس معتبر نہیں۔قیاس اصل میں حکم شریعت کو ظاہر کرنے والا ہے خود مستقل حکم نہیں۔یعنی قرآن وحدیث کا حکم ہوتا ہے مگر قیاس اسے یہاں ظاہر کرتا ہے قیاس کا ثبوت قرآن وحدیث کا حکم ہوتا ہے مگر قیاس اسے یہاں ظاہر کرتا ہے قیاس کا ثبوت قرآن وحدیث وافعال صحابہ سے ہے۔قرآن فرماتا ہے۔

فاعتبروا یاولی الابصار۔

ترجمہ: تو عبرت لواے نگاہ والو۔

(پارہ ۲۸ سورہ ۵۹ آیت نمبر ۲)

SHAIKH .MOHAMMED.SHAKIL. ON +91-9825036786 OR factofislamsms.wordpress.com Talib.e.ilm : Madarsa.e. Gulshan.e. Raza. Narioli Street, Surat, Gujarat, India.

یعنی کفار کے حال پر اپنے کو قیاس کرو کہ اگر تم نے ایسی حرکات کیں تو تمہارا بھی یہی حال ہوگا۔

نیز قرآن نے قیامت کے ہونے کو نیند پر اسی طرح کھیتی کے خشک ہو کر سرسبز ہونے پر قیاس فرما کر بتایا ہے۔ اول سے آخر تک کفار کی مثالیں بیان فرمائی ہیں۔ یہ بھی قیاس ہے۔ بخاری کتاب الاعتصام میں ایک باب باندھا۔

باب من شبه اصلاً معلوماً باصل مبین قد بین الله حکمها لیفهم به السائل۔

ترجمہ: جو کسی قاعدہ معلومہ کو ایسے قاعدے سے تشبیہ دے جس کا حکم خدا نے بیان فرما دیا ہے تاکہ سائل اس سے سمجھ لے۔

(صحیح بخاری کتاب الاعتصام ج ۲ ص ۱۰۸۸ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)، (صحیح بخاری ج ۶ ص ۲۶۶۷ رقم الحدیث ۶۸۸۴ مطبوعہ دار ابن کثیر بیروت)

اس میں ایک حدیث نقل کی۔ جس میں حضور علیہ السلام نے ایک عورت کو قیاس سے حکم فرمایا۔

ان امراة جاء ت الی النبی ﷺ فقالت ان امی نذرت ان تحج افا حج عنها قال نعم حجی عنها ارء یت لو کان علی امك دین اکنت تقضینه قالت نعم قال اقضوا الذی له فان الله احق بالوفاء۔

ترجمہ: ایک عورت حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میری والدہ نے حج کی نذر مانی تھی کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ فرمایا ہاں کرو۔ اگر تمہاری ماں پر قرض ہوتا تو تم اس کو ادا کرتیں عرض کیا ہاں۔ فرمایا وہ بھی قرض ادا کرو جو اللہ کا ہے کیوں کہ اللہ ادائے قرض کا زیادہ مستحق ہے۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۵۰ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

مشکوۃ کتاب الامارۃ باب ماعلی الولاۃ اور ترمذی جلد اول شروع ابواب الاحکام اور دارمی میں ہے کہ جب حضرت معاذ ابن جبل کو حضور علیہ السلام نے یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو پوچھا کہ کس چیز سے فیصلہ کرو گے؟ عرض کیا کتاب اللہ سے۔ فرمایا اگر اس میں نہ پاؤ تو عرض کیا کہ اس کے رسول کی سنت سے فرمایا اگر اس میں بھی نہ پاؤ؟ تو عرض کیا کہ:

اجتهد برائی ولا الو قال فضرب رسول الله ﷺ علی صدره وقال الحمدلله الذی وفق رسول الله لما یرضی به رسول الله۔

ترجمہ: اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا۔ راوی نے فرمایا کہ پس حضور علیہ السلام نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا کہ اس خدا کا شکر ہے جس نے رسول اللہ کے قاصد کو اس کی توفیق دی جس سے رسول اللہ راضی ہیں۔

(جامع الترمذی ص ۲۱۰ مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)، (مشکوۃ ص ۳۲۴ مطبوعہ نور محمد کتب خانہ کراچی)، (سنن ابی داؤد ج ۳ ص ۳۰۳ رقم الحدیث ۳۵۹۲ مطبوعہ دار الفکر بیروت)، (مسند عبد بن حمید ج ۱ ص ۷۲ رقم الحدیث ۱۲۴ مطبوعہ مکتبۃ السنۃ القاهرۃ)، (مسند الامام الطحاوی ج ۷ ص ۲۷۸ رقم الحدیث ۶۷۰ مطبوعہ مکتبۃ الحرمین للنشر والتوزیع دبئ)، (تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف ج ۸ ص ۳۲۹ رقم الحدیث ۱۱۳۷۳ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)، (سنن الدارمی ج ۱ ص ۷۲ رقم الحدیث ۱۶۸ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)، (سیر اعلام النبلا امام ذہبی ج ۱ ص ۴۴۸ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (الاستیعاب ابن عبد البر ج ۳ ص ۱۴۰۴ رقم ۲۴۱۶ مطبوعہ دار الجیل بیروت)، (شرح السنۃ امام بغوی ج ۵ ص ۳۵۲-۳۵۳ رقم الحدیث مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

اس سے قیاس کا پرزور ثبوت ہوا۔ چونکہ حضور علیہ السلام کی ظاہری حیات میں اجماع نہیں ہو سکتا اس لئے اجماع کا ذکر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے نہ کیا۔ اسی طرح صحابہ کرام نے بہت سے احکام اپنے قیاس سے دیئے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو قیاس فرما کر مہر مثل دلوایا جو بغیر نکاح میں آئی اور شوہر مر گیا۔

دیکھو نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۸۸ مطبع مجتبائی پاکستان۔

نسائی شریف میں جلد دوم کتاب القضاء باب الحکم باتفاق اهل العلم میں حضرت عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے۔

SHAIKH .MOHAMMED.SHAKIL.
ON +91-9825036786 OR
factofislamsms.wordpress.com
Talib.e.ilm :
Madarsa.e.
Gulshan.e. Raza.
Narioli Street,
Surat,Gujarat,India.

فمن عرض له منكم قضاء بعد اليوم فليقض بما في كتاب الله فليقض بما قضى به نبيه ﷺ فان جآء امره ليس فى كتاب الله ولا قضى به نبيه ﷺ فليقض بما قضى به الصالحون فان جاء ه امر ليس فى كتاب الله ولا قضى به نبيه ﷺ ولا قضى به الصالحون فليجتهد رايه۔

ترجمہ: آج کے بعد جس پر کوئی فیصلہ پیش آجائے تو قرآن شریف سے فیصلہ کرے اگر ایسی چیز پیش آگئی جو قرآن شریف میں نہیں ہے تو اس سے فیصلہ کرے جو اللہ کے نبی ﷺ نے فیصلہ کیا لیکن اگر ایسی چیز پیش آجائے جو نہ قرآن شریف میں ہو اور نہ اللہ کے نبی ﷺ نے اس کا فیصلہ کیا ہو تو اس پر فیصلہ کرو جو نیک لوگوں نے فیصلہ کیا ہو لیکن اگر وہ چیز پیش آگئی جو نہ قرآن شریف میں ہے اور نہ اس کا فیصلہ نبی ﷺ نے کیا نہ صالحین نے تو اپنے قیاس سے اجتہاد کرے۔

امام نسائی اسی حدیث کے متعلق اسی جگہ فرماتے ہیں۔

قال ابو عبدالرحمن هذا الحديث جيد جيد۔

ترجمہ: یہ حدیث بڑی کھری ہے بڑی کھری ہے۔

(سنن النسائی المجتبیٰ باب الحکم باتفاق اھل العلم ج ۲ ص ۳۰۵ مطبع مجتبائی پاکستان و فی نسخہ ج ۸ ص ۲۳۰ رقم الحدیث ۵۳۹۷ مطبوعہ مکتب المطبوعات الاسلامیہ حلب)

نسائی شریف میں اس جگہ حضرت قاضی شریح سے روایت ہے فرمایا کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں دریافت کیا کہ میں فیصلے کیسے کروں تو آپ نے جواب دیا۔

فكتب اليه ان اقض بما في كتاب الله فان لم فكن في كتاب الله فبسنة رسول الله فان لم يكن في كتاب الله ولا في سنة رسول الله ﷺ فاقض بما قضى به الصالحون فان لم يكن فى كتاب الله ولا فى سنة رسول الله ﷺ ولم يقض به الصالحون فان شئت فتقدم وان شئت فتاخر ولا ارى التاخر الا خيرا لك والسلام عليكم۔

ترجمہ: انہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ قرآن شریف سے فیصلہ کرو۔ اگر اس میں نہ ہو تو سنت رسول اللہ سے فیصلہ کرو اور اگر نہ کتاب اللہ میں ہو نہ سنت رسول اللہ میں تو اس سے فیصلہ کرو جو اللہ کے نیک لوگوں نے فیصلہ کیا ہو (اجماع امت) لیکن اگر نہ تو وہ مسئلہ قرآن میں ہو نہ سنت میں اور نہ ہی اس کے متعلق صالحین کا فیصلہ ہو تو چاہو تو پیش قدمی کرو اور چاہو مہلت لو میں تمہارے لئے مہلت ہی کو بہتر جانتا ہوں۔

(سنن النسائی المجتبیٰ باب الحکم باتفاق اھل العلم ج ۲ ص ۳۰۵ مطبع مجتبائی پاکستان و فی نسخہ ج ۸ ص ۲۳۰ رقم الحدیث ۵۳۹۷ مطبوعہ مکتب المطبوعات الاسلامیہ حلب)، (جامع بیان العلم وفضلہ باب اجتہاد الرای علی الاصول ج ۲ ص ۸۴۶ مطبوعہ دار ابن الجوزی)

ان دونوں حدیثوں میں کتاب، سنت، اجماع امت اور قیاس کا ایسا صریح ثبوت ہے کہ اس کا نہ انکار ہو سکتا ہے۔ نہ کوئی تاویل۔ اب وہ [illegible]راض جو غیر مقلد کرتے ہیں اجتنبوا كثيراً من الظن (پارہ ۲۶ سورہ ۴۹ آیت نمبر ۱۲) کہ بہت ظن سے بچو۔ اس میں ظن سے مراد بدگمانیاں ہیں یعنی مسلمانوں پر بدگمانیاں نہ کیا کرو اسی لئے اس آیت میں اس کے بعد غیبت وغیرہ کی ممانعت ہے ورنہ قیاس اور غیبت میں کیا تعلق جیسے رب تعالیٰ فرماتا ہے انما النجوى من الشيطن (پارہ ۲۸ سورہ ۵۸ آیت نمبر ۱۰) مشورہ کرنا شیطان کی طرف ہے۔ تو کیا ہر مشورہ شیطانی کام ہے۔ نہیں بلکہ جو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مشورے ہوں وہ شیطانی ہیں ایسے ہی یہ ہے اور جس قیاس کی برائیاں آئی ہیں۔ وہ قیاس ہے جو حکم خدا کے مقابلہ میں کیا جائے جیسا کہ شیطان نے حکم سجدہ پا کر قیاس کیا اور حکم الٰہی کو رد کر دیا ہے کفر ہے غیر مقلد یہ بھی کہتے ہیں کہ قرآن فرماتا ہے انما اتبع ما يوحى الى انما (پارہ ۹ سورہ ۷ آیت نمبر ۲۰۳) حصر کے لئے ہے جس سے معلوم ہوا کہ

SHAIKH .MOHAMMED.SHAKIL. ON +91-9825036786 OR factofislamsms.wordpress.com Talib.e.ilm : Madarsa.e. Gulshan.e. Raza. Narioli Street, Surat, Gujarat, India.

سوائے وحی کے اور کسی چیز کی پیروی نہ کی جائے نہ اجماع کی نہ قیاس کی صرف قرآن وحدیث کی پیروی ہو مگر انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اجماع وقیاس پر عمل بھی قرآن وحدیث پر ہی عمل ہے کہ قیاس مظہر ہے۔

آخر میں منکرین قیاس سے دریافت کرتا ہوں کہ جن چیزوں کی تصریح قرآن وحدیث میں نہ ملے یا بظاہر احادیث میں تعارض واقع ہو وہاں کیا کرو گے؟ مثلاً ہوائی جہاز میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟ اسی طرح اگر جمعہ کی نماز میں رکعت اول میں جماعت تھی۔ رکعت دوم میں جماعت پیچھے سے بھاگ گئی اب ظہر پڑھیں یا جمعہ؟ اسی طرح دیگر مسائل قیاسیہ میں کیا جواب ہوگا؟ اس لئے بہتر ہے کہ کسی امام کا دامن پکڑلو۔ اللہ توفیق دے۔

آمین

☆......☆

درگاہ/مزار کی تعمیر کے موضوع پر
تمام معتبر کتابوں کا مجموعہ :

Dargah/Mazar ki ta'amir ke Mozu par
Tamam Moatebar Kitabo ka Majmua,

عربي + اردو + ROMAN.URDU (SMS LANGUAGE) ME :

سعودی-عرب
(حِجازِ مُقدّس) کے
درگاہ/مزارات

"SAUDI - ARAB (HIJAZ.E.MUQADDAS) KE DARGAH/MAZARAT"

جمع و شائع کرنے والے: شیخ محمد شکیل احمد

Collected & Published by :
Shaikh Mohammed Shakil Ahmed

Hissa 1 & 2 :

1.Qur'an wa Hadeesh ki Riwayaton se,
2.1924 se Pehle ki Tasweeron (Photos) se.

Published By, Shaikh Mohammed Shakil Ahmed
+91-9825036786 of "Nur.e.Jahan Organiztion"
on, Website: factofislamsms.wordpress.com
Surat City, Gujarat, India.

"NUR.E.JAHAN ORGANIZATION"
BY
-\ SHAIKH.MOHAMMED.SHAKIL /-
ON +91-9825036786 OR
fact of Islam sms.wordpress.com